حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالاتِ زندگی پر خوبصورت کتاب

سیرت

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

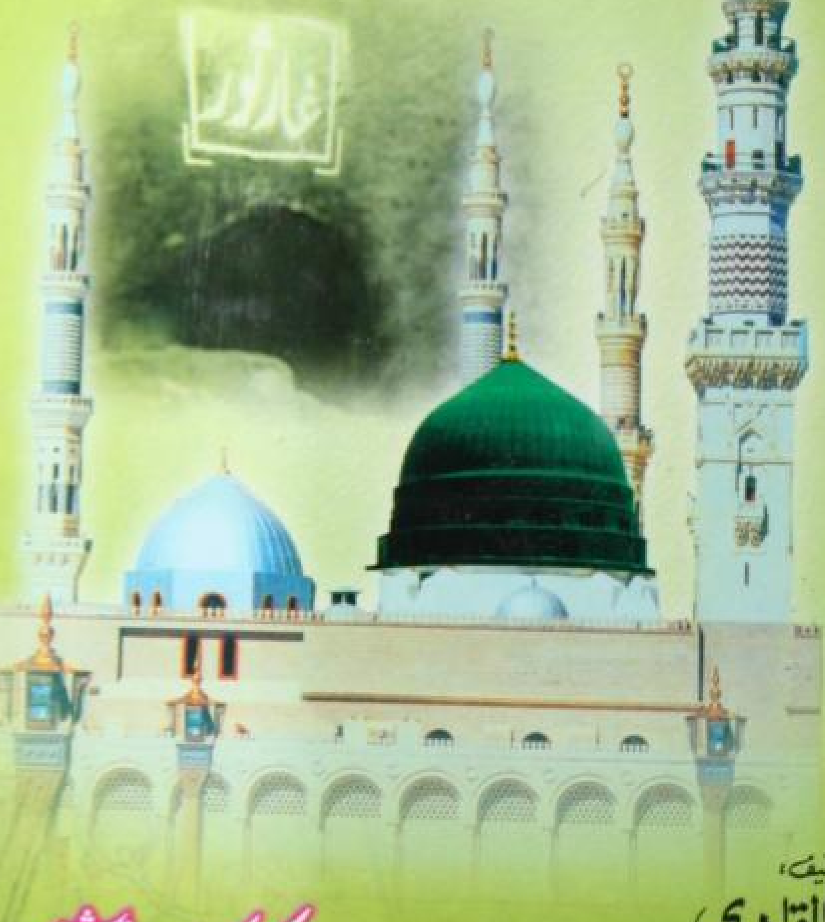

تالیف

محمد حسیب القادری

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالاتِ زندگی پر خوبصورت کتاب

سیرت

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تالیف:
محمد حسیب القادری

ناشر
اکبر بُک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
مصنف: محمد حبیب القادری
پبلشرز: اکبر بک سیلرز
تعداد: 600
قیمت: -/90 روپے

ملنے کا پتہ
ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

انتساب

رحمت اللعالمین، محسن کائنات، ہادیٔ برحق

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام

ہم مرتبہ ہے یارانِ نبیؐ
ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ
اسلام کی الفت دل میں ہے
کچھ فرق نہیں ان چاروں میں
ان چاروں سے محبت رکھتا ہوں

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
حرفِ آغاز	7
نام ونسب	9
ولادت باسعادت	12
حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ	13
حضرت اُم الخیر رضی اللہ عنہا	15
ابتدائے حال	17
قبولِ اسلام	19
دین اسلام کی تبلیغ	23
راہِ خدا میں برملا خرچ کرنا	27
معراج النبی ﷺ	28
یارِ غار	30
مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر	41
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں	43
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنگ احد میں	47
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنگ خندق میں	49
صلح حدیبیہ	50
فتح مکہ	52

امیر حج	56
حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بحیثیت امام	58
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال اور کیفیت حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	60
خلیفہ اول حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	65
منکرین زکوٰۃ اور نبوت کے جھوٹے دعویداروں کا انجام	69
حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فتوحات	72
سیرتِ مبارکہ	77
کشف و کرامت	93
فضائل صدیق اکبر قرآن و حدیث کی روشنی میں	96
حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خطوط	105
قرآن مجید کو جمع کرنا	109
تدوین حدیث	111
اہل بیت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسن سلوک	112
اُمت کی نجات کا ذریعہ	116
حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعا	118
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت داری	120
حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خطبات	121
حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نصیحتیں	134
حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خاندان	144
حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام	150
حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال	153
کتابیات	160

حرفِ آغاز

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے۔ اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم ﷺ کو آخری نبی بنا کر مبعوث فرمایا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جب اللہ عزوجل کی وحدانیت کا پیغام لوگوں تک پہنچایا تو سب سے پہلے آپ ﷺ کی زوجہ اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی آواز پر لبیک کہا اور اس کے بعد یہ اعزاز حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صحابہ کرام میں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ امام الصدیقین اور افضل البشر بعد از انبیاء علیہم السلام ہیں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سیرتِ مبارکہ تاریخ اسلام کا ایک روشن پہلو ہے اور تا قیامت بنی نوع انسان کے لئے مشعل راہ ہے۔

اللہ عزوجل جب کسی بندہ کو کمالِ صدق پر فائز کرتا ہے اور اسے عزت کے مقام پر متمکن فرماتا ہے تو بندہ صادق منتظر رہتا ہے کہ حق تعالیٰ کی طرف سے کیا حکم ہوتا ہے اور جیسا بھی حکم اللہ عزوجل کی جانب سے اس پر وارد ہوتا ہے وہ اس پر قائم رہتا ہے اور اس میں اپنے تصرف و اختیار کو کام میں نہیں لاتا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی منصب تسلیم و رضا پر فائز تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی ساری زندگی اطاعت خداوندی اور عشق محمدی ﷺ میں بسر کی۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حیاتِ مبارکہ حضور نبی کریم ﷺ کی سیرتِ پاک کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی ساری زندگی نبی کریم ﷺ کے عشق میں بسر

کی اور صحیح معنوں میں حضور نبی کریم ﷺ کے جانثار ہونے کا حق ادا کیا۔ جنگ ہو یا امن حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہر معاملہ میں پیش پیش رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا تھا جن کا رہبر دین اور جن کا قانون سیرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ تھی۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ساری زندگی جود و سخا میں گزری اور آپ رضی اللہ عنہ نے دین اسلام کے لئے کسی بھی بڑی سے بڑی قربانی سے گریز نہ کیا۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جس وقت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت چالیس ہزار درہم تھے جو آپ رضی اللہ عنہ نے اسی وقت راہ خدا میں خرچ کر دیئے۔

سرتاج الاولیاء، حضور داتا گنج بخش حضرت علی بن عثمان الہجویری الجلابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فقر اختیاری کو فقر اضطراری پر مقدم رکھا اور آپ رضی اللہ عنہ کا یہی طرۂ امتیاز آپ رضی اللہ عنہ کو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فوقیت عطا فرماتا ہے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان اور فضیلت بے شمار ہے جس کو احاطۂ تحریر میں لانا ممکن نہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہجرت کا واقعہ ہو یا غزوات کا موقع آپ رضی اللہ عنہ ہر جگہ حضور نبی کریم ﷺ کے شانہ بشانہ کھڑے نظر آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ میں نے دنیا میں تمام انسانوں کے احسانوں کا بدلہ دے دیا مگر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے احسانوں کا بدلہ اللہ عزوجل خود دے گا۔

آخر میں اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اسوۂ حسنہ پر صدقِ دل سے چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ رضی اللہ عنہ کے فرمودات پر عمل پیرا ہونے کی سعادت عطا فرمائے۔ (آمین)

محمد حسیب القادری

نام ونسب

آپ رضی اللہ عنہ کا نام ’’عبداللہ‘‘ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ’’ابوبکر‘‘ اور القاب ’’صدیق‘‘ اور ’’عتیق‘‘ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد ماجد کا نام حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہے جن کی کنیت ابوقحافہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت سلمٰی بنت صخر رضی اللہ عنہا ہے جو اپنی کنیت اُم الخیر سے مشہور ہوئیں۔

صدیق کی وجہ تسمیہ:

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لقب ’’صدیق‘‘ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے بعد واپس آئے اور قریش مکہ کو اپنی معراج سے آگاہ کیا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی۔ جب سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو واقعہ معراج کے بارے میں پتہ چلا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج پر جانے کی تصدیق کرتا ہوں۔ چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کی اس تصدیق کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کو ’’صدیق‘‘ کا لقب دیا۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لقب ’’صدیق‘‘ اس وجہ سے ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ہمیشہ سچ بولا کرتے تھے‘ آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق میں جلدی کی اور آپ رضی اللہ عنہ سے کبھی کوئی لغزش نہیں ہوئی۔

ابن سعد کی روایت ہے کہ جب معراج شریف میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمانوں کی سیر کروائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ میری اس سیر کو کوئی

تسلیم نہیں کرے گا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کریں گے کیونکہ وہ صدیق ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ احد پہاڑ پر زلزلہ آ گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیر کی ٹھوکر لگائی اور فرمایا: اے احد! ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال پر فرمایا کہ اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام ”صدیق“ رکھا اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سورۂ الزمر کی آیت ذیل کی تلاوت فرمائی:

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ بِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ.

”وہ جو سچائی لے کر آیا اور وہ جس نے اس سچائی کی تصدیق کی وہی متقی ہیں۔“

عتیق کی وجہ تسمیہ:

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اسم گرامی کے بارے میں اکثر محدثین کا خیال ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا نام ”عتیق“ تھا۔ عتیق کا مطلب ہے آزاد۔ جبکہ بیشتر محدثین کرام کا خیال ہے کہ ”عتیق“ آپ رضی اللہ عنہ کا لقب تھا اور اس ضمن میں اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت بیان فرماتے ہیں۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک روز میں اپنے حجرۂ مبارک میں موجود تھی اور باہر صحن میں کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ اس دوران حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ کسی عتیق (آزاد) کو دیکھنا چاہیں وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھ لیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ اللہ عزوجل نے سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آگ سے آزاد کر دیا ہے۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کے بعد آپ رضی اللہ عنہ ”عتیق“ کے لقب سے بھی مشہور ہوئے۔

حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ”عتیق“ حسن صورت کی وجہ سے کہا جاتا تھا۔

ابوبکر کی وجہ تسمیہ:

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کنیت ”ابوبکر“ کے بارے میں منقول ہے کہ چونکہ آپ رضی اللہ عنہ اعلیٰ خصلتوں کے مالک تھے اس لئے آپ رضی اللہ عنہ ”ابوبکر“ کے نام سے مشہور ہوئے جو بعدازاں آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ٹھہری۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کنیت ”ابوبکر“ کے بارے میں یہ سند پایہ تکمیل تک نہیں پہنچتی کہ آپ رضی اللہ عنہ کو سب سے پہلے ”ابوبکر“ کے نام سے کس نے پکارا تھا۔

سلسلہ نسب:

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا شجرہ نسب ذیل ہے۔

حضرت سیّدنا عبداللہ (ابوبکر صدیق) رضی اللہ عنہ بن حضرت عثمان (ابوقحافہ) رضی اللہ عنہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا شجرہ نسب مرہ بن کعب پر حضور نبی کریم ﷺ سے جا ملتا ہے۔

* * *

ولادت باسعادت

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ولادت کے بارے میں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ واقعہ فیل کے قریباً اڑھائی برس بعد ۵۷۲ء میں پیدا ہوئے۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس بیٹھے اپنی ولادت کا تذکرہ فرمارہے تھے آپ دونوں کی گفتگو سے مجھے اندازہ ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عمر میں بڑے ہیں۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے والے اولین لوگوں میں سے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا تمام خاندان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

* * *

حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ماجد حضرت عثمان بن عامر رضی اللہ عنہ ہیں جو ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کے لقب سے مشہور ہوئے۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کی تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال جو کہ چھ ہزار درہم بنتا تھا اپنے ساتھ لے گئے۔ ہمارے دادا حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت مسلمان نہ ہوئے تھے اور نابینا ہو چکے تھے آئے اور کہنے لگے: بخدا! مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جس طرح ابوبکر (رضی اللہ عنہ) خود گیا ہے اور تم لوگوں کو صدمہ پہنچا گیا ہے اس طرح وہ مال بھی لے گیا ہے اور تمہیں مصیبت میں ڈال گیا ہے۔ میں نے کہا: نہیں دادا جان! وہ تو ہمارے لئے بہت سا مال چھوڑ گئے ہیں۔ اس کے بعد میں نے کچھ پتھر گھر میں اس جگہ رکھ دیئے جہاں والد بزرگوار اپنا مال رکھا کرتے تھے اور ان پتھروں پر کپڑا ڈال دیا۔ بعدازاں میں نے دادا جان کا ہاتھ پکڑا اور ان پتھروں پر رکھتے ہوئے کہا کہ دیکھئے! مال یہ ہے۔ انہوں نے کہا: یہ تو خوب ہے اور تمہارے لئے کافی ہے۔

حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے روز اسلام لائے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کو خود لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم انہیں گھر میں ہی رہنے دیتے میں خود وہاں چلا جاتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو سینے سے لگایا اور انہیں کلمہ پڑھا کر دائرہ اسلام میں داخل فرمایا۔

حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے متعلق روایات میں موجود ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے اپنے والد بزرگوار کے اسلام قبول کرنے کے متعلق فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے مجھے اپنے والد کے اسلام قبول کرنے سے زیادہ خوشی اس بات کی ہوتی کہ آپ ﷺ کے چچا ابوطالب اسلام قبول کرتے اور آپ ﷺ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم نے سچ کہا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو آپ رضی اللہ عنہ جب بھی کسی کمزور غلام کو دیکھتے جو اپنے مالک کے ظلم وستم برداشت کر رہا ہوتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس کو خرید کر آزاد فرما دیتے۔ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت اسلام نہ لائے تھے انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر تم نے غلام آزاد کرنے ہیں تو طاقتور اور توانا غلام آزاد کرواؤ تا کہ اگر کبھی تم مشکل میں ہو تو وہ تمہارے کام آ سکیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے والد بزرگوار سے فرمایا کہ میں انسانوں سے نہیں اللہ سے جزا کا طالب ہوں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کے اس قول کے جواب میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوا:

> ”جو اللہ کی راہ میں دے، تقویٰ کی روش اختیار کرے اور بھلی چیزوں کی تصدیق کرے ہم اس کے لئے نیکی کرنا آسان کر دیتے ہیں۔“

حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں حضور نبی کریم ﷺ کا وصال اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال جیسے صدموں کو بھی برداشت کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ۱۴ھ میں بعمر ستانوے (۹۷) برس اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔

* * *

حضرت اُم الخیر رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت صخر ہیں جو اُم الخیر کے لقب سے مشہور ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا آغازِ اسلام میں ہی دارِ ارقم میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں دائرۂ اسلام میں داخل ہوئیں۔ حضرت اُم الخیر رضی اللہ عنہا کے اسلام لانے کے بارے میں روایات میں موجود ہے کہ ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ موجود تھی اور اس وقت اسلام لانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد انتالیس تھی۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس دوران حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اصرار کر رہے تھے کہ ہمیں کھل کر تبلیغ کرنی چاہئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی ہم تعداد میں تھوڑے ہیں اس لئے ابھی کچھ دیر انتظار کرنا چاہئے۔ جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اصرار مزید بڑھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لے کر خانہ کعبہ میں آ گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کو لے کر تشریف فرما ہو گئے اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے خطبہ دینا شروع کیا۔ اس دوران کفارِ مکہ نے دھاوا بول دیا۔ عتبہ بن ربیعہ جو بعد ازاں جنگ بدر میں سب سے پہلے قتل ہوا تھا اس نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر گھونسوں اور جوتوں کی بوچھاڑ شروع کر دی جس سے آپ رضی اللہ عنہ کا چہرہ سوج گیا۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ کے قبیلہ کے لوگ آئے اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو عتبہ بن ربیعہ کے چنگل سے چھڑایا اور گھر پہنچا دیا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت اُم الخیر رضی اللہ عنہا جو کہ اس وقت مسلمان نہ ہوئیں تھیں انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو کچھ کھلانے پلانے کا ارادہ کیا تو آپ

رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ جب تک میں حضرت محمد ﷺ کو نہ دیکھ لوں گا اس وقت تک کچھ نہ کھاؤں گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے والدہ ماجدہ سے حضور نبی کریم ﷺ کا حال دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے والدہ ماجدہ سے فرمایا کہ وہ جائیں اور اُم جمیل رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم ﷺ کے بارے میں دریافت کریں۔ حضرت اُم الخیر رضی اللہ عنہا اسی وقت حضرت اُم جمیل رضی اللہ عنہا کے گھر گئیں تو انہوں نے بتایا کہ مجھے بھی حضور نبی کریم ﷺ کے بارے میں فی الحال کچھ معلوم نہیں کہ ان کی طبیعت کیسی ہے؟ پھر حضرت اُم جمیل رضی اللہ عنہا ' حضرت اُم الخیر رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کے گھر تشریف لائیں اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خیریت دریافت کی۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت اُم جمیل رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم ﷺ کے بارے میں دریافت کیا پھر اپنی والدہ اور حضرت اُم جمیل رضی اللہ عنہا کے ہمراہ دارِ ارقم تشریف لے گئے جہاں حضور نبی کریم ﷺ موجود تھے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو بوسہ دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے بھی جب اپنے اس جانثار صحابی کی حالت دیکھی تو ان پر رقت طاری ہوگئی۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنی والدہ ماجدہ کے بارے میں بتایا اور حضور نبی کریم ﷺ سے درخواست کی کہ وہ ان کے مسلمان ہونے کی دعا فرمائیں۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس وقت حضرت اُم الخیر رضی اللہ عنہا کے مسلمان ہونے کی دعا کی اور وہ دائرہ اسلام میں داخل ہوگئیں۔

حضرت اُم الخیر رضی اللہ عنہا نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے کچھ عرصہ بعد اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔

* * *

ابتدائے حال

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تعلق قریش کے ایک قبیلہ بنو تیم سے تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا شمار ایک خوش اخلاق، نیک سیرت اور ایمان دار تاجروں میں ہوتا تھا۔ قریش کے لوگ آپ رضی اللہ عنہ کا نام نہایت احترام سے لیتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ صاحب علم تھے اور یہی وجہ تھی کہ قریش کے سردار کئی اہل مواقع پر آپ رضی اللہ عنہ کو اپنا سفیر اور مشیر مقرر فرماتے تھے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قبیلہ خون بہا اور تاوان کے اُمور کے فیصلے کرتا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ بھی ابتداء میں اسی منصب پر فائز تھے اور اپنے منصب کو نہایت خوش اسلوبی سے نبھا رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ بچپن سے ہی نہایت اصول پسند تھے اور اصولوں پر کسی بھی قسم کا سمجھوتا نہ کرتے تھے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دورِ جہالیت میں کبھی بھی بتوں کے آگے سجدہ ریز نہ ہوئے بلکہ آپ رضی اللہ عنہ اس دور کی تمام جاہلانہ رسوم و رواج سے باغی تھے۔ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت میں فرمایا کہ میں نے کبھی بھی کسی بت کے آگے سجدہ نہیں کیا۔ جب میں سن بلوغ کو پہنچا تو میرے والد مجھے ایک کوٹھڑی میں لے گئے جہاں بت موجود تھے۔ انہوں نے مجھے اس کوٹھڑی میں بند کر دیا۔ جب مجھے بھوک لگی تو میں نے ایک بت سے کہا کہ میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دو تو اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر میں نے ایک بت سے کہا کہ میں برہنہ ہوں مجھے کپڑے پہناؤ تو اس نے بھی کوئی جواب نہ دیا۔ پھر میں نے ان بتوں کو پتھر مار کر توڑ دیا۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہ نے دورِ جاہلیت سے ہی اپنے اوپر شراب کو حرام قرار دے دیا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے کبھی شراب کو ہاتھ نہ لگایا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دورِ جاہلیت میں میرا گزر ایک مدہوش آدمی کے پاس سے ہوا جو غلاظت میں اپنا ہاتھ ڈالتا اور پھر اسے اپنے منہ کے پاس لے جاتا۔ جب اس کو اس غلاظت کی بدبو محسوس ہوتی تو وہ ہاتھ منہ میں ڈالنے سے رُک جاتا۔ میں نے جب دیکھا تو اس وقت سے شراب کو خود پر حرام کر لیا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دورِ جاہلیت کی تمام معاشرتی برائیوں سے پاک رہے اور یہی وجہ تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ قریش کے تمام قبائل میں نہایت ہی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ دورِ جاہلیت سے ہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تھے اور اکثر و بیشتر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ ملک شام تجارت کی غرض سے گئے اور بحیرہ راہب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دورِ جاہلیت میں تجارت کرتے تھے اور جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر آپ رضی اللہ عنہ دائرہِ اسلام میں داخل ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا کل سرمایہ جو کہ چالیس ہزار درہم تھا سب کا سب راہِ خدا میں خرچ کر دیا۔ جب لوگوں نے پوچھا کہ تم نے اپنے بال بچوں کے لئے کیا چھوڑا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے بال بچوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کافی ہیں۔

روایات میں موجود ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عربوں کی نفسیات سے بخوبی آگاہ تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کو عربوں کی نسب دانی میں بھی کمال حاصل تھا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شرافت اور ایمانداری کے باعث سردارانِ قریش اپنا مال تجارت کی غرض سے آپ رضی اللہ عنہ کو دیتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کے فیصلوں پر اعتماد کا اظہار کرتے تھے۔

* * *

قبولِ اسلام

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیشہ کے لحاظ سے کپڑے کے تاجر تھے اور ملک شام اور ملک یمن میں تجارت کی غرض سے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جس وقت نبوت کا اعلان کیا آپ رضی اللہ عنہ اس وقت ملک شام تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ جب واپس آئے تو آپ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم ﷺ کے اعلانِ نبوت کے بارے میں معلوم ہوا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو بھی دعوتِ اسلام دی جسے آپ رضی اللہ عنہ نے صدق دل سے قبول کرلیا اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دعوتِ اسلام دی تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی تردد کے اس دعوت کو قبول فرمالیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے سے پہلے خواب میں چاند دیکھا جو مکہ مکرمہ کی طرف نازل ہوا اور ہر گھر میں علیحدہ علیحدہ داخل ہوا۔ وہ چاند جس گھر میں بھی داخل ہوا وہاں نور چمک اٹھا۔ پھر وہ چاند میرے گھر میں داخل ہوا اور میری گود میں جمع ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب اپنے اس خواب کی تعبیر چند اہل کتاب سے معلوم کی تو انہوں نے بتایا کہ جس نبی کا انتظار تھا اس کی آمد ہو چکی ہے اور تم اس نبی کے دامن سے وابستہ ہو گے اور تمام لوگوں سے زیادہ سعادت مند ہو گے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں خانہ کعبہ کے صحن میں تشریف فرما تھا۔ زید بن عمرو بھی میرے ہمراہ تھا۔ اس دوران امیہ بن ابی صلعت جو کہ شاعر تھا وہاں سے گزرا اور اس نے زید سے کہا: خیر کے متلاشی تم کیسے ہو؟ زید نے جواب دیا: خیریت سے

ہوں۔ امیہ بن ابی صلعت نے پوچھا: کیا تم نے پالیا ہے؟ زید نے کہا: نہیں۔ تب امیہ بن ابی صلعت نے یہ شعر پڑھا جس کا مفہوم تھا کہ قیامت کے دن سارے دین مٹ جائیں گے اور صرف ایک دین باقی رہ جائے گا جس کا فیصلہ اللہ عزوجل فرمائے گا۔ پھر امیہ بن ابی صلعت نے کہا: جس کا تمہیں انتظار ہے وہ ہم میں سے ہوگا یا پھر اہل فلسطین میں سے ہوگا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امیہ بن ابی صلعت کی بات سن کر میں ورقہ بن نوفل کے پاس گیا جنہوں نے مجھے کہا: ہاں بھتیجے! ایک نبی کا انتظار تو ہے اور اہل کتاب اور علماء کا اصرار ہے کہ وہ شخص ملک عرب کی بہترین نسل میں سے ہوگا۔

تہذیب تاریخ ابن عساکر میں منقول ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بعثت نبوی ﷺ سے پہلے ملک یمن تجارت کی غرض سے گئے۔ ملک یمن میں آپ رضی اللہ عنہ کی ملاقات قبیلہ ازد کے ایک عمر رسیدہ عالم دین سے ہوئی جو کہ تمام آسمانی کتابوں کا عالم تھا۔ اس نے جب آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو دریافت کیا کہ کیا تم حرم کے رہنے والے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں میں اہل حرم میں سے ہوں۔ اس عالم نے پوچھا: کیا تم قریشی ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں میں قریشی ہوں۔ اس عالم نے پوچھا: کیا تم تیمی ہو؟ یعنی بنو تیم سے تمہارا تعلق ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں میں تیمی ہوں اور میرا نام عبداللہ بن عثمان ہے۔ اس عالم نے آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم ایک نبی کے ساتھی بنو گے جو عنقریب ماث ہونے والا ہے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب ملک شام اور ملک یمن کے سفر کے بعد مکہ مکرمہ واپس آئے تو آپ رضی اللہ عنہ کو سفر کی کامیابی کی مبارک باد دینے کے لئے سردارانِ قریش کا ایک وفد آیا اور کامیاب تجارتی سفر کی مبارک باد دی اور کہنے لگے کہ تمہارے دوست محمد بن عبداللہ ﷺ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ہمارے آباؤ اجداد کے دین کے خلاف علم بغاوت بلند کیا ہے۔ ہم تمہارے ہی انتظار میں تھے کہ تم آؤ اور تمام معاملہ اپنے ہاتھ میں لو۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسی وقت حضور نبی کریم ﷺ کے گھر تشریف

لے گئے اور حضور نبی کریم ﷺ سے باہر آنے کی درخواست کی۔ حضور نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے ابوالقاسم ﷺ! آپ ﷺ کے متعلق مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ ﷺ لوگوں کو ایک خدا کی عبادت کی دعوت دے رہے ہیں اور نبی برحق ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! میرے پروردگار نے مجھے ایک خاص مقصد کے لئے لئے ث فرمایا ہے اور وہ مقصد یہ ہے کہ میں لوگوں کو خدائے واحد کی عبادت کی تلقین کروں انہیں بُرے کاموں سے روکوں اور ان تک اللہ عزوجل کا پیغام پہنچاؤں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی باتیں سن کر فرمایا: بے شک آپ ﷺ جھوٹ نہیں بولتے اور آپ ﷺ ہی اس منصب اعلیٰ کے اہل ہیں۔ آپ ﷺ امانت دار ہیں اور صلہ رحمی کرتے ہیں۔ آپ ﷺ اچھے کام کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اچھے کام کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ میں آپ ﷺ کے دست حق پر بیعت کرتا ہوں اور اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور پھر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کے بارے میں ایک روایت یہ بھی منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے ان کے دعویٰ نبوت کی دلیل مانگی تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو نے ملک شام میں ایک خواب دیکھا تھا جس کی تعبیر بھی تو نے معلوم کی تھی۔ پھر تو ملک یمن میں ایک عالم سے ملا تھا جس نے تجھے خبر دی تھی۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب یہ باتیں سنیں تو حیرانگی سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ کو ان تمام باتوں کی خبر کس نے دی؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس عظیم فرشتہ نے جو مجھ سے پہلے انبیاء پر نازل ہوتا رہا ہے۔ چنانچہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسی وقت اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے ہاتھ میں دے دیا اور آپ ﷺ کے نبی برحق ہونے کی گواہی دے دی۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے والے دوسرے شخص تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ سے پہلے حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اسلام

قبول کیا تھا۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے پوچھا کہ مہاجرین اور انصار نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت میں سبقت کیوں کی جب کہ آپ رضی اللہ عنہ کو ان پر فوقیت حاصل تھی۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو چار باتوں میں فوقیت حاصل تھی۔ میں ان کا ہمسر نہیں تھا' اسلام کا اعلان کرنے میں' ہجرت میں پہل کرنے' غار میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہونے اور علانیہ نماز قائم کرنے میں وہ مجھ سے آگے تھے۔ انہوں نے اس وقت اسلام کا اظہار کیا جب کہ میں اسے چھپا رہا تھا۔ قریش مجھ کو حقیر سمجھتے تھے جبکہ وہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پورا پورا وزن دیتے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی یہ خصوصیات نہ ہوتیں تو اسلام اس طرح نہ پھیلتا اور طالوت کے ساتھیوں نے نہر سے پانی پی کر جس کردار کا اظہار کیا تھا اسی طرح کے کردار کا اظہار لوگ یہاں بھی کرتے۔ دیکھتے نہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں کو ڈانٹا وہاں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تعریف بھی کی۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہے اور اس بات کی تائید ترمذی شریف کی حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قبول کیا' عورتوں میں سب سے پہلے اسلام اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے قبول کیا جبکہ بچوں میں سب سے پہلے اسلام حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے قبول کیا۔

* * *

دین اسلام کی تبلیغ

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے دین اسلام کو جو تقویت ملی وہ اس بات سے بھی ظاہر ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ چونکہ قریش مکہ میں بلند مقام کے حامل تھے اور ہر شخص آپ رضی اللہ عنہ کی عزت کرتا تھا اس لئے جب آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے حلقہ احباب میں دعوت اسلام دی تو بے شمار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ جس وقت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک اڑتیس سال تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد تبلیغ اسلام اور اشاعت اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے بنی امیہ، بنی اسد، بنی زہرہ اور بنی تمیم کے کئی عمائدین دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

ابن اسحاق کی روایت ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب شروع میں لوگوں کو اسلام کی دعوت دی تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا اور ان پانچوں صحابہ کا شمار اپنے قبائل کے نامور سرداروں میں ہوتا تھا اور بعد ازاں یہ تمام صحابہ عشرہ مبشرہ میں شامل ہوئے جنہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ہی جنت کی بشارت دی۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دعوتِ اسلام دی تو سب سے پہلے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

اور حسرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اس کے بعد حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ، حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ارقم رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں ایک چھوٹی سی مسجد بنا رکھی تھی جہاں ابتدائے اسلام میں آپ رضی اللہ عنہ نماز ادا کرتے اور قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے۔ دورانِ تلاوت آپ رضی اللہ عنہ پر گریہ طاری ہو جاتا اور لوگوں کا ایک جم غفیر آپ رضی اللہ عنہ کی تلاوت سننے کے لئے اکٹھا ہو جاتا۔ یہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پرسوز تلاوت کا ہی اثر تھا کہ بے شمار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بہت سے غلاموں کو بھاری معاوضہ دے کر آزاد کروایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس مشکل وقت میں اپنے مسلمان بھائیوں کی مالی امداد بھی فرمائی۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابتدائے اسلام میں سات ایسے غلام جنہیں اسلام قبول کرنے کی وجہ سے تشدد کا نشانہ بنایا جاتا تھا بھاری معاوضہ دے کر خریدا اور آزاد کردیا۔ ان غلاموں میں حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ، حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ بھی شامل تھے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں اللہ عزوجل نے سورۂ بقرہ میں ارشاد فرمایا:

> "جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں وہ مال خرچ کرنے میں کبھی تو پوشیدہ رہتے ہیں اور کبھی ان کا اظہار ہو جاتا ہے پس ایسے نیک بندوں کے لئے ان کے خدا کی طرف سے ان کے لئے بہت بڑا اجر اور ثواب ہے۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

> "مجھے جس قدر نفع حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال سے پہنچا

ہے اتنا نفع کسی اور کے مال سے نہیں پہنچا۔"

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان سنا تو آپ رضی اللہ عنہ رو دیئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میری ذات' میرا مال و متاع سب آپ ﷺ کے لئے ہی تو ہے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اللہ عزوجل کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے بے شمار کارنامے سرانجام دیئے جو تاریخ اسلامی میں سنہرے حروف میں درج ہیں۔ اللہ عزوجل نے بھی آپ رضی اللہ عنہ پر بے شمار احسانات فرمائے اور آپ رضی اللہ عنہ کو یارِ غار جیسے بلند پایہ مرتبے سے نوازا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی اللہ عزوجل کا ہمہ وقت شکر ادا کرتے رہتے کہ اللہ عزوجل نے انہیں اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی وہ دعا جو آپ رضی اللہ عنہ شکرانے کے طور پر اللہ عزوجل کے حضور مانگا کرتے تھے اللہ عزوجل نے اس کا ذکر قرآن پاک کی سورۂ احقاف میں یوں فرمایا:

> "اے میرے رب! تو مجھے اس امر کی توفیق عطا فرما کہ میں تیری نوازشوں اور نعمتوں کا جو تو نے اپنے فضل سے مجھ پر انعام فرمائی ہیں ان کا میں شکر ادا کرسکوں ان نعمتوں میں سے ایک نعمت اسلام ہے' اسی طرح جو نعمت تو نے میرے والدین کو عطا کی کہ وہ نعمت اسلام' زندگی اور قدرت ہے اور اے میرے خالق و مالک! مجھے اس امر کی توفیق عطا فرما کہ میں نیک عمل کرسکوں' ایسے نیک عمل جن کو تو پسند فرماتا ہے اور جو خالص تیری رضا کے لئے ہوں اور میری اولاد کو بھی اس نیک عمل کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرما' میں کسی ایسے عمل خیر کا طالب نہیں ہوں جس میں تیری رضا شامل نہ ہو' میں تیری ہی طرف گردن جھکائے ہوئے ہوں اور صرف تیرے ہی احکام کی بجا آوری کا طلبگار رہوں۔"

حضور نبی کریم ﷺ کے اعلانِ نبوت کے بعد جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی تمام زندگی حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت اور اللہ عزوجل کے احکامات کے تابع کر لی۔ آپ رضی اللہ عنہ اسلام کے اس قدر شیدائی تھے کہ ہر موقع پر حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ رہے جنگ ہو یا امن ہر موقع پر دین اسلام کی سربلندی کے لئے کوشاں رہے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انہی قربانیوں کی وجہ سے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا:

> ”میں نے ہر ایک کے احسانوں کا بدلہ دے دیا ہے لیکن ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے احسانوں کا بدلہ روزِ محشر اللہ عزوجل خود دے گا۔“

سکینۃ الاولیاء کے مصنف دارالشکوہ اپنی تصنیف میں بزرگانِ دین کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ کوئی بھی صوفی اس وقت تک مقامِ فنا کو نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ صوفی خلوصِ نیت سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پیروی نہ کرے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

> ”میں نے کہا کہ میں پیغمبر ہوں تو وہ بغیر کسی معجزے کو دیکھے مجھ پر ایمان لے آیا' جب میں نے کہا کہ مجھے معراج کی سعادت حاصل ہوئی تو اس نے میرے واقعہ معراج کی تصدیق کی۔“

* * *

راہِ خدا میں برملا خرچ کرنا

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میرے والد ابوطالب فوت ہوئے تو ان کی وفات کے تین دن بعد قریش مکہ ا آہوئے اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کا ارادہ کیا۔ اس موقع پر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آ گئے اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مشرکین مکہ کو ہٹاتے رہے اور فرماتے رہے کہ کیا تم اس بنا پر ان کو شہید کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ ایک ہے اور وہ اللہ کے رسول ہیں اور اس بات کی دلیل بھی ان کے پاس ہے اور بخدا! وہ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اللہ کی قسم کھا کر بتائیں کہ آلِ فرعون کے مومن اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے میں سے کون بہتر ہے؟ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بہتر ہیں کیونکہ وہ ایک مردِ مومن تھا جس نے ایمان چھپائے رکھا اور اللہ عزوجل نے اس کی تعریف کی اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک جوانمرد ہیں جنہوں نے اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر راہِ خدا میں برملا خرچ کیا۔

* * *

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۷ رجب المرجب بروز سوموار حضور نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام براق لے کر آئے اور آپ ﷺ کو معراج کی خوشخبری سنائی۔ حضور نبی کریم ﷺ مسجد حرام سے بیت المقدس تشریف لے گئے جہاں کل انبیاء علیہم السلام نے آپ ﷺ کی امامت میں نماز ادا کی۔

بعدازاں آپ ﷺ آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ جہاں آپ ﷺ کی ملاقات پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے، دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے، تیسرے آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام سے، چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام سے، پانچویں آسمان پر حضرت زکریا علیہ السلام سے، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔

بعدازاں نبی کریم ﷺ سدرۃ المنتہیٰ پر تشریف لے گئے جہاں آپ ﷺ کی ملاقات اللہ عزوجل سے ہوئی اور آپ ﷺ کی اُمت کو چالیس نمازوں کا تحفہ ملا جو بعد میں پانچ نمازوں تک ہو گیا۔ معراج سے واپسی پر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ میری اس معراج کو کوئی تسلیم نہیں کرے گا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کی اس معراج کی تصدیق ابوبکر رضی اللہ عنہ کریں گے کیونکہ وہ صدیق ہیں۔

چنانچہ جب حضور نبی کریم ﷺ معراج سے واپس آئے اور لوگوں کو اپنی معراج کے بارے میں بتایا تو مشرکین مکہ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر طنزیہ

لہجے میں کہا کہ اب تمہارا دوست کہتا ہے کہ وہ آسمانوں کی سیر کر کے آیا ہے؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب مشرکین مکہ کی زبانی سنا تو برملا کہا کہ اگر حضور نبی کریم ﷺ نے کہا ہے کہ وہ آسمانوں کی سیر کو گئے تھے تو وہ درست کہتے ہیں اور میں اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ حضور نبی کریم ﷺ آسمانوں کی سیر کو تشریف لے گئے تھے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تصدیق کے بعد اللہ عزوجل نے بھی حضور نبی کریم ﷺ کے واقعہ معراج کو سند بخشی اور قرآن مجید میں سورۂ بنی اسرائیل میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوا:

> "پاک ہے وہ ذات جو لے گئی راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے اس لئے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں بے شک اللہ ہی خوب سننے دیکھنے والا ہے۔"

پھر اللہ عزوجل نے سورۂ النجم نازل فرمائی جس میں حضور نبی کریم ﷺ کے واقعہ معراج کی تصدیق کی گئی۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مشرکین مکہ سے فرمایا کہ اگر حضور نبی کریم ﷺ یہ بھی فرماتے کہ مجھ سمیت میرے گھر والوں کو بھی معراج کی سعادت حاصل ہوئی ہے تو میں یقیناً اس بات کو بھی بلاتردد قبول کر لیتا۔

* * *

یارِ غار

حضور نبی کریم ﷺ نے جب مشرکین مکہ کو دعوتِ حق کی تبلیغ کی تو مشرکین مکہ آپ ﷺ کی جان کے دشمن بن گئے اور آپ ﷺ کو طرح طرح کی اذیتیں دینا شروع کر دیں۔ اس دوران حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو حبشہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم دیا تا کہ وہ مشرکین مکہ کے مظالم سے بچ سکیں اور تبلیغ اسلام کا کام بخوبی انجام دے سکیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی وہ جماعت جس نے حبشہ کی جانب ہجرت کی ان کے پہلے قافلے میں پندرہ مرد اور عورتیں شامل تھے جس کے بعد آہستہ آہستہ مزید قافلے حبشہ کی جانب حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق ہجرت کر گئے اور یوں مسلمان مہاجرین کی تعداد سو سے تجاوز کر گئی جس میں تراسی (۸۳) مرد اور اٹھارہ (۱۸) عورتیں شامل تھیں۔ نجاشی کے دربار میں مہاجرین کی نمائندگی حضرت سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کرتے تھے۔ حبشہ کی جانب ہجرت کرنے والوں میں حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ مع اہلیہ، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ کرام بھی شامل تھے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی حبشہ کی جانب ہجرت کا ارادہ کیا۔ مشرکین مکہ میں سے ایک سردار ابن دغنہ کو آپ رضی اللہ عنہ کی ہجرت کا پتہ چلا تو اس نے سردارانِ قریش سے کہا کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! ایسا شخص نہیں جو اپنے وطن سے چلا جائے یا اسے وطن سے نکل جانے پر مجبور کیا جائے، وہ لوگوں سے صلہ رحمی کرتا ہے اور مصائب میں گھرے ہوئے لوگوں

کی مدد کرتا ہے۔ ابن دغنہ نے سردارانِ قریش کو ضمانت دی اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حبشہ کی جانب ہجرت کرنے سے روک دیا۔

حبشہ کی جانب مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کے ہجرت کرنے کے باوجود کفارِ مکہ کے مظالم میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔ مشرکین مکہ مسلمانوں کو تنگ کرنے کے نت نئے طریقے تلاش کرتے رہتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کفارِ مکہ کے مظالم نہایت ہی حوصلے سے برداشت کئے اور دین اسلام کی تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس دوران یثرب (مدینہ منورہ کا پہلا نام) سے کچھ لوگوں کا قافلہ آیا اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پر اسلام قبول کرلیا۔ جب کفارِ مکہ کے مظالم میں شدت آئی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۱ نبوی میں مسلمانوں کو مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم دیا جس کے بعد مسلمانوں نے قافلوں کی صورت میں مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنا شروع کردی۔

بخاری شریف میں حضرت امام اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ہجرت کے متعلق روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت سے فرمایا کہ مجھے تمہارا دارِ ہجرت دکھایا گیا ہے جو کھجوروں والا شہر ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ہجرت کے وقت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی مرتبہ ہجرت کی اجازت طلب کی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ جلدی مت کرو ممکن ہے اللہ تعالیٰ تمہارا کوئی نیک ساتھی بنادے۔

جس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک کثیر جماعت مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئی اور مکہ مکرمہ میں صرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سمیت چند صاحب حیثیت مسلمان رہ گئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر لٹایا اور خود حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ گئے۔ اتفاق سے اس رات کفارِ مکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پہنچ چکے تھے مگر اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ حضور

نبی کریم ﷺ کو نہ دیکھ سکے اور آپ ﷺ ان کی آنکھوں کے سامنے سے نکل گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! مجھے میرے رب نے ہجرت کا حکم دیا ہے اور میرے اس سفر میں تم میرے رفیق ہو۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کی زبانی یہ الفاظ سنے کہ تم میرے رفیق ہو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کی کیفیت دیکھتے ہوئے فرمایا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم حوض کوثر پر بھی میرے ساتھی ہو اور غار میں بھی میرے ساتھی ہو۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق اپنی دونوں اونٹنیوں کو تیار کیا جنہیں آپ رضی اللہ عنہ نے پچھلے چار ماہ سے صرف اس لئے پال رہے تھے کہ کسی بھی وقت ہجرت کا حکم ہو گیا تو سفر میں مشکل درپیش نہ ہو۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ دن میں کئی مرتبہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گھر تشریف لاتے اور جس دن آپ ﷺ کو ہجرت کی اجازت ملی اس روز بھی آپ ﷺ دوپہر کے وقت تشریف لائے۔ گھر والے حیران تھے کہ آج خلافِ معمول حضور نبی کریم ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے ہاں تشریف لائے ہیں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھ کر فرمایا: یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان، آپ ﷺ اس وقت تشریف لا رہے ہیں تو ضرور کوئی اہم بات ہے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! اہل خانہ کو یہاں سے ہٹا دو۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ سب آپ ﷺ کے اہل خانہ ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی اور میرے اس سفر میں تم میرے رفیق ہو۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب یہ خوشخبری سنی تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

حضور نبی کریم ﷺ جب رات کے وقت ہجرت کے لئے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دونوں اونٹنیاں حضور نبی کریم ﷺ کو پیش کر دیں کہ جس پر چاہیں سفر کریں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک اونٹنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! ایسے نہیں تم مجھ سے اونٹنی کی قیمت لو۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان' یہ آپ ﷺ ہی کی تو ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں تم مجھ سے وہ قیمت لے لو جس قیمت میں تم نے یہ خریدی ہے۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے اونٹنی کی قیمت ادا کی۔ حضور نبی کریم ﷺ کی ہجرت کی اطلاع حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل خانہ کے علاوہ صرف حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تھی جن کو حضور نبی کریم ﷺ نے اہل مکہ کی امانتیں واپس کرنے کے لئے اپنے بستر پر لٹایا تھا۔

حضور نبی کریم ﷺ جس وقت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو کچھ درہم دیئے اور کہا کہ وہ اس سے گوشت خرید کر پکائیں تاکہ حضور نبی کریم ﷺ کے لئے کھانا تیار ہو۔ جس وقت حضرت اسماء رضی اللہ عنہا گوشت پکا رہی تھیں اس وقت ابوجہل اور دیگر مشرکین حضور نبی کریم ﷺ کی تلاش میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر آیا اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے انکار کر دیا تو اُس بدبخت نے آپ رضی اللہ عنہا کے چہرہ پر تھپڑ مارا جس سے کان کی بالی گر گئی اور کان کے نچلے حصے سے خون نکلنا شروع ہو گیا۔

حضور نبی کریم ﷺ جس وقت گھر سے نکلے تھے تو آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ کے بازار میں کھڑے ہو کر خانہ کعبہ کو دیکھا اور فرمایا:

> ''مجھے اور اللہ کو تو بہت محبوب ہے مگر یہاں کے رہنے والے مجھے یہاں سے نکلنے پر مجبور کر رہے ہیں اگر یہ مجھے مجبور نہ کرتے تو میں

ہرگز یہاں سے نہ جاتا۔"

جس وقت حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سفر کے لئے گھر سے نکلنے لگے تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سفر کا سامان لے کر آ گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے جب دیکھا کہ سامان باندھنے کے لئے کچھ نہیں تو اپنا ازار بند دو ٹکڑے کر کے اس سے سامانِ سفر کو باندھ دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے جب اس عمل کو دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہا کو "ذات النطاطین" کا خطاب دیا۔

حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مکہ شہر سے باہر نکلے اور جنوب کی سمت روانہ ہوئے جو ملک یمن کی جہت پر تھی۔ آپ ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام عامر رضی اللہ عنہ بن فہیرہ اور عبدالرحمٰن بن اریقط جس کا تعلق بنو دیل سے تھا اور جسے آپ ﷺ نے راستہ بتانے کے لئے اُجرت پر رکھا تھا کے حوالے دونوں اونٹنیاں اور دیگر سامان دیا اور ان سے کہا کہ وہ انہیں تین روز بعد غارِ ثور میں ملیں جو مدینہ منورہ کے راستہ میں واقع تھا۔

حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سفر کا پہلا پڑاؤ غارِ ثور میں ہی ہوا۔ غارِ ثور تک کا سفر نہایت ہی دشوار گزار تھا اور کئی مقامات پر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے جانثار ہونے کا ثبوت دیا اور آپ ﷺ کے اردگرد ایک محافظ کی طرح رہے۔ یہی نہیں بلکہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو کئی مواقع پر اپنے کندھوں پر اٹھا کر سفر کیا۔

روایات میں موجود ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر جب حضور نبی کریم ﷺ خانہ کعبہ میں بتوں کا صفایا کر رہے تھے تو اس موقع پر لات کا بت جو کہ ایک اونچی جگہ نصب تھا آپ ﷺ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ آپ ﷺ کے کندھوں پر چڑھ کر اسے توڑ دیں۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کمزور ہیں اس لئے آپ ﷺ میرے کندھوں پر چڑھ کر اس بت کو توڑ دیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا علی

المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! کیا تم نبوت کا بوجھ اٹھا لو گے؟ اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کی بات سن کر خاموش ہو گئے اور حضور نبی کریم ﷺ کے کندھوں پر چڑھ گئے۔ جس وقت حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کے کندھوں پر چڑھے تو عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے ہاتھ اس وقت عرش معلیٰ تک پہنچ گئے ہیں اگر حکم ہو تو عرش معلیٰ کو نیچے کھینچ لوں؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی (رضی اللہ عنہ)! تمہیں جو کہا گیا ہے تم وہ کرو۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شانِ صدیقیت کی یہ بہت بڑی دلیل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نہ صرف حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر ہجرت میں رہے اور غارِ ثور میں قیام کیا اور یارِ غار کے لقب سے سرفراز ہوئے بلکہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنے کندھوں پر اٹھانے کی بھی سعادت حاصل کی۔

غارِ ثور کے سفر کے دوران حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا گزر قبیلہ خزاعہ کی ایک نیک سیرت عورت اُم معبد کے پاس سے ہوا۔ حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت فرمایا کہ اس کے پاس اگر کھجوریں، دودھ اور گوشت ہو تو وہ انہیں بیچ دے۔ اُم معبد نے عرض کیا کہ میرے پاس اس وقت کچھ نہیں ہے سوائے ایک بکری کے جو نہایت کمزور ہے اور وہ بکری حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس بکری کے تھنوں کو بسم اللہ پڑھ کر ہاتھ لگایا اور دودھ دوہنا شروع کر دیا۔ بکری کے دودھ سے برتن بڑھ گیا اور حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیر ہو کر دودھ پیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دوبارہ بکری کا دودھ دوہا اور جب برتن دودھ سے بھر گیا تو آپ ﷺ نے وہ برتن اُمِ معبد کو دیا۔

جب ابومعبد گھر واپس آیا تو اُمِ معبد نے سارا ماجرا ابومعبد کو بیان کیا کہ کس طرح دو نیک فرشتہ صفت انسان آئے اور ان کی کمزور بکری کا دودھ دوہا، خود بھی سیر ہو کر پیا اور ہمارے لئے بھی ایک برتن بھر کر چھوڑ گئے۔ ابومعبد نے جب حلیہ دریافت کیا تو اُم معبد نے

حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حلیہ مبارک بیان کر دیا۔ ابو معبد نے جب حلیہ سنا تو کہا: اللہ کی قسم! یہ تو وہی ہیں جن کا تذکرہ مکہ میں ہو رہا ہے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب میں اور حضور نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ سے نکلے تو ساری رات سفر کے بعد صبح کے وقت ہمیں ایک چٹان نظر آئی جس کے سائے میں میں نے کپڑا بچھا دیا تا کہ حضور نبی کریم ﷺ کچھ دیر آرام فرما لیں۔ اس دوران ایک چرواہا ادھر نکل آیا۔ میں نے اس چرواہے سے پوچھا کہ کیا اس کی بکریاں دودھ دیتی ہیں تو اس نے ایک بکری میرے حوالے کر دی جس کے تھنوں کو صاف کر کے میں نے دودھ دوہا اور ایک برتن کو دودھ سے بھر کر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جسے آپ ﷺ نے اور میں نے سیر ہو کر پیا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دودھ پینے کے بعد ہم نے وہاں سے کوچ کیا۔ راستے میں سراقہ بن مالک بن جعشم کنانی نے ہمیں آن لیا۔ میں نے جب اسے دیکھا تو رو پڑا اور حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ ہماری تلاش میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: غم نہ کھاؤ یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ جب کچھ دیر بعد سراقہ ہمارے نزدیک آ گیا تو میں نے پھر روتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس نے ہمیں آن لیا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! روتے کیوں ہو؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں اپنے لئے نہیں بلکہ آپ ﷺ کے لئے روتا ہوں کہ خدانخواستہ یہ آپ ﷺ کو کچھ نقصان نہ پہنچائے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس وقت اپنے ہاتھ دعا کے لئے بلند کئے اور فرمایا: اے اللہ! جس ذریعے سے تو چاہے ہمیں اس سے بچا۔ آپ ﷺ کا یہ کہنا تھا کہ سراقہ کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا اور وہ چھلانگ لگا کر گھوڑے سے نیچے اتر آیا اور حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کرنے لگا کہ مجھے معلوم ہے یہ آپ ﷺ کا کام ہے اگر آپ ﷺ مجھے اس مصیبت سے نجات دے دیں تو میں انہیں جو آپ ﷺ کا پیچھا کر رہے ہیں یہاں تک نہیں آنے دوں گا۔ چنانچہ حضور نبی کریم

ﷺ نے اس کے حق میں دعا کی اور اس کا گھوڑا زمین سے نکل آیا اور واپس مکہ چلا گیا۔

سراقہ بن جعشم نے حضور نبی کریم ﷺ کی ہجرت کا واقعہ بیان کیا ہے کہ جس وقت حضور نبی کریم ﷺ، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کے لئے نکلے تو سردارانِ قریش نے ان کو پکڑوانے والے کے لئے سو اونٹ انعام مقرر کیا۔ میں اس وقت کچھ دوستوں کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا کہ مجھے ایک شخص نے آ کر کہا کہ ابھی کچھ دیر پہلے محمد (ﷺ) اور ابوبکر (رضی اللہ عنہ) دونوں فلاں جگہ سے گزرے ہیں۔ میں فوراً گھر آیا اور گھوڑے پر زین کسی۔ پھر میں نے فال نکالی جو اچھی نہ تھی۔ میں نے دوبارہ فال نکالی تو پھر وہی نکلی۔ میں سو اونٹوں کے لالچ کے ہاتھوں مجبور ہو کر گھر سے نکلا۔ جب میں گھر سے نکلا اور حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تعاقب کرتے ہوئے ان کے پاس پہنچا تو میرا گھوڑا پھسل گیا اور اس کی اگلی دونوں ٹانگیں زمین میں دھنس گئیں۔ میں چھلانگ لگا کر گھوڑے سے اُتر آیا۔ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے معافی مانگی اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ وہ مجھے کچھ ایسی تحریر دیں جو میرے اور ان کے درمیان نشانی ہو۔ چنانچہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی اجازت سے مجھے ایک تحریر لکھ دی جسے میں نے اپنے پاس سنبھال کر رکھ لیا۔ پھر مکہ فتح ہوا اور حضور نبی کریم ﷺ غزوہ حنین کے بعد واپس آ رہے تھے تو جعرانہ کے مقام پر آپ ﷺ سے میری ملاقات ہوئی، میں نے آپ ﷺ کو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تحریر دکھائی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج ایفائے عہد اور نیکی کا دن ہے میرے قریب آؤ۔ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس گیا اور آپ ﷺ کے دستِ حق پر بیعت ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔

حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غارِ ثور میں تین دن اور تین راتیں قیام فرمایا۔ جس وقت دونوں حضرات غارِ ثور میں پہنچے تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ وہ انہیں پہلے غار میں جانے دیں تا کہ وہ غار کا جائزہ لیں کہ اندر کوئی زہریلا جانور یا کوئی اذیت والی چیز تو موجود نہیں ہے۔ حضور

نبی کریم ﷺ نے اجازت دے دی تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار کے اندر داخل ہوئے اور غار میں موجود تمام سوراخ اپنے تہبند کو پھاڑ کر اس سے بند کر دیئے اور صرف دو سوراخ باقی بچ گئے جن پر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے پاؤں رکھ دیئے اور حضور نبی کریم ﷺ کو اندر تشریف لانے کی گزارش کی۔ جب حضور نبی کریم ﷺ غار میں تشریف لائے تو آرام کی غرض سے لیٹ گئے اور سر مبارک حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گود میں رکھ دیا۔ جن سوراخوں پر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے پاؤں رکھے ہوئے تھے ان میں سے ایک سوراخ میں سے بچھو نے آپ رضی اللہ عنہ کو ڈنک مارا جس کی درد کی شدت سے آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ آنسو بہہ کر حضور نبی کریم ﷺ کے رخسار مبارک پر گر پڑے جس سے حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی آنکھیں کھول دیں اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے معاملہ دریافت کیا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سارا ماجرا گوش گزار کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے لعابِ دہن بچھو کے ڈنک والی جگہ پر لگایا جس سے زہر کا اثر جاتا رہا اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تکلیف ختم ہو گئی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اس تکلیف کے عوض اللہ عزوجل کے حضور دعا فرمائی کہ الٰہی! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو روزِ محشر میرے ساتھ مقام عطا فرمانا۔ حضور نبی کریم ﷺ کی دعا کو قبولیت اللہ عزوجل نے بذریعہ وحی عطا فرمائی۔

غارِ ثور کی طرف جاتے ہوئے راستے میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کبھی حضور نبی کریم ﷺ کے آگے چلنا شروع ہو جاتے اور کبھی پیچھے، کبھی دائیں اور کبھی بائیں چلنا شروع کر دیتے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا: اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! کیا معاملہ ہے تم اتنے پریشان کیوں ہو؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے ڈر ہے کہ کوئی آپ ﷺ پر حملہ آور نہ ہو جائے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تمہارا اُن دو کے بارے میں کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہو۔ پھر جب دونوں حضرات غار میں داخل ہو گئے تو اللہ عزوجل کے حکم سے غار کے باہر ایک درخت

اُگ پڑا اور غار کے منہ پر دو کبوتریوں نے انڈے دے دیئے اور ایک مکڑی نے غار کے منہ پر جالا بن دیا۔ مشرکین مکہ کا ایک گروہ حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تلاش میں غار کے دہانے پر پہنچ گئے مگر جب انہوں نے غار کے دہانے پر کبوتریوں کو انڈوں پر بیٹھے دیکھا اور مکڑی کا جالا دیکھا تو یہ سوچ کر واپس لوٹ گئے کہ غار میں کوئی موجود نہیں ہے۔

غارِ ثور میں قیام کے دوران حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سامانِ خوراک لے کر آتے رہے اور مکہ مکرمہ کے حالات بھی بیان کرتے رہے۔ تیسرے دن حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت عامر رضی اللہ عنہ بن فہیرہ اور عبدالرحمٰن بن اریقط دونوں اونٹ لے کر آ گئے اور حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مدینہ منورہ کی جانب سفر کا آغاز شروع ہوا۔

غارِ ثور میں تین دن اور تین راتوں کے قیام کے متعلق حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ غارِ ثور میں قیام کے بعد مجھے کبھی بھی دین کے معاملے میں خوف اور پریشانی لاحق نہ ہوئی۔

حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ قافلہ ساحلی راستوں سے ہوتا ہوا مدینہ منورہ کے قریب ایک بستی قبا میں پہنچ گئے۔ قبا کے لوگوں نے حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا پرجوش استقبال کیا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی قبا میں اس قافلے میں شمولیت اختیار کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے قبا میں ایک مسجد کی بنیاد رکھی جہاں آپ ﷺ کی امامت میں قریباً سو لوگوں نے نمازِ جمعہ ادا کی۔ نمازِ جمعہ کی ادائیگی کی وجہ سے اس مسجد کا نام ''مسجد جمعہ'' مشہور ہوا۔ مسجد جمعہ کے بارے میں قرآن مجید کی آیات نازل ہوئیں کہ یہ وہی مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی۔

قبا میں کچھ دن قیام کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کا یہ قافلہ مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوا۔ جس وقت یہ قافلہ مدینہ منورہ میں داخل ہوا تو حضور نبی کریم ﷺ کی اونٹنی سب

سے آگے تھی اس کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اونٹنی تھی اور پھر دیگر اصحاب جو قبا میں حضور نبی کریم ﷺ کے قافلے میں شامل ہوئے تھے۔ قافلے کا استقبال بنونجار نے کیا اور ان کی بچیوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی آمد پر خوشیوں بھرے گیت گائے اور دف بجا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کے قریباً پانچ سو لوگوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے اس قافلے کا استقبال کیا۔ انصار کی عورتیں اپنے گھروں کی چھتوں پر کھڑی تھیں اور ایک دوسرے سے حضور نبی کریم ﷺ کے متعلق پوچھتی تھیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر مشتمل قافلہ مدینہ منورہ میں داخل ہوا تو یہ قافلہ انصار کے ہر گھر کے آگے سے گزرا۔ ہر انصاری کی خواہش تھی کہ حضور نبی کریم ﷺ کا یہ قافلہ اس کے گھر قیام پذیر ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری اونٹنی جس کے گھر کے آگے بیٹھے گی میں وہیں قیام فرماؤں گا۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ کی اونٹنی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے آگے جا کر بیٹھ گئی اور حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر قیام فرمایا۔

حضور نبی کریم ﷺ کا یہ قافلہ بارہ ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں داخل ہوا اور آپ ﷺ کی ہجرت کے بعد اسلامی سن ہجری کا آغاز شروع ہوا۔

* * *

مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر

حضور نبی کریم ﷺ کی اونٹنی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے بیٹھنے سے پہلے بنو مالک بن نجار کے ایک محلے کے میدان میں بیٹھ گئی تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس جگہ کے مالکوں کے بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ جگہ دو یتیم بھائیوں سہل اور سہیل کی ملکیت ہے اور ان کے سرپرست حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ تھے جو مدینہ منورہ میں اسلام لانے والے پہلے شخص تھے۔ یہ وہی جگہ تھی جسے حضور نبی کریم ﷺ نے ان یتیم بھائیوں سے خرید کر مسجد نبوی ﷺ کی بنیاد رکھی۔ مسجد نبوی ﷺ کے لئے جگہ کی قیمت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ادا کی جو دس ہزار درہم تھی۔ مسجد نبوی ﷺ، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایثار کی ایک اور مثال تھی۔

مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر میں حضور نبی کریم ﷺ نے دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ شانہ بشانہ کام کیا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی مسجد کی تعمیر میں پیش پیش رہے اور اپنی کمر پر پتھر رکھ کر لاتے تھے۔ ابتداء میں مسجد نبوی ﷺ انتہائی سادہ بنائی گئی اور دیواریں پتھر اور گارے سے بنائی گئیں اور چھت کھجور کے پتوں کی بنائی گئی۔

مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے اِردگرد حجروں کی تعمیر کا حکم دیا اور جب حجرے مکمل ہو گئے تو حضور نبی کریم ﷺ اپنے اہل و عیال کے ہمراہ ان حجروں میں منتقل ہو گئے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں کپڑے کا کاروبار کرتے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں بھی یہی پیشہ اختیار کیا اور اپنے انصاری بھائی حضرت خارجہ

بن زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر کپڑے کی تجارت کا آغاز کیا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں فروغ اسلام اور ترقی دین کے لئے اپنے روز و شب وقف کر دیئے۔ حضور نبی کریم ﷺ کی زیر قیادت وعظ و تلقین کا سلسلہ شروع کیا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بہادری اور شجاعت بے مثل تھی جس کی وجہ سے حضور نبی کریم ﷺ نے جب مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دفاعی شعبے کا انچارج مقرر کیا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی صلاحیتوں سے ثابت کیا کہ وہ بلاشبہ اس منصب کے حقدار ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ بھی ہر مہم میں مجاہدین کی روانگی کے لئے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مشورہ کرتے اور آپ رضی اللہ عنہ کے مشورے کو دیگر پر فوقیت دیتے۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیمار ہو گئے۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عامر رضی اللہ عنہ بن فہیرہ بھی شامل تھے۔ جب حضور نبی کریم ﷺ ان حضرات کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو ان تینوں حضرات نے مختلف اشعار پڑھے جن میں موت کا ذکر تھا جسے سن کر حضور نبی کریم ﷺ بھی آبدیدہ ہو گئے اور اپنے اصحاب کی صحت یابی کے لئے اللہ عزوجل کے حضور دعا کی جس سے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صحت یاب ہو گئے۔

* * *

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں

رمضان المبارک ۲ ہجری میں مسلمانوں اور کفارِ مکہ کے درمیان حق و باطل کا پہلا معرکہ بدر کے مقام پر ہوا جسے تاریخ میں غزوہ بدر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ بدر کا میدان مدینہ منورہ سے قریباً اسی میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ تین سو تیرہ (۳۱۳) مسلمان مجاہدین کا لشکر حضور نبی کریم ﷺ کی سربراہی میں بدر کے مقام پر پہنچا جہاں ان کا مقابلہ ابوجہل کی سرکردگی میں کفار کے ایک ہزار لشکر سے ہوا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک ٹیلے پر سائبان بنا دیا جہاں پر حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لشکر اسلام کو ہدایات دیتے رہے۔

صحیح بخاری و مسلم میں منقول ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب جنگ بدر کا موقع آیا تو نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ مشرکین مکہ کی تعداد ایک ہزار کے قریب ہے جبکہ لشکر اسلام کی تعداد صرف تین سو تیرہ ہے تو حضور نبی کریم ﷺ قبلہ رو ہو کر بیٹھ گئے اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کے لئے ہاتھ بلند کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! میرے ساتھ جو وعدہ کیا ہے اسے پورا فرما دے۔ اے اللہ! اگر یہ مٹھی بھر مسلمان آج ختم ہو گئے تو اس زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا مانگنے کے دوران حضور نبی کریم ﷺ کی چادر مبارک کندھوں سے گر گئی۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چادر اٹھا کر حضور نبی کریم ﷺ کے کندھوں پر ڈالی اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ کافی ہے اللہ عزوجل اپنا وعدہ ضرور پورا کرے گا۔ چنانچہ اللہ عزوجل نے لشکر اسلام کی غیبی مدد فرمائی اور ہمیں مشرکین پر فتح عطا فرمائی۔

ابن اسحاق کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو خیمے میں اونگھ آ گئی۔ آپ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! تمہیں مبارک ہو اللہ عزوجل کی مدد آن پہنچی ہے اور جبرائیل علیہ السلام اپنے گھوڑے کی باگیں پکڑے آ رہے ہیں۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا: سب سے بہادر کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ آپ رضی اللہ عنہ۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! میرا تو مقابلہ جس سے بھی ہوا میں اس کے برابر رہا لیکن میں نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے زیادہ بہادر شخص کوئی نہیں دیکھا۔ جنگ بدر میں جب حضور نبی کریم ﷺ کے لئے سائبان بنایا گیا تو سوال پیدا ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی حفاظت کے لئے کسے مقرر کیا جائے جو کفار کو حضور نبی کریم ﷺ تک پہنچنے سے روکے۔ اللہ کی قسم! اس وقت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں سے کوئی بھی حضور نبی کریم ﷺ کے قریب نہ گیا اور وہ اپنی تلوار پکڑے حضور نبی کریم ﷺ کی حفاظت فرماتے رہے۔

جنگ بدر میں اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم ﷺ کی دعا کو قبولیت بخشی اور مٹھی بھر مسلمانوں کو کفار پر فتح دی۔ اس جنگ میں ستر کے قریب کفار کے سردار مارے گئے جبکہ چودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔ لشکر اسلام نے ستر کے قریب کفار کو اسیر بنایا جن کو مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تحویل میں دے دیا گیا اور بعدازاں کچھ کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا۔

حق و باطل کی اس لڑائی میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کردار نمایاں رہا۔

جنگ بدر کی تمام تر جنگی حکمت عملی حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مشوروں سے طے کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے گرفتار شدہ مشرکین کے ساتھ سلوک کے بارے میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابرین سے مشورہ کیا تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

یارسول اللہ ﷺ! قریش مکہ کے جو جنگی قیدی ہیں ان میں سے اکثریت آپ ﷺ کے خاندان کے لوگوں کی ہے میری رائے ہے کہ آپ ﷺ ان سے مناسب فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیں تاکہ جو فدیہ ہمیں ملے اس سے مسلمانوں کی مالی حالت بہتر کرنے میں مدد ملے اور ہم اپنے فوجی مصارف کو بھی پورا کر سکیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میری رائے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ والی نہیں ہو سکتی۔ میری رائے میں ہر ایک کا سر قلم کر دینا چاہیے تاکہ کفارِ مکہ کو پتہ چلا کہ ہمارے دل میں ان کے لئے کوئی نرم گوشہ نہیں اس طرح وہ ہماری سختی دیکھیں گے تو ان کی کمر ٹوٹ جائے گی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو خیمے کے اندر تشریف لے گئے۔ کچھ دیر بعد آپ ﷺ واپس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے دل نرم کر دیتا ہے تو وہ دودھ سے بھی زیادہ نرم ہو جاتے ہیں اور بعض کے دل سخت کر دیتا ہے تو وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو جاتے ہیں۔ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی مثال حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سی ہے کہ وہ اللہ عزوجل کے حضور عرض کرتے ہیں:

> ”جو میری بات مان لے وہ میرے ساتھ ہے اور جو میری نافرمانی
> کرے تو اس کی مغفرت فرما اور تو رحم کرنے والا ہے۔“

اور ابوبکر (رضی اللہ عنہ) تمہاری مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سی ہے جو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں:

> ”اے اللہ! انہیں عذاب دے تو حق ہے کہ یہ تیرے بندے ہیں اور
> اگر انہیں بخش دے تو تیرا اختیار ہے کہ تو غالب وحکیم ہے۔“

اور اے عمر (رضی اللہ عنہ)! تمہاری مثال حضرت نوح علیہ السلام کی سی ہے جو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں یوں دعا فرماتے ہیں:

> "اے پروردگار! زمین پر کسی کافر کو نہ رہنے دے۔"

اور عمر (رضی اللہ عنہ) تمہاری مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سی ہے جو اللہ عزوجل کے حضور عرض کرتے ہیں:

> "اے پروردگار! ان کے مال تباہ کر دے ان کے دلوں کو سخت کر دے
> کہ یہ دردناک عذاب دیکھے بغیر ماننے والے نہیں ہیں۔"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے کو فوقیت دی اور متعدد کفار فدیہ لے کر آزاد کر دیئے گئے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما جو غزوہ بدر کے موقع پر مسلمان نہ ہوئے تھے اور مشرکین مکہ کے ہمراہ تھے انہوں نے مسلمان ہونے کے بعد ایک مرتبہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ میری تلوار کی زد میں کئی مرتبہ آئے تھے مگر میں نے والد سمجھ کر آپ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا تھا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیٹے کی بات سن کر فرمایا: تم اس موقع پر میری تلوار کے نیچے نہ آئے اگر تم میری تلوار کے نیچے آتے تو قسم ہے اللہ عزوجل کی! میں تمہیں زندہ نہ چھوڑتا کیونکہ جنگ بدر حق اور باطل کے درمیان معرکہ تھا اور تم باطل کے نمائندے تھے۔

* * *

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنگ احد میں

ربیع الاول ۳ ہجری میں حق اور باطل کے درمیان ایک اور معرکہ احد کے مقام پر ہوا۔ احد مدینہ منورہ سے قریباً تین میل کے فاصلے پر واقع ایک وادی ہے۔ حق اور باطل کے اس معرکہ میں حضور نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ سے ایک ہزار مجاہدین کا لشکر لے کر کفار کے تین ہزار کے لشکر کے مقابلے میں نکلے۔ راستہ میں عبداللہ بن ابی سلول منافق اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر حضور نبی کریم ﷺ کے لشکر سے علیحدہ ہو کر واپس چلا گیا اور لشکر اسلام کی تعداد سات سو ہو گئی۔ معرکہ حق و باطل شروع ہوا تو حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو پچاس تیر اندازوں کا دستہ دے کر احد پہاڑ کی پشت پر تعینات فرمایا تا کہ اگر کوئی دشمن پیچھے سے حملہ کرے تو وہ اس کو روک سکیں۔ ابتداء میں مسلمانوں کو فتح ملی اور مشرکین میدانِ جنگ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ لشکر اسلام نے ان کا پیچھا کیا۔ اس دوران حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں تیر اندازوں کا دستہ بھی احد پہاڑ کی پشت چھوڑ کر دیگر مجاہدین کے ساتھ مل گیا جس سے کفار کے لشکر نے فائدہ اٹھایا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت مسلمان نہ ہوئے تھے ان کی سربراہی میں کفار کے ایک لشکر نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا جس سے ستر مسلمان شہید ہو گئے۔ اس دوران کفار نے حضور نبی کریم ﷺ پر بھی حملہ کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے جانثار آپ ﷺ کا دفاع کرتے رہے اور جب تک ان کے جسموں میں خون کی ایک بوند اور سانس کی ایک بھی رمق باقی رہی وہ آپ ﷺ کا دفاع کرتے رہے۔ اس دوران حضور نبی کریم ﷺ کے دندان مبارک بھی شہید ہو گئے اور افواہ پھیل گئی حضور نبی کریم ﷺ شہید ہو گئے ہیں۔

جنگ اُحد میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہردلعزیز چچا حضرت سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔ حضرت سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جیسے نامور صحابہ نے بھی جامِ شہادت نوش فرمایا۔ اس جنگ میں قریباً ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے جبکہ بائیس کے قریب کفار جہنم واصل ہوئے۔ جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کفار نے حملہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لئے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جیسے صحابہ نے جانثاری کا ثبوت دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمن کے وار سے بچاتے رہے۔

روایات میں آتا ہے کہ جنگ احد کے موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر ایک کڑی پیوست ہوگئی۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس کڑی کو اپنے دانتوں سے نکالنے کے لئے جھکے تو حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو قسم دے کر فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ یہ کڑی انہیں نکالنے دیں۔ چنانچہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے وہ کڑی اپنے دانتوں سے پکڑ کر نہایت نرمی سے نکالنا شروع کی اور جب وہ کڑی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک سے نکل آئی تو حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے دانت مبارک سارے گر گئے۔

* * *

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنگ خندق میں

ذی قعدہ ۵ھ کو غزوہ احزاب جسے غزوہ خندق بھی کہا جاتا ہے پیش آیا جس میں لشکر اسلام کی تعداد تین ہزار تھی اور دشمنانِ اسلام کی تعداد چوبیس ہزار کے قریب تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جنگ کی حکمت عملی مرتب کرنے کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ دشمنوں سے مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں شہر کے اردگرد ایک خندق کھودنی چاہئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورے کو پسند فرمایا اور یوں پانچ گز گہری اور پانچ گز چوڑی ایک خندق شہر مدینہ کے گرد کھودی گئی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے خندق کی کھودائی کے لئے دس دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک گروہ تشکیل دیا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی حضور نبی کریم ﷺ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ خندق کی کھودائی میں شب و روز مشغول رہے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جبل سلع کی چوٹی پر چڑھ جاتے اور چاروں طرف نظر دوڑاتے اور مدینہ منورہ میں لوگوں کر پرسکون دیکھ کر اللہ عزوجل کا شکر ادا کرتے۔ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ تھک کر سو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے گرد پہرا دیتے رہے تا کہ آپ ﷺ کی نیند خراب نہ ہو۔ مشرکین نے مدینہ منورہ کا محاصرہ کیا مگر وہ خندق عبور کرنے میں ناکام رہے۔ بالآخر اللہ عزوجل نے لشکر اسلام کی مدد فرمائی اور ایک تیز آندھی آئی جس نے مشرکین کے خیمے اکھاڑ دیئے اور مشرکین جو کئی روز کے محاصرے سے تنگ آ چکے تھے اور ان کے پاس کھانے پینے کی اشیاء بھی ختم ہو چکی تھیں وہ میدانِ جنگ چھوڑ کر واپس چلے گئے۔

* * *

صلح حدیبیہ

ذی الحجہ ٦ھ میں حضور نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے ہمراہ بیت اللہ شریف کے حج کی غرض سے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔ حدیبیہ کے مقام پر جو مکہ مکرمہ سے بارہ میل کے فاصلے پر واقع ہے حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ قیام فرمایا اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو نمائندہ بنا کر مکہ مکرمہ روانہ کیا کہ وہ سردارانِ مکہ سے جا کر ملیں اور انہیں بتائیں کہ ہم صرف حج کی نیت سے آئے ہیں۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ پہنچے تو سردارانِ مکہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو قید کر لیا اور لشکر اسلام میں یہ افواہ پھیل گئی کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اکٹھا فرمایا جن کی تعداد قریباً پندرہ سو کے قریب تھی اور سب سے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بدلہ لینے کی بیعت کی اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی جانب سے اپنا دوسرا ہاتھ اس بیعت میں پیش کیا۔ تاریخ میں حضور نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس بیعت کو ”بیعت رضوان“ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

مشرکین مکہ کو جب مسلمانوں کی اس بیعت کی خبر ہوئی تو انہوں نے گھبرا کر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا اور اپنا ایک وفد صلح کے لئے حدیبیہ کے مقام پر بھیجا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو شرائط طے کرنے کے لئے اپنا نمائندہ مقرر فرمایا۔ گو کہ معاہدے کی تمام شقیں مشرکین کے حق میں تھیں لیکن اللہ عزوجل نے اس معاہدے کو مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑی فتح قرار دیا اور حضور نبی کریم ﷺ کو

فتح کی نوید سنائی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس معاہدے پر اللہ کا رسول محمد ﷺ بن عبد اللہ کے نام سے اپنے دستخط کیے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق ؓ سے منقول ہے کہ میں صلح حدیبیہ کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ اللہ کے سچے نبی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عمر (ؓ)! میں اللہ کا سچا نبی ہوں۔ میں نے عرض کیا: کیا ہم حق پر اور کفار پر باطل پر نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! بے شک ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر ہیں۔ میں نے عرض کیا: پھر آپ ﷺ نے دین کے معاملے میں ہم پر یہ ذلت کیوں گوارا کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اللہ کی نافرمانی نہیں کرسکتا وہ میری مدد ضرور فرمائے گا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ نہیں فرماتے کہ ہم بیت اللہ کا طواف کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں یہ کہا تھا کہ ہم اس سال طواف کریں گے۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: انشاء اللہ تم ضرور بیت اللہ شریف کا طواف کروگے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق ؓ فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق ؓ کے پاس تشریف لے گیا اور ان سے وہی سوال پوچھے جو میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھے تھے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق ؓ نے مجھ سے فرمایا: عمر (ؓ)! یاد رکھو! حضور نبی کریم ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے تم بھی ان کا دامن پکڑے رکھو بخدا! حضور نبی کریم ﷺ حق پر ہیں۔

معاہدہ حدیبیہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے علاوہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق ؓ اور دیگر اکابر صحابہ کرام ؓ نے بھی بطورِ گواہ دستخط کیے۔

* * *

فتح مکہ

رمضان المبارک ۸ ہجری حضور نبی کریم ﷺ کی تاریخ نبوت کا نہایت ہی عظیم الشان عنوان اور سیرتِ مقدسہ کا سنہری باب جس کی آب وتاب سے ہر مومن کا قلب مسرتوں سے روشن ہو گیا اور حضور نبی کریم ﷺ جو کہ قریباً آٹھ برس پہلے انتہائی دکھ اور تکلیف کی حالت میں یارِ غار حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بے یار و مددگار رات کی تاریکی میں ہجرت فرما کر مدینہ منورہ آئے تھے اور آٹھ برس بعد اب اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کو ایک فاتح کی حیثیت سے دوبارہ آپ ﷺ کے آبائی شہر مکہ مکرمہ میں داخل فرما دیا تھا۔ مشرکین مکہ نے معاہدہ حدیبیہ کے بارے میں عہد شکنی کی اور مسلمانوں کے حلیف قبیلے بنی خزاعہ کے مقابلے میں بنی بکر کی مدد کی جس سے بنی خزاعہ کو بھاری جانی مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے سردارانِ قریش کے پاس ایک قاصد بھیجا جس نے ان کے سامنے تین شرائط پیش کیں۔

۱۔ بنی خزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا دیا جائے۔
۲۔ قریش بنی بکر کی حمایت سے دستبردار ہو جائے۔
۳۔ اگر پہلی دونوں شرائط منظور نہیں تو اعلان کر دیں کہ معاہدہ حدیبیہ ٹوٹ گیا ہے۔

سردارانِ قریش نے زعم میں آ کر اعلان کر دیا کہ ہم معاہدہ حدیبیہ کو توڑتے ہیں۔

ابوسفیان نے بہت کوشش کی کہ دیگر سردارانِ قریش اس قسم کی باتوں سے باز رہیں لیکن وہ اسی زعم میں تھے کہ ان کی طاقت بہت زیادہ ہے۔ ابوسفیان خود مدینہ منورہ پہنچا اور اپنی صاحبزادی اُم المومنین حضرت بی بی اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر قیام پذیر ہوا۔ ابوسفیان نے

حضور نبی کریم ﷺ کے بستر پر بیٹھنا چاہا تو اُم المومنین حضرت بی بی اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اس بستر پر بیٹھنے سے منع کر دیا اور فرمایا کہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کا بستر ہے۔ ابوسفیان کچھ دیر وہاں رکنے کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ابوسفیان کی بات کا کوئی جواب نہ دیا جس پر ابوسفیان وہاں سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن انہوں نے بھی ابوسفیان کو اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ ابوسفیان باری باری حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن انہوں نے بھی ابوسفیان کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

جب ابوسفیان ناکام ہو کر واپس لوٹ گیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جنگ کی تیاری کا حکم دیا اور اس مقصد کے لئے اپنے تمام حلیف قبائل کو بھی حکم نامے بھیج دیئے۔ کسی بھی صحابی نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ بات پوچھنے کی جرأت نہ کی کہ وہ کس سے جنگ کی تیاری کا حکم دے رہے ہیں یہاں تک کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بھی کسی صحابی حتیٰ کہ اپنے رازدان حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ وہ کس سے جنگ کرنا چاہتے ہیں؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، اپنی صاحبزادی اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہتھیار نکال رہی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی سے حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کر دیا۔

الغرض جنگ کی تمام تیاریاں خاموشی کے ساتھ ہوتی رہیں۔ ۱۰ رمضان المبارک ۸ ہجری کو حضور نبی کریم ﷺ اپنے دس ہزار جانثاروں کے ہمراہ مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔ جب لشکر اسلام مقام جحفہ پہنچا تو حضور نبی کریم ﷺ نے لشکر کو خیمہ زن ہونے کا حکم دیا۔ مقام جحفہ پر حضور نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ جو کہ مکہ مکرمہ میں قیام پذیر تھے اپنے اہل و عیال کے ہمراہ حاضر ہوئے اور حضور نبی کریم ﷺ کے لشکر میں شامل ہوئے۔

سردارانِ قریش کو جب حضور نبی کریم ﷺ کی آمد کی اطلاع ملی تو انہوں نے تحقیق کے لئے ابوسفیان کو بھیجا اور جب ابوسفیان نے لشکرِ اسلامی کا جائزہ لیا تو وہ اتنا عظیم و الشان لشکر دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس نے واپس جا کر سردارانِ قریش کو کہا کہ ابھی بھی وقت ہے کہ وہ جا کر حضور نبی کریم ﷺ سے معافی مانگ لیں تاکہ صلح ہو جائے اور خطرہ ٹل جائے۔

الغرض لشکرِ اسلام فاتحانہ انداز میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اعلان فرمایا کہ جو شخص حرم کعبہ میں پناہ لے گا اس کے لئے امان ہے، جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے گا اس کے لئے بھی امان ہے اور جو شخص ابوسفیان کے گھر داخل ہو جائے گا اس کے لئے بھی امان ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ جس وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ اپنی اونٹنی قصویٰ پر سوار تھے۔ قصویٰ وہی اونٹنی تھی جو ہجرت کے وقت حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے خرید فرمائی تھی اور اسی اونٹنی پر بیٹھ کر آپ ﷺ نے غزوات میں شرکت فرمائی اور آج دین اسلام کی سب سے بڑی فتح مکہ مکرمہ کے وقت بھی آپ ﷺ اسی اونٹنی پر سوار تھے۔ آپ ﷺ کے دائیں جانب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور پیچھے دس ہزار مجاہدین کا ایک لشکرِ عظیم تھا۔

فتح مکہ کے بعد قریباً تمام عرب کے لوگ حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے۔ فتح مکہ اصل میں دینِ حق کی فتح تھی۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے والد بزرگوار حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو لے کر حاضرِ خدمت ہوئے جو کہ اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے اور نابینا تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جب حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم مجھے کہہ دیتے میں خود ان کے پاس چلا جاتا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو کلمہ پڑھایا اور وہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے اپنے والد کے اسلام قبول کرنے کی اتنی خوشی نہیں جتنی خوشی مجھے آپ ﷺ کے چچا ابوطالب

کے اسلام قبول کرنے پر ہوتی تا کہ آپ ﷺ کی آنکھیں ان کو مسلمان دیکھ کر ٹھنڈی ہوتیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم نے درست کہا۔

فتح مکہ کے روز حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک اور اعزاز حاصل ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ کی چار نسلوں کو صحابی رسول ﷺ ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

ابوداؤد کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قیام مکہ مکرمہ میں سترہ روز تک رہا۔ ترمذی شریف کی روایت میں حضور نبی کریم ﷺ کا قیام اٹھارہ روز رہا جبکہ بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں انیس دن کا ذکر ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ کا نظم ونسق حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کے سپرد فرماتے ہوئے انہیں مکہ مکرمہ کا گورنر نامزد کیا۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم ﷺ نے نومسلموں کی تربیت کے لئے مقرر فرمایا کہ وہ نومسلموں کو احکامِ دین سکھائیں۔

فتح مکہ کی تاریخ میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام مسلم کی روایت کے مطابق ۱۶ رمضان المبارک ہے، امام احمد کی روایت کے مطابق ۱۸ رمضان المبارک ہے۔ محمد بن اسحاق کی روایت کے مطابق ۲۰ رمضان المبارک ہے اور بعض روایات کے مطابق ۱۷ رمضان المبارک ہے۔

◆ ◆ ◆

امیر حج

۹ ہجری میں غزوہ تبوک سے واپسی پر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا اور آپ رضی اللہ عنہ تین سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قافلہ لے کر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ حج کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ اس سے پہلے بھی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کئی اہم ذمہ داریاں سونپتے رہے تھے اور اب آپ رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا تھا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے امیر حج کے تمام فرائض ادا کئے اور اپنے ساتھیوں کے کھانے پینے اور سونے کا برابر انتظام کرتے رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو اس طریقے سے منظم کیا کہ دشمنانِ اسلام یہی سمجھتے رہے کہ مسلمان تعداد میں زیادہ ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم مقامِ عرج پر پہنچے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں فجر کی نماز کے لئے پکارا۔ اس دوران ہم نے اونٹنی کے بلبلانے کی آواز سنی۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سے فرمانے لگے کہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کی اونٹنی کی آواز ہے اور ہوسکتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ خود ہوں۔ اگر حضور نبی کریم ﷺ خود ہوں تو ہم ان کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے۔ اس دوران حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آئے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے علی (رضی اللہ عنہ)! کیسے آنا ہوا؟ کیا قاصد بن کر آئے ہو یا قائد بن کر؟ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں قائد نہیں قاصد بن کر آیا ہوں اور حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے سورۂ توبہ دے کر بھیجا ہے کہ میں یہ حج کے دن لوگوں کو سناؤں۔ چنانچہ جب ہم مکہ مکرمہ

پہنچے اور بیت اللہ شریف کا طواف کر کے فارغ ہوئے تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں مناسک حج کی تعلیم دی۔ اس کے بعد حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سورۂ توبہ کی تلاوت فرمائی اور اعلان کیا کہ اب کوئی بھی مشرک خانہ کعبہ میں داخل نہ ہوگا' کوئی شخص برہنہ خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے گا۔ پھر جب عرفہ کے دن حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حج کا خطبہ دیا تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سورۂ توبہ کی ایک مرتبہ پھر تلاوت فرمائی۔ پھر جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قربانی کا حکم دیا تو قربانی کے بعد حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے پھر سورۂ توبہ کی تلاوت کی اور پھر جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سعی کا طریقہ بتایا اور سعی کرنے کا حکم دیا تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سعی کے بعد پھر سورۂ توبہ کی تلاوت فرمائی۔ یوں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق چار مرتبہ سورۂ توبہ کی تلاوت فرمائی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا اور یوں آپ رضی اللہ عنہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اجتماعی طور پر مسلمانوں کو پہلا حج کروایا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا' حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو نقیب اسلام مقرر فرمایا اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو معلم بنایا اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف سے قربانی کے لئے بیس اونٹ بھی دیئے۔

* * *

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بحیثیت امام

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنوعمرو بن عوف کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کو جب علم ہوا تو آپ ﷺ نمازِ ظہر کے بعد ان کے درمیان صلح کروانے تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے جاتے ہوئے حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ بلال (رضی اللہ عنہ)! اگر مجھے دیر ہو جائے اور عصر کا وقت ہو جائے تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے کہنا کہ وہ نمازِ عصر میں لوگوں کی امامت کریں۔ چنانچہ نمازِ عصر کا وقت ہو گیا اور حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لئے اقامت کہی اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اس دوران حضور نبی کریم ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ حضور نبی کریم ﷺ صفوں کو پھلانگتے ہوئے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے آ کھڑے ہوئے۔ اس دوران دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو متوجہ کرنے کے لئے سیٹیاں بجائیں کیونکہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تو پھر کسی جانب متوجہ نہ ہوتے تھے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ لوگ سیٹیاں بجانے سے رُک نہیں رہے تو انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضور نبی کریم ﷺ کو کھڑا دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے لئے جگہ چھوڑنی چاہی تو حضور نبی کریم ﷺ نے اشارہ سے فرمایا کہ امامت کرتے رہو۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اللہ عزوجل کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر پیچھے ہٹ گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ آگے بڑھے اور امامت فرمائی۔ نماز پڑھانے کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم نے امامت کیوں نہ کروائی؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ابوقحافہ کے بیٹے کا اتنا مقام کیا کہ وہ آپ ﷺ کا امام بنے۔ اس موقع پر حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ وہ اگر نماز میں کوئی ایسا فعل دیکھیں تو بجائے سیٹیاں بجانے کے سبحان اللہ کہیں۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نماز کی امامت کے لئے کہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ بہت جلد مغموم ہو جاتے ہیں اور جب وہ امامت کے لئے کھڑے ہوں گے تو لوگ ان کی آواز نہ سن سکیں گے اس لئے آپ ﷺ، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نماز میں امامت کے لئے کہہ دیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہی نماز میں امامت کرے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت کا حکم دیا اور جس وقت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت کے لئے اٹھے تو حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے حجرۂ مبارک کا پردہ ہٹایا اور ہاتھ کے اشارے سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امامت کے لئے اشارہ کیا۔

صحیح بخاری میں منقول ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو کچھ افاقہ ہوا تو آپ ﷺ ظہر کی نماز کے وقت غسل فرما کر حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مسجد نبوی ﷺ میں آئے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس وقت امامت فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارہ سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا اور خود حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز ادا کی۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے نماز کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مختلف نصیحتیں ارشاد فرمائیں۔

* * *

حضور نبی کریم ﷺ کا وصال

اور کیفیت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۲۸ صفر المظفر کو حضور نبی کریم ﷺ جنت البقیع تشریف لے گئے۔ جنت البقیع سے واپسی پر حضور نبی کریم ﷺ کی طبیعت ناساز ہو گئی اور آپ ﷺ نے تمام ازواجِ مطہرات سے اجازت لے کر اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر قیام فرمالیا۔ اس دوران آپ ﷺ باوجود طبیعت ناسازی کے باقاعدگی سے نماز کے وقت امامت فرماتے رہے۔ جب طبیعت کچھ زیادہ ہی ناساز ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ امامت فرمائیں۔

ایک روز ظہر کے وقت حضور نبی کریم ﷺ کی طبیعت قدرے بہتر ہوئی تو آپ ﷺ نے غسل کیا اور حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مسجد نبوی ﷺ میں تشریف لائے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس وقت نمازِ ظہر کی امامت فرمارہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کے قدموں کی آہٹ سنی تو آپ رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اشارہ سے روکا اور نماز جاری رکھنے کا اشارہ کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز ادا کی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: میرے بعد میری قبر کو یہودیوں اور نصرانیوں کی طرح سجدہ گاہ مت بنالینا اور میں تم کو انصار کے حق میں وصیت کرتا ہوں یہ لوگ میرے جسم کے پیرہن ہیں اور میرا زادِ راہ رہے ہیں

انہوں نے واجبات پورے کر دیئے اب ان کے حقوق باقی رہ گئے ہیں۔ ان میں سے اچھا کام کرنے والوں کی قدر کرنا اور لغزش کرنے والوں سے درگزر نہ کرنا۔ پھر فرمایا: ایک بندہ ایسا بھی ہے جس کے سامنے دنیا کو پیش کیا گیا مگر اس نے آخرت کو اختیار کیا۔

حضور نبی کریم ﷺ کی بات سن کر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ سمجھ گئے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا اشارہ میری جانب ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ، میری جان اور میرا مال و متاع آپ ﷺ پر قربان ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تسلی رکھو۔ پھر فرمایا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے دروازے کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام گھروں کے دروازے بند کر دو کیونکہ میں ایسا کوئی آدمی نہیں جانتا جو دوستی میں میرے نزدیک ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے افضل ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! پوچھو؟ عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وصال کا وقت قریب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وصال قریب ہے اور بہت ہی قریب آ گیا ہے۔ عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ آپ ﷺ کو مبارک، کاش ہم اپنے انجام کے بارے میں جانتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سدرۃ المنتہیٰ کی طرف، پھر جنت الماویٰ کی طرف، فردوسِ اعلیٰ کی طرف، شرابِ طہور سے بھرے ہوئے پیالے اور رفیق اعلیٰ کی طرف مبارک زندگی کی طرف۔ عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو غسل کون دے گا؟ فرمایا: میرے قریبی، پھر ان کے قریبی۔ عرض کیا: آپ ﷺ کا کفن کس کا دیا جائے؟ فرمایا: میرے ان کپڑوں میں اور یمنی لباس اور مصر کی سفید چادر میں۔ عرض کیا: آپ ﷺ کی نمازِ جنازہ کیسے پڑھیں؟ چنانچہ ہم رو دیئے اور آپ ﷺ بھی رو دیئے۔ پھر فرمایا: ٹھہرو، اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے اور تمہیں اپنے نبی سے بہتر جزا دے، جب تم مجھے غسل دو اور کفن دے دو تو پھر مجھے اس گھر میں میری قبر کے کنارے پر چارپائی رکھ دینا پھر مجھے تنہا چھوڑ کر باہر نکل جانا۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ مجھ پر صلوٰۃ و سلام پڑھے گا

جو تم پر رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے بعد فرشتے تمہارے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ پھر فرشتوں کو مجھ پر درود کی اجازت دی جائے گی اور سب سے پہلے اللہ کی مخلوق میں سے جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئیں گے وہ مجھ پر درود پڑھیں گے۔ پھر میکائیل علیہ السلام، پھر اسرافیل علیہ السلام اور پھر ایک جماعت کثیر کے ساتھ عزرائیل علیہ السلام درود پڑھیں گے۔ پھر تمام فرشتے آئیں گے اور اس کے بعد تم گروہ در گروہ داخل ہونا اور گروہوں کی صورت میں مجھ پر درود و سلام پڑھنا۔ چیخ و پکار اور رونے دھونے کے باعث مجھے تکلیف نہ دینا۔ سب سے پہلے تم میں سے امام ہی آغاز کرے۔ میرے اہل بیت قریب قریب شروع کریں۔ پھر عورتوں کا گروہ، پھر بچوں کا گروہ آئے، مجھ پر درود پڑھتا ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کو قبر اطہر میں کون اُتارے گا؟ ارشاد فرمایا: میرے سب سے قریبی گھر والے، پھر ان سے قریبی اور فرشتوں کی ایک بہت بڑی جماعت ان کے ساتھ ہوگی، تم انہیں نہیں دیکھ سکو گے لیکن وہ تمہیں دیکھیں گے۔ اب کھڑے ہو جاؤ اور میرے بعد آنے والوں تک اسے پہنچا دو۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو لوگ ہجوم کر آئے اور رونے کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ فرشتوں نے نبی کریم ﷺ کو آپ ﷺ کے کپڑوں میں لپیٹ دیا۔ نبی کریم ﷺ کے وصال مبارک کے متعلق لوگوں میں اختلاف ہو گیا۔ بعض نے آپ ﷺ کی موت کو جھٹلا دیا، بعض گونگے ہو گئے اور طویل مدت کے بعد بولنا شروع کیا۔ بعض لوگوں کی حالت خلط ملط ہو گئی اور بے معنی باتیں کرنے لگے، بعض باختہ ہو گئے اور بعض غم سے نڈھال ہو گئے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے آپ ﷺ کی موت کا انکار کر دیا تھا، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ غم سے نڈھال ہو کر بیٹھنے والوں میں تھے اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جو گونگے ہو کر رہ گئے تھے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار میان سے نکال لی اور اعلان کر دیا کہ

اگر کسی نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے تو میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح چالیس دن کے لئے اپنی قوم سے پوشیدہ ہو گئے ہیں اور چالیس دن بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آ جائیں گے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب وصال کی اطلاع ملی تو اس وقت آپ رضی اللہ عنہ بنی حارث بن خزرج کے ہاں تھے فوراً آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا، پھر جھک کر بوسہ دیا اور فرمایا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ موت کا مزہ نہیں چکھائے گا۔ اللہ کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے۔ پھر لوگوں کے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو یاد رکھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وصال پا گئے ہیں اور جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو (یاد رکھے کہ) وہ زندہ اور کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے بھی کئی رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ وصال فرما جائیں یا شہید ہو جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی تو معلوم ہوتا تھا کہ ہم میں سے کوئی پہلے اس آیت کو جانتا نہ تھا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے منہ سے یہ آیت سنی تو مجھے یقین ہوا کہ واقعی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے۔

روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خبر ملی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک میں حاضر ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے لگے آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور ایسے ہچکیاں بھر رہے تھے جیسے کہ گھڑا چھلک رہا ہو مگر اس حالت میں بھی وہ قول و فعل میں مضبوط اور استقلال دکھا رہے تھے۔ پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کا چہرہ کھولا' آپ ﷺ کی پیشانی اور رخساروں کو بوسہ دیا اور آپ ﷺ کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور بے ساختہ رونے لگے اور کہہ رہے تھے: میرے ماں باپ میرے بیوی بچے اور میری جان آپ ﷺ پر فدا ہوں' آپ ﷺ زندگی اور وصال ہر حال میں راضی رہے۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد وحی کا سلسلہ بند ہو گیا ہے جو آپ ﷺ سے پہلے کے انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کی وصال پر ختم نہیں ہوا تھا۔ آپ ﷺ اوصاف عظیم کے مالک ہیں' گریہ سے بالاتر ہیں' آپ ﷺ کو وہ خصوصیات حاصل ہیں یہاں تک کہ اب آپ ﷺ پرسکون اور محفوظ ہو چکے ہیں اور ہم آپ ﷺ کے بارے میں برابر ہو گئے اگر وصال آپ ﷺ کو پسند نہ ہوتا تو ہم آپ ﷺ کے غم کے لئے سب لوگ اپنی جانیں پیش کر دیتے اور اگر آپ ﷺ نے رونے سے منع نہ کیا ہوتا تو ہم آپ ﷺ پر پانی کے چشمے چلا دیتے اور جس کی ہم سکت نہیں رکھتے یعنی غم اور آپ ﷺ کی یاد تو ہمیشہ تازہ رہے گی۔ اے اللہ تعالیٰ! ہماری یہ بات آپ ﷺ تک پہنچا دے۔ یا رسول اللہ ﷺ! اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت فرمایئے گا۔ اے اللہ! اپنے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں ہمارا پیغام پہنچا دے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے وقت تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شدت غم سے نڈھال تھے مگر اس موقع پر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جس بلند ہمتی کا مظاہرہ کیا اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے اللہ عزوجل کا فرمان سنایا وہ اس بات کی قوی دلیل تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ سے زیادہ عالم' بلند ہمت اور مضبوط دل شخص اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کوئی نہ تھا اور آپ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کی سلامتی بن کر آئے۔

* * *

خلیفہ اول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

جانثار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ‘امام الصدیقین‘ افضل البشر بعد از انبیاء علیہم السلام حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بلاشبہ سب سے بلند ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دین اسلام کی سربلندی کی خاطر بے شمار قربانیاں دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدان ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہی آپ رضی اللہ عنہ کو امامت کا حکم دیا تھا اور بوقت وصال یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر میں اللہ عزوجل کے سوا کسی کو دوست رکھتا تو وہ یقیناً ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہی ہوتا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب جانشینی کا مسئلہ پیدا ہوا تا کہ اُمت کو متحد رکھا جا سکے تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ کے دست حق پر بیعت کر لیا اور آپ رضی اللہ عنہ پہلے خلیفہ منتخب ہوئے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دست حق پر بیعت سب سے پہلے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کی اور بیعت کرتے ہوئے فرمایا: بلاشبہ آپ رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے بہتر ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہیں اس لئے ہمیں آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت میں کسی بھی قسم کا کوئی اعتراض نہیں۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جس وقت خلافت کا منصب سنبھالا اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک اکسٹھ برس تھی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بنوہاشم کی ایک چھوٹی سی جماعت کے علاوہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ کے دست حق پر بیعت کر لی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ تسلیم کر لیا تھا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منصب خلافت پر بیٹھتے ہوئے مجمع عام سے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

''اے لوگو! میں تمہارے کاموں پر تمہارا نگران بنایا گیا ہوں' میں تم میں سے ہوں اور تم سے کسی طرح بہتر نہیں ہوں' جب میں کوئی اچھا کام کروں تو تم میری مدد کرنا اور اگر تم مجھ میں کوئی کوتاہی دیکھو تو تم مجھے راہِ راست پر آنے کی نصیحت کرنا' یاد رکھو راست بازی امانت ہے اور تم میں سے ہر کمزور میرے نزدیک طاقتور ہے جب تک میں اسے حق نہ دلوادوں اور ہر قوی میرے نزدیک کمزور ہے جب تک میں اس سے حق نہ لے لوں' جو لوگ جہاد فی سبیل اللہ چھوڑ دیتے ہیں اللہ ان کو ذلیل کر دیتا ہے' جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے اللہ عزوجل اس قوم کو غرق کر دیتا ہے' میں جس کام میں اللہ عزوجل اور حضور نبی کریم ﷺ کی نافرمانی کروں تم میری اطاعت سے انکار کر دو۔''

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بیعت کے متعلق روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت میں اس لئے تاخیر فرمائی کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے قسم کھا رکھی تھی کہ جب تک وہ قرآن پاک جمع نہیں کر لیتے اس وقت تک نماز کے سوا کبھی اپنی چادر نہ اوڑھیں گے۔ جس وقت حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیعت کے لئے حاضر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بھی ذکر کیا جو کلام حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس بات کا بھی برملا اقرار کیا کہ شروع میں ہم سمجھتے تھے کہ خلافت بنو ہاشم کا حق ہے کیونکہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے قرابت دار ہونے کی وجہ سے اسے اپنا حق سمجھتے تھے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا کلام سنا تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی قسم! میں حضور نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب کو اپنے عزیز و اقارب سے بہتر جانتا ہوں۔ اس کلام کے بعد

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے درمیان غلط فہمی دور ہوگئی اور دونوں کے دل ایک دوسرے کے معاملے میں صاف ہو گئے۔

حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی جانب سے بیعت کی تاخیر کو کئی لوگوں نے غلط رنگ دینے کی کوشش کی اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی ان کی جانب سے غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی کوشش کی لیکن حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی بردباری اور تدبر کے ساتھ اس تمام معاملے کو خوش اسلوبی سے طے کیا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو منصب خلافت پر بیٹھتے ہی سب سے پہلے ان قبائل کے ساتھ مقابلہ کرنا پڑا جنہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب سے مشورہ دیا گیا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ جنہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر دے رومیوں کے خلاف مہم جوئی کے لئے بھیجا تھا انہیں واپس بلا لیں مگر آپ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے خلاف نہیں کر سکتا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو کچھ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اعتراض کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ میں نے خلافت تم سے اس لئے لی ہے کہ مجھے اس میں رغبت ہے یا مجھے تم پر کچھ فوقیت حاصل ہے تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے خلافت کو خلافت کی طرف رغبت کرتے ہوئے یا تم پر یا کسی مسلمان پر ترجیح حاصل کرنے کے لئے نہیں لی اور نہ مجھے کبھی بھی رات اور دن میں اس کا لالچ پیدا ہوا اور نہ ہی میں نے چھپ کر اور نہ ہی اعلانیہ اللہ تعالیٰ سے اس کا سوال کیا اور بے شک میں نے ایک ایسی بڑی بات کا قلادہ اپنی گردن میں ڈال لیا جس کی مجھ میں طاقت نہیں ہاں اگر اللہ عزوجل نے میری مدد فرمائے۔ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ یہ کسی اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہو جائے اس شرط پر کہ وہ اس سے انصاف کرے۔ پس میں یہ خلافت تم پر واپس کرتا ہوں اور آج سے

میں بھی تمہاری طرح ایک عام شخص ہوں۔

حضرت ابوالحجاف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی اس تقریر کے بعد اپنے گھر کا دروازہ بند کرلیا۔ آپ رضی اللہ عنہ تین دن تک مسلسل اپنے گھر سے نکلتے اور یہ کہہ کر واپس چلے جاتے کہ میں نے تمہاری بیعت کو واپس کیا۔ اس دوران حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوجاتے اور فرماتے: بے شک اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو ہمیشہ مقدم رکھا ہے ہم بھی آپ رضی اللہ عنہ کو مقدم رکھتے ہیں۔ پس کون ہے ایسا جو آپ رضی اللہ عنہ کو اس منصب سے ہٹائے۔

حضرت زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ اپنے آباؤ اجداد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب منبر پر کھڑے ہو تقریر کی اور خلافت کو واپس کیا تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا: اللہ کی قسم! ہم اس بیعت کو ہرگز واپس نہ کریں گے جبکہ ہم جانتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو ہم میں سے ہر ایک پر مقدم رکھا ہے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلافت کا آغاز نہایت ہی مخدوش حالات میں کیا کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد کئی فتنے نمودار ہوگئے لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی ذہانت اور بصیرت کی بدولت ان تمام معاملات کو بخوبی نبھایا اور صحیح طور پر حضور نبی کریم ﷺ کے جانشین ہونے کا حق ادا کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی انہی خدمات کی بدولت آپ رضی اللہ عنہ کو دین اسلام کو نئی زندگی بخشنے والا قرار دیا گیا۔

* * *

منکرین زکوٰۃ اور نبوت کے جھوٹے دعویداروں کا انجام

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جس وقت منصب خلافت پر سرفراز ہوئے اس وقت سب سے پہلے جو مسئلہ آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے لئے کھڑا ہوا وہ منکرین زکوٰۃ تھے۔ وہ قبائل جو زکوٰۃ کے منکر ہوئے وہ بدستور توحید اور رسالت کا اقرار تو کرتے تھے مگر زکوٰۃ کی ادائیگی میں پس و پشت سے کام لیتے تھے۔ زکوٰۃ چونکہ دین اسلام کا ایک فرض رکن ہے اس لئے آپ رضی اللہ عنہ نے ان منکرین زکوٰۃ کے خلاف ایک لشکر ترتیب دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ کو سمجھانے کی کوشش کی کہ ہمیں اس وقت منکرین زکوٰۃ کے ساتھ نرمی کا سلوک کرنا چاہئے تا کہ وہ دین اسلام سے متنفر نہ ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

> ”اللہ کی قسم! جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بکری کا ایک بچہ بھی زکوٰۃ میں دیتا تھا اور اب اس کے دینے سے انکاری ہے میں اس کے خلاف جہاد کروں گا۔“

آپ رضی اللہ عنہ کی اس ایمان افروز تقریر کو سن کر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ کے اس فیصلے کو سراہا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منکرین زکوٰۃ کی سرکوبی کے لئے لشکر بھیجا جس نے ان کو تابع کیا اور دوبارہ سے زکوٰۃ کا نظام نافذ کیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہی فرما دیا تھا کہ میں آخری نبی ہوں اور

میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ نے حالت مرض میں ہی یہ پیشین گوئی کردی تھی کہ میرے بعد جھوٹے نبی پیدا ہوں گے جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو ما کذاب جس نے نبی کریم ﷺ کے ہوتے ہوئے ہی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا اور اس کی باتوں پر بنو حنیفہ کے لوگ ایمان لے آئے تھے‘ آپ رضی اللہ عنہ نے اس نبوت کے جھوٹے دعویدار کی سرکوبی کے لئے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی مدد کے لئے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا لیکن حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے آنے سے پہلے ہی حملہ کر دیا اور انہیں بچپن کی فوج سے نقصان اٹھانا پڑا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو انہوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ما کذاب کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا جنہوں نے نبوت کے اس جھوٹے دعویدار کو قلع قمع کیا اور اسے جہنم واصل کیا۔ اکذاب کی موت کے بعد اس کے سپاہیوں کی کمر ٹوٹ گئی اور انہوں نے شکست تسلیم کر لی اور یوں یہ باطل فتنہ نبوت خاک میں مل گیا۔

حضور نبی کریم ﷺ کی زندگی میں ایک اور نبوت کے جھوٹے دعویدار ابن صیاد نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ ابن صیاد جادو میں مہارت رکھتا تھا جس کی وجہ سے وہ سادہ لوح لوگوں کو بے وقوف بناتا اور انہیں اپنی نبوت کی دلیل دیتا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جب ابن صیاد کے ساتھ مکالمہ کیا تو نبوت کا یہ جھوٹے دعویدار بھاگ گیا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبوت کے اس جھوٹے دعویدار کا قلع قمع کر کے اس فتنہ کو خاک میں ملا دیا۔

اسود عنسی کا شمار بھی نبوت کے جھوٹے دعویداروں میں ہوتا ہے۔ اس نے بھی حضور نبی کریم ﷺ کی زندگی میں ہی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ اسود عنسی کا تعلق یمن سے تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں ہی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اس فتنہ کا قلع قمع کرنے کے لئے روانہ کیا تھا۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اسود عنسی کو جہنم واصل کیا تو اس وقت حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہو چکا تھا۔ چنانچہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو

خلیفہ بننے کے بعد جو پہلی خوشخبری ملی تھی وہ اس نبوت کے جھوٹے دعویدار کے خاتمے کی تھی۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب خلافت سنبھالی تو بنی تمیم کی ایک خوبرو حسینہ سجاع بنت حارث تمیمیہ نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا۔ یہ عورت مذہباً عیسائی تھی اور بہت ہی اچھی شعلہ بیان تھی اور اپنی اسی فصاحت کی بدولت اس نے بہت سے لوگوں کو اپنی طرف مائل کر لیا تھا۔ سجاع نے لی کذاب سے شادی کی اور جب حر کذاب کا انجام نہایت ہی عبرت ناک ہوا تو اس کے پیروکاروں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا جس کے بعد یہ کاذب عورت میدانِ جنگ سے بھاگ گئی اور گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ کچھ روایات میں موجود ہے کہ اس کاذب عورت نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں بصرہ آ کر توبہ کر لی تھی اور دین اسلام قبول کر لیا تھا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ابتدائی مہینوں میں سلطنت اسلامی کو مستحکم کرنے کی طرف اپنی ساری توجہ مرکوز رکھی اور تمام چھوٹے بڑے فتنوں، منکروں اور مرتدوں کا خاتمہ کیا اور جتنی بھی بغاوتیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد شروع ہوئی تھیں سب کا قلع قمع کیا۔ یہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کوششوں کا ہی نتیجہ تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے مختصر دورِ خلافت میں اُمت مسلمہ کو لاحق تمام بڑے فتنوں اور خطروں کا خاتمہ ہوا اور اسلام کے خلاف سازشوں کا جو جال بچھایا جا رہا تھا وہ ٹوٹ گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ ثابت کر دیا کہ مسلمان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین پر کس قدر پختہ اور صادق یقین رکھتے ہیں اور ختم نبوت کی خاطر کسی بھی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کر سکتے۔

* * *

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فتوحات

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا سربراہ بنا کر ملک شام کی جانب روانہ کیا تھا۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ لشکر ابھی ملک شام نہ پہنچا تھا کہ حضور نبی کریم ﷺ وصال فرما گئے اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے مشورہ دیا کہ وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو شام کی مہم سے واپس بلا لیں مگر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ جو لشکر حضور نبی کریم ﷺ کا تیار کردہ ہے میں اس کو واپس نہیں بلا سکتا۔ چنانچہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کی پہلی فتح ملک شام کی ہوئی اور چالیس دن بعد حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بحیثیت فاتح مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی حفاظت کے لئے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا۔ اس کے علاوہ آپ رضی اللہ عنہ نے تمام مسلمانوں کو حکم دیا کہ کسی بھی نازک صورتحال کے وقت تمام مسلمان مسجد نبوی ﷺ میں جمع ہوں تاکہ متوقع خطرے کا ازالہ کیا جا سکے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر ملک ایران روانہ کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات میں ہی ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کو دعوتِ اسلام دی اور اس نے آپ ﷺ کے مکتوب کو پھاڑ دیا تھا اور پھر کچھ عرصہ بعد اپنے بیٹے کے ہاتھوں مارا گیا تھا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں عراق کا علاقہ بھی ایرانیوں کے زیر

اثر تھا۔ عراق کے ایک عیسائی قبیلے کے سردار مثنیٰ نے اپنے تمام قبیلے کے ہمراہ اسلام قبول کرلیا اور اس نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ وہ اسے ایران پر حملہ کرنے کی اجازت دیں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مثنیٰ کو اجازت دے دی اور وہ اپنا لشکر لے کر ایران پر چڑھ گیا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی مدد کے لئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا اور یوں ان دونوں لشکروں نے مل کر کئی علاقوں کو اپنے تابعدار کرلیا۔ پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عراق کے ایرانی نژاد گورنر ہرمز کو خط لکھا جس میں اسے دعوت اسلام دی گئی اور اگر وہ اسلام قبول نہیں کرتا تو جزیہ ادا کرے اور اگر جزیہ بھی ادا نہیں کرے گا تو جنگ کے لئے تیار ہو جائے۔ ہرمز نے وہ خط شہنشاہ ایران اردشیر کو بھیج دیا اور خود حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مقابلے کے لئے نکل آیا۔

لشکر اسلام کی یہ جنگ دجلہ کے مقام پر ہوئی اور ایرانیوں کے ساتھ کئی عیسائی قبائل بھی ا آہو گئے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کے ہمراہ نہایت جرأت اور بہادری کا مظاہرہ کیا اور اپنے سے کئی گنا بڑے لشکر کو شکست فاش کیا۔ ایرانیوں نے اپنی شکست تسلیم کرلی اور ایک لاکھ نوے ہزار درہم ادا کر کے صلح کا معاہدہ کرلیا۔

ایران کی مہم کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ملک شام میں موجود رومیوں کی سرکوبی کے لئے بھیجا جو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی مہم کے بعد بظاہر تو مطیع ہو گئے مگر پھر بھی سازشوں میں مصروف تھے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک بہترین سپہ سالار کی طرح رومیوں کے خلاف مہم میں لشکر اسلام کو کئی حصوں میں تقسیم فرمایا اور ہر دستے کا ایک بہترین سپہ سالار تعینات کیا۔ اس دوران حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کے ہمراہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم پر بصرہ پر چڑھائی کردی اور ان سے جزیہ ادا کرنے کی شرط پر صلح کر لی۔ اس دوران لشکر اسلام کا ایک اور دستہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی قیادت میں فلسطین کی طرف روانہ ہوا اور وہاں رومیوں سے اجنادین کے مقام پر مقابلہ ہوا۔ اس دوران حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی پہنچ

گئے اور یوں گھمسان کی لڑائی کے بعد لشکر اسلام کو فتح ہوئی۔ دمشق میں لشکر اسلام حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں برسرپیکار تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اپنے لشکر کو لے کر حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی مدد کو پہنچ گئے اور دمشق کا محاصرہ کر لیا۔ اس دوران حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے اور دمشق کی فتح حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔

حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے مختصر دورِ خلافت میں بہت سے کارنامے انجام دیئے۔ مرتدین کا قلع قمع کرنا، منکرین زکوٰۃ سے زکوٰۃ کی وصولی، نبوت کے جھوٹے دعویداروں کا خاتمہ اور ایران، عراق، ملک شام جیسے بڑے ملکوں سے جزیہ وصول کیا اور وہاں موجود کئی قبائل دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمام غزوات میں حصہ لیا تھا اس لئے انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین جنگی حکمت عملی کا اندازہ تھا اور یہی وجہ تھی کہ جب آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی سربراہی میں لشکر اسلام کو مختلف مہمات پر بھیجا تو وہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم والی جنگی حکمت عملی بنائی اور یہی وجہ تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ کے اس مختصر دورِ خلافت میں مسلمانوں کو بے شمار فتوحات نصیب ہوئیں۔ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جنگ حکمت عملی کا ایک اور بڑا ثبوت آپ رضی اللہ عنہ کا لشکر اسلام کو مختلف حصوں میں تقسیم کرنا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لشکر اسلام کا سربراہ اعلیٰ مقرر فرمایا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ براہِ راست آپ رضی اللہ عنہ کے احکامات کے پابند تھے۔

حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جنگی حکمت عملی کا ایک اور بہترین ثبوت یہ تھا کہ دورانِ جنگ فوج کو مسلسل کمک پہنچانے کا نظام تا کہ لشکر اسلام کسی بھی موقع پر اپنے سے کئی گنا بڑے دشمن سے پسپا نہ ہونے پائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کو ہدایات کی تھیں کہ فتح کے بعد وہ لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آئیں اور انہیں اسلامی تعلیمات سے آگاہ کریں، بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہ کریں، پھل دار درختوں کو تباہ نہ کریں، عبادت

گاہوں کو ختم نہ کریں اور عبادت گاہوں میں بیٹھنے والوں کو تنگ نہ کریں' مذہبی رہنماؤں سے حسن اخلاق سے پیش آئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی اسی بردباری کی وجہ سے بے شمار قبائل دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

حربی اعتبار سے ایک اور اہم حکمت عملی جس پر حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مربوط انداز میں عمل ہوتا رہا اور اسلامی فوج کے تمام لشکروں کا ایک دوسرے سے رابطہ رہتا تھا اور ہر لشکر براہِ راست حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے احکامات کا تابع تھا۔ ہر لشکر کے سپہ سالار کو اس بات کی اجازت تھی کہ وہ کسی بھی مہم میں مشکل کے وقت دوسرے لشکر کو اپنی مدد کے لئے بلا سکتا تھا اور دوسرے لشکر پر بھی یہ واجب تھا کہ وہ اس ضرورت مند اسلامی لشکر کو فوراً پہنچے۔

حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں طلیحہ اسدی جو کہ قبیلہ بن اسد کی ایک شاخ تھی نے مدینہ منورہ پر حملہ کر دیا۔ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر اسلام کی حوصلہ افزائی کی اور پھر رات کے آخری پہر میں اپنے لشکر کے ہمراہ طلیحہ اسدی کے لشکر پر شب خون مارا۔ گھمسان کا رن پڑا لیکن طلیحہ اسدی کا لشکر چونکہ نیند اور غنودگی کے زیر اثر تھا اس لئے اس کا جانی اور مالی نقصان بے تحاشا ہوا اور وہ مدینہ منورہ کا محاصرہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ مسلمانوں کو اس شب خون سے بے شمار مالِ غنیمت ہاتھ آیا۔

حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں بے شمار جنگی معرکوں میں خود بھی حصہ لیا اور کئی دفاعی اور حفاظتی سرگرمیوں میں بھی بھرپور طریقے سے شامل رہے۔ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی حفاظتی دستے کی قیادت کا بھی شرف حاصل رہا ہے۔

ذمیوں کے حقوق:

حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں ذمیوں اور محکوم اقوام کے ساتھ بالخصوص انسانی اور مذہبی رواداری کے عملی ثبوت فراہم کئے اور غیر مسلم اقوام کو

معاشرے میں رواداری کے ساتھ ایک منفرد مقام دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب مسیلمی فرقہ پر قابو پالیا تو اس کے بعد ان کا ایک وفد بات چیت کے لئے مدینہ منورہ آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی حوصلہ افزائی کی اور ان کی بات کو اطمینان سے سنا۔ ذمیوں اور محکوم اقوام سے متعلق حضور نبی کریم ﷺ کے فرمودات موجود تھے آپ رضی اللہ عنہ نے ان پر عمل کرتے ہوئے ان کے حقوق بحال کئے۔ حیرہ کے عیسائیوں سے معاہدہ کرتے ہوئے حکم دیا کہ ان لوگوں کی خانقاہیں اور گرجے محفوظ رہیں گے اور ان کے ایسے قلعوں کو بھی نہیں گرایا جائے گا جنہیں یہ بوقت ضرورت دشمن کے مقابلے میں استعمال کرتے ہیں اور ان کے مذہبی تہواروں پر جب وہ صلیب کا جلوس نکالنا چاہیں تو انہیں اس عمل سے نہیں روکا جائے گا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اس رواداری اور حسن سلوک کی بدولت بے شمار غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے سپہ سالاروں کو ہر ممکن ذمیوں اور محکوم قوموں کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا اور ان کو غیر مسلموں کی دل آزاری سے منع فرمایا۔ اگر کوئی محکوم قوم یا قبیلہ ایسا تھا جو جزیہ ادا نہیں کر سکتا تھا ان کا جزیہ معاف کر دیا بلکہ اگر ان میں کوئی محتاج بھی تھے تو ان کی کفالت بیت المال کے ذمہ لگائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام کی تعلیمات کو صحیح معنوں میں اجاگر کیا اور غیر مسلموں پر واضح کیا کہ دین اسلام کی بنیاد رواداری اور بھائی چارہ پر ہے اور ہر ظلم کے صریحاً خلاف ہے۔

* * *

سیرتِ مبارکہ

اللہ اور رسول ﷺ ہی کافی ہیں:

۹ ہجری میں جب غزوہ تبوک کے موقع پر حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اپیل کی کہ وہ حسب توفیق جنگ میں شمولیت کے لئے مال و متاع پیش کریں۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تین سو اونٹ، سو گھوڑے اور دو سو اوقیہ چاندی حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے گھر کا آدھا سامان لے کر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار درہم حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیے۔ جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی باری آئی تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا تمام سامان پیش کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مسکراتے ہوئے پوچھا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! گھر والوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی کافی ہیں۔

دینی بصیرت:

عربوں کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو عرب بالخصوص عجم کے رہنے والے نہایت فصیح و بلیغ ہوتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ بھی بلاشبہ بہت بڑے مقرر تھے اور احسن الکلام تھے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی حضور نبی کریم ﷺ کے زیر اثر رہ کر ایک بہت بڑے مقرر بن گئے تھے۔ ابن کثیرؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فصاحت و بلاغت میں دیگر اصحاب پر فوقیت حاصل تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ بھی آپ رضی اللہ عنہ

کی دینی بصیرت کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ سے مختلف امور میں مشورہ کیا کرتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کو مشیر نبی ﷺ ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ چونکہ علوم وفنون میں خاصی مہارت رکھتے تھے اور اس کے علاوہ تعبیر الرویا میں بھی مہارت حاصل تھی۔ ابن سعد نے لکھا ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کے بعد خوابوں کی تعبیر کے حوالے سے سب سے زیادہ معتبر تھے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وظیفہ:

ابن عساکر کی روایت ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں منتقل ہونے کے بعد ایک جھونپڑا بنا رکھا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کی یہ رہائش گاہ بنو حارث بن خزرج کے محلّہ میں تھی اور خلیفہ بننے کے چھ ماہ تک آپ رضی اللہ عنہ وہیں پر قیام پذیر رہے اور روزانہ پیدل مدینہ منورہ آتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں بھی کپڑے کی تجارت کرتے تھے اور خلیفہ بننے کے بعد بھی یہی پیشہ آپ رضی اللہ عنہ کی کمائی کا ذریعہ تھا۔ ایک روز آپ رضی اللہ عنہ کپڑا کندھے پر اٹھائے مدینہ منورہ کے بازار میں جا رہے تھے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: خلیفۂ رسول ﷺ آپ رضی اللہ عنہ کہاں جا رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بازار تجارت کے لئے جا رہا ہوں تاکہ اپنے اہل وعیال کے کھانے کا بندوبست کر سکوں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے معاملات کے ذمہ دار بنائے گئے ہیں اس لئے آپ رضی اللہ عنہ اپنے لئے کچھ وظیفہ بیت المال سے مقرر فرما لیں تاکہ آپ رضی اللہ عنہ مسجد نبوی ﷺ میں بیٹھ کر لوگوں کے معاملات کو دیکھ سکیں۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابرین کی مشاورت سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وظیفہ تین سو درہم ماہوار مقرر کر دیا گیا۔

عدلِ صدیقی:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: جب کل کا دن آئے تو اونٹوں کے صدقات یہاں حاضر کر دینا ہم اسے تقسیم کریں گے اور میرے پاس کوئی بھی بلا اجازت نہ آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر ایک عورت نے اپنے شوہر سے کہا: یہ نکیل لو شاید اللہ تعالیٰ ہمیں بھی کوئی اونٹ دے دے۔ وہ آدمی اگلے روز نکیل لے کر آ گیا۔ اس نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اونٹوں کے درمیان داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی ان کے پیچھے داخل ہو گیا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب اس شخص کو دیکھا تو دریافت کیا کہ تم بلا اجازت یہاں کیوں آئے ہو اور اسے جھڑک دیا۔ بعد میں جب آپ رضی اللہ عنہ اونٹوں کی تقسیم سے فارغ ہوئے تو اس شخص کو بلایا اور اس کو ایک اونٹ، اونٹ کا کجاوہ، ایک دھاری دار کمبل اور پانچ دینار دیتے ہوئے اس سے معذرت طلب کی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر فرمایا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! کا عدل بے مثال ہے۔

زہد و تقویٰ:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پانی کا گلاس طلب فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک برتن پیش کیا گیا جس میں پانی اور شہد تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس برتن کو اپنے ہاتھ میں لیا اور رونا شروع کر دیا۔ کچھ دیر بعد جب آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا چہرہ پونچھا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ کو کس چیز نے رونے پر مجبور کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاس سے کسی چیز کو دفع فرما رہے تھے۔ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا نے میری طرف ہاتھ بڑھایا تھا تو میں نے اس سے کہا کہ ہٹ! تو مجھ سے دور ہو جا۔ میں بھی اس ڈر سے کہ کہیں پانی اور شہد کی وجہ دنیا مجھے نہ مل جائے اور میں امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کر بیٹھوں۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ

مقرر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا تمام مال اسباب بیت المال میں جمع کروا دیا اور فرمایا: میں اس مال کے ذریعے تجارت کرتا تھا اور اس کے ذریعے اپنے اہل وعیال کا رزق تلاش کرتا تھا اب جب میرا وظیفہ مقرر کر دیا گیا ہے تو مجھے مال اسباب کی کچھ ضرورت باقی نہیں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ناراضگی:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہایت پشیمانی کی حالت میں آئے۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرے اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے درمیان جھگڑا ہو گیا اور میں نے ان کو بُرا بھلا کہہ دیا۔ بعد میں جب میں نے ان سے معافی مانگی تو انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا: باری تعالیٰ! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی مغفرت فرما۔ نبی کریم ﷺ نے یہ کلمہ تین مرتبہ ادا کیا۔ کچھ دیر بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے تمہارے پاس بھیجا اور تم لوگوں نے مجھے جھوٹا بتایا یہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہی تھے جنہوں نے میری تصدیق کی اور اپنی جان و مال سے میری غمخواری کی کیا اب تم میرے لئے میرے ساتھی کو نہ چھوڑو گے؟ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کی زبانِ مبارک سے یہ کلام سنا تو رو دیئے اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو معاف فرما دیا۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا راضی ہونا:

شعبی کی روایت ہے کہ جب حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بیمار ہوئیں تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، آپ رضی اللہ عنہا کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے گھر کے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ خلیفۃ المسلمین حضرت

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمہاری عیادت کے لئے آئے ہیں اگر اجازت ہو تو انہیں بلا لوں۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اجازت دے دی۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اندر تشریف لائے اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا حال و احوال دریافت کرنے کے بعد فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے گھر اور مال اور اہل اور خاندان محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے اور ان کے اہل بیت کو راضی کرنے کے لئے چھوڑے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اپنی ناراضگی ختم کر دی۔

امام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فصاحت و بلاغت کے بارے میں فرمایا کہ بے شک ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی تقریر بڑی عمدہ ہے اور وہ بہت بڑے عالم ہیں۔

شیخ ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بڑے عالم تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے متعدد فقہی مسائل کے لئے آپ رضی اللہ عنہ سے رجوع فرماتے تھے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چونکہ ابتداء سے ہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اس لئے آپ رضی اللہ عنہ کو بے شمار احادیث اور فرموداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تھا۔ یہی وجہ ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات پر متفق تھے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بلاشبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد خلافت کے سب سے زیادہ حق دار ہیں۔

رضوانِ اکبر:

روایات میں موجود ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بار قبیلہ عبدالقیس کا ایک وفد حاضر ہوا۔ اس وفد کے امیر نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پورے القابات و احترامات کو ملحوظ رکھ کر بات چیت کی۔ اس امیر کی گفتگو اور الفاظ کے استعمال سے حاضرین محفل بہت متاثر ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم نے ان کی بات سنی ہے اب تم ان کی بات کا جواب دو۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بڑی متانت اور ذہانت کے ساتھ ان کی باتوں کا جواب دیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے یارِ غار سے بے حد خوش ہوئے اور فرمایا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمت فرمائے اور تمہیں رضوانِ اکبر عطا فرمائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یہ رضوانِ اکبر کیا ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزِ محشر اللہ عزوجل تمام مسلمانوں پر عام تجلی فرمائے گا جبکہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے خاص تجلی فرمائے گا اور اس تجلی کا نام رضوانِ اکبر ہے۔

بہترین منتظم:

ابن سعد کی روایت ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بطورِ خلیفہ بہترین منتظم تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بیت المال کا کوئی چوکیدار نہ تھا۔ بیت المال میں جو کچھ آتا وہ فوراً تقسیم فرما دیتے تھے۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ پہلے سال غلام اور آزاد کو، مرد اور عورت کو، ہر ایک کو دس دس دینار دیتے تھے۔ دوسرے سال ہر ایک کو بیس دینار دیئے جاتے تھے۔ کچھ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ بعض لوگوں کو دوسروں پر اسلام پہلے لے آنے کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے آپ رضی اللہ عنہ سب میں مال برابر کیوں تقسیم فرماتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ کو چاہئے کہ افضلیت والے صحابہ کو ترجیح دیں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فضیلت کا اجر تو اللہ عزوجل دے گا بیت المال تو ذریعہ معاش ہے اور اس میں تمام مسلمان برابر ہیں۔

کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ:

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے زیادہ بڑھ کر منصف کسی کو نہیں دیکھا اس لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ افضل ہیں۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے

ان کی بات سن کر فرمایا: تم جھوٹ بولتے ہو۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی بات کی تائید کرتے ہوئے فرمایا: عوف (رضی اللہ عنہ) درست کہتا ہے۔ اللہ کی قسم! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ تھے اور میں اپنے گھر والوں کے لئے اونٹ سے زیادہ بے راہ ہوں۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو نصیحت:

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نئے کپڑے پہنے اور کپڑے پہننے کے بعد گھر میں چل پھر کر اپنے کپڑوں کو دیکھ رہی تھی کہ اس دوران میرے والد محترم امیر المومنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے مجھے دیکھتے ہوئے فرمایا: عائشہ (رضی اللہ عنہا)! تجھے معلوم نہیں کہ جب بندے کے دل میں دنیوی رغبت پیدا ہو جائے تو اللہ عزوجل اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر ان کپڑوں کو اُتار کر خیرات کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو جب پتہ چلا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عائشہ (رضی اللہ عنہا)! یہ تیرے لئے کفارہ ہے۔

اہل بدر کا مرتبہ:

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ اہل بدر کو گورنر کیوں مقرر نہیں فرماتے جب کہ ان کا مقام بہت بلند ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اہل بدر کے مراتب جانتا ہوں اس لئے چاہتا ہوں کہ وہ دنیا میں ملوث نہ ہوں۔

مسلمانوں کے اموال کے نگہبان:

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کے اخراجات بیت المال سے ملنے والی تنخواہ سے چلنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی تنخواہ قلیل تھی جو بقدر ضروریات کے لئے ناکافی تھی۔ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے حلوہ کھانے کی فرمائش کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس اتنے پیسے نہیں کہ میں تمہیں حلوہ کھلا سکوں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے

آپ رضی اللہ عنہ کی تنخواہ میں سے کچھ رقم بچانا شروع کر دی اور جب وہ اس قابل ہو گئیں کہ حلوہ پکا سکتیں تو انہوں نے اس رقم سے حلوے کا سامان خریدنے کے لئے رقم حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دی کہ وہ حلوے کا سامان خرید لائیں۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ میری تنخواہ میں حلوہ نہیں پک سکتا تمہارے پاس یہ پیسے کہاں سے آئے؟ آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ نے سارا ماجرا بیان کیا کہ کس طرح انہوں نے ہر ماہ تنخواہ میں سے کچھ رقم بچا کر حلوے کے لئے پیسے ا آکئے ہیں۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب اپنی زوجہ کی بات سنی تو فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے مسلمانوں کے اموال کا نگہبان بنایا ہے اور میں بیت المال سے اتنی رقم زیادہ لے رہا تھا کہ حلوہ پکا سکتا۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی تنخواہ میں کمی کروا دی۔

صلح میں شمولیت:

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ملاقات کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں موجود تھے۔ حجرہ مبارک کے اندر سے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بلند آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حجرہ مبارک میں داخل ہوئے اور اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا کہ آئندہ میں تمہاری آواز کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ سنوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ڈانٹنے سے منع فرمایا تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں حجرہ مبارک سے باہر چلے گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ دیکھو میں نے تمہیں کیسے تمہارے باپ سے چھڑایا ہے۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دوبارہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے درمیان صلح ہو چکی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم

ﷺ سے فرمایا: آپ ﷺ کی لڑائی میں جس طرح میں شامل ہوا تھا اس طرح مجھے اپنی صلح میں بھی شامل فرمالیجئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنی صلح میں شامل فرمالیا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولیات:

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے قرآن مجید کو جمع فرمایا اور اس کا نام مصحف رکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو پہلا خلیفہ ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے باپ کی زندگی میں خلیفہ بنے اور جب وصال ہوا تو والدین زندہ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ پہلے خلیفہ تھے جن کی تنخواہ مقرر کی گئی اور جنہوں نے بیت المال کی بنیاد رکھی۔ آپ رضی اللہ عنہ پہلے شخص تھے جن کا لقب رکھا گیا اور آپ رضی اللہ عنہ ”عتیق“ اور ”شیخ الاسلام“ کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ پہلے شخص تھے جنہوں نے کسی بھی قسم کے شبہ سے بچنے کے لئے قے کی۔ آپ رضی اللہ عنہ پہلے شخص تھے جن کو ان کی اہلیہ نے غسل دیا تھا۔

احادیث کا روایت کرنا:

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ احادیث کی روایت میں نہایت ہی احتیاط سے کام لیتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ایک سو چوالیس (۱۴۴) ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رضی اللہ عنہم نے احادیث روایت کی ہیں۔

چار بہترین عادات:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا کہ آج تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں روزہ دار ہوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا: کس نے آج کسی مریض کی عیادت کی ہے؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے آج مریض کی عیادت کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے پھر دریافت کیا: کس

شخص نے آج نمازِ جنازہ ادا کی؟ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے آج فلاں مومن کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے پھر دریافت فرمایا: تم میں سے کون ہے جس نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا۔ اس مرتبہ پھر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے آج ایک مسکین کو کھانا کھلایا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ جس شخص میں یہ چاروں عادات موجود ہوں گی وہ جنت میں جائے گا۔

لوگوں کی فضیلت:

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اونٹنی پر سوار تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ جہاں سے گزرتے لوگوں کو السلام علیکم کہتے۔ اس دوران لوگ آپ رضی اللہ عنہ کو جواب میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: عمر (رضی اللہ عنہ)! آج یہ لوگ ہم سے زیادہ فضیلت لے گئے۔

تین فضیلت والے صحابہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ تقریر کرتے ہوئے فرمایا: قریش میں سے تین حضرات ایسے ہیں جو تمام لوگوں سے زیادہ روشن چہرہ اور حسن اخلاق والے اور سب سے زیادہ حیاء والے ہیں اور اگر وہ تم سے بات کریں تو کبھی جھوٹ نہ بولیں، اگر تم ان سے خود بات کرو تو وہ تمہاری تکذیب نہیں کرتے۔ یہ حضرات سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

دودھ دوہنا:

حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قبیلہ کی باندیاں اپنی بکریاں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس لاتیں اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان سے فرماتے کہ کیا

تم پسند کرتی ہو کہ میں تمہاری بکریوں کے دودھ دوہوں جیسا کہ عفراء رضی اللہ عنہا کا بیٹا دوہا کرتا تھا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کاروباری لحاظ سے کپڑے کی تجارت کرتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بکریوں کا ریوڑ بھی تھا جسے آپ رضی اللہ عنہ خلیفہ بننے سے پہلے چرانے لے جاتے تھے اور ان کا دودھ بھی خود دوہتے تھے۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ اپنے قبیلے کی بکریوں کا دودھ بھی دوہا کرتے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو قبیلہ کی ایک جاریہ خاتون نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اب آپ رضی اللہ عنہ ہماری بکریوں کے دودھ نہیں دوہیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں اب بھی تمہاری بکریوں کا دودھ دوہا کروں گا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ روزانہ بلاناغہ ان بکریوں کا دودھ دوہتے اور کبھی کبھی اس جاریہ خاتون سے پوچھتے کہ دودھ میں جھاگ رہنے دوں یا نہیں؟ وہ جس طرح کہتی آپ رضی اللہ عنہ اس طرح کرتے۔

کام کو گزرنے والا:

ابن سعد میں حضرت ابوسفر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کچھ لوگ ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے۔ لوگوں نے عرض کیا: اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم آپ رضی اللہ عنہ کے لئے کسی طبیب کو نہ بلوائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طبیب نے مجھے دیکھا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: تو پھر طبیب نے آپ رضی اللہ عنہ سے کیا کہا؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طبیب کہتا ہے میں ہر اس کام کو گزرنے والا ہوں جس کا ارادہ کرتا ہوں۔

کہانت کا مال:

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سوائے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کسی کو نہیں جانتا کہ جس نے کھانے سے قے کی ہو جسے کھایا ہو۔ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا اور قے کر دی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ یہ کھانا ابن نعمان لائے ہیں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے ابن نعمان کی کہانت کا مال کھلا دیا۔

حرام سے پرورش:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو غلہ وغیرہ لایا کرتا تھا۔ وہ ایک رات حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے ایک لقمہ کھایا تو غلام نے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے آج مجھ سے دریافت نہیں کیا کہ میں یہ کھانا کہاں سے لایا ہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا بھوک کی وجہ سے ہوا تم مجھے بتاؤ کہ کھانا کہاں سے لائے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ میرا گزر زمانہ جاہلیت میں ایک ایسی قوم سے ہوا جن کے لئے میں نے منتر کیا اور انہوں نے مجھے کچھ دینے کا وعدہ کیا' آج جب میں دوبارہ اسی قوم سے گزرا تو ان کے ہاں شادی تھی انہوں نے مجھے کھانا دیا جو میں نے آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فوراً ہی حلق میں انگلی ڈال کر وہ لقمہ باہر نکال دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک لقمہ کے لئے یہ مشقت کیوں برداشت کی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس جسم کی پرورش حرام کے لقمہ سے ہوئی اس کا جسم جہنم کا مستحق ہے۔ مجھے ڈر ہوا کہ اگر یہ لقمہ میرے جسم میں چلا گیا تو میرے جسم کا کوئی حصہ اس سے پرورش نہ پالے۔

خلافِ شرع بات:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر تشریف لائے اور اللہ عزوجل کی حمد وثناء کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اس جگہ رکھے جس جگہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوتے تھے اس کے بعد فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ تشریف فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت ذیل کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ

اِذَا اھْتَدَیْتُمْ. (سورۃ المائدہ: ع۱۴)

کوئی قوم ایسی نہیں گزری جس میں خلافِ شرع بات نہ کی جاتی ہو اور اس میں قباحت کا ارتکاب کیا جاتا ہو اور یہ قوم اس فساد کو دور نہ کرے اور نہ ہی اس پر انکار کرے مگر اللہ عزوجل حق پر ہے وہ ان کو گرفتار کرے سزا دے اور ان کی دعاؤں کو رد کرے۔ اس کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی دو انگلیوں دونوں کانوں میں ڈال دیں اور فرمایا کہ اگر میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث نہ سنی ہو تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں۔

نفس کا محاسبہ:

اخرج بن ابی الدنیا فی محاسبۃ النفس میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور اللہ عزوجل کی خوشنودی کے لئے اپنے نفس پر ناراض ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اس شخص کو اپنے نفس سے ناراضگی کے عوض اپنے امن میں رکھتا ہے۔

توحید کا کمال:

حدیث شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے جب اللہ عزوجل اور میرے درمیان صرف حضرت جبرائیل علیہ السلام سما سکتے ہیں اور اس گھڑی میں روح کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی اور یہی مرتبہ توحید کا کمال ہے۔ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ اپنی اسی کیفیت میں تھے کہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا کہ کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میں عائشہ (رضی اللہ عنہا) ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کون عائشہ (رضی اللہ عنہا)؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی بیٹی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کون ابوبکر (رضی اللہ عنہ)؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ابوقحافہ (رضی اللہ عنہ) کے بیٹے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کون ابوقحافہ (رضی اللہ عنہ)؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جب حضور نبی کریم ﷺ کی بات سنی

تو آپ رضی اللہ عنہا روتی ہوئی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور سارا ماجرا گوش گزار کیا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب حضور نبی کریم ﷺ پر ایسی کیفیت طاری ہو تو تم خاموش رہا کرو اور باادب کھڑی ہوا کرو۔

خدمتِ خلق:

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک بوڑھی نابینا عورت مدینہ منورہ کے نواح میں رہتی تھی۔ وہ بوڑھی نابینا عورت اس قدر کمزور تھی کہ گھر کے معمولی کام کاج بھی نہ کر سکتی تھی۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب اس بوڑھی نابینا عورت کے بارے میں معلوم ہوا تو انہوں نے سوچا کہ وہ جا کر اس بوڑھی نابینا عورت کے گھر کا کام کاج کر آئیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اس بڑھیا کے گھر پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اس نابینا بڑھیا کے گھر کی صفائی ہوئی تھی، گھر میں پانی بھی بھرا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس بوڑھی نابینا عورت سے دریافت کیا تو اس نے کہا مجھے معلوم نہیں کوئی شخص صبح سویرے آتا ہے اور میرے گھر کی صفائی کرتا ہے، پانی بھرتا ہے اور مجھے کھانا کھلا کر چلا جاتا ہے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس نابینا بڑھیا کی بات سننے کے بعد ارادہ کیا کہ وہ اگلے روز علی الصبح آئیں گے اور دیکھیں گے کہ وہ کون شخص ہے جو اس نابینا بڑھیا کے گھر کے کام کاج کرتا ہے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اگلے روز نمازِ فجر کے بعد آئے تو وہ شخص اس نابینا بڑھیا کے گھر کی صفائی اور پانی بھر کے جا چکا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ اب میں اگلے روز نمازِ فجر سے پہلے آؤں گا اور دیکھوں گا کہ وہ شخص کون ہے؟ اگلے روز آپ رضی اللہ عنہ نمازِ فجر سے پہلے اس نابینا بڑھیا کے گھر آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس نابینا بڑھیا کے گھر کی صفائی کر رہے ہیں۔ صفائی کرنے کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پانی بھرا اور پھر اس نابینا بڑھیا کو کھانا کھلایا اور چلے گئے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا: اللہ کی قسم! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے سبقت لے جانا ممکن نہیں۔

سادگی اور انکساری:

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے کام خود کرتے تھے بلکہ دوسروں کی بھی خدمت کو اپنا فرض سمجھتے تھے۔ دورانِ سفر اگر گھوڑے کی لگام ہاتھ سے چھوٹ جاتی تو خود ہی گھوڑے سے اتر کر لگام تھامتے۔ منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد بھی آپ رضی اللہ عنہ کے عجز وانکساری میں کوئی کمی نہیں آئی۔

ایک مرتبہ یمن کا بادشاہ اپنے شاہانہ لباس کے ساتھ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صرف دو چادروں میں ملبوس دیکھا تو وہ آپ رضی اللہ عنہ کی سادگی دیکھ کر حیران رہ گیا اور فاخرانہ لباس اُتار کر سادگی اختیار کر لی۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسراف اور فضول خرچی کے بارے میں سوچتے بھی نہ تھے اور تن ڈھانپنے کے لئے جب نیا کپڑا بیت المال سے حاصل کرتے تو پرانا لباس بیت المال میں جمع کرا دیتے۔

عظمت کا اقرار:

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم چاہو بھی تو اپنی عظمت کے اقرار سے نہیں بھاگ سکتے لیکن اگر تم موت کے متمنی ہو تو زندگی تم پر نچھاور ہوتی رہے گی۔

مشرکین کو لاجواب کرنا:

ہجرت سے پہلے ایک مرتبہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مشرکین مکہ کے درمیان موجود تھے اور ان کے کئی سوالات کے جواب دے رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ مشرکین مکہ کو توحید کا ذکر فرما رہے تھے اور انہیں سمجھا رہے تھے کہ اللہ عزّوجل بے نیاز ہے اور اس کی کوئی اولاد نہیں اور وہ ہر شے سے پاک ہے۔ مشرک کہنے لگے کہ فرشتے تو سچ مچ بیٹیاں

ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو بہت سمجھایا مگر وہ بعض نہ آئے اور کہتے رہے کہ فرشتے تو بیٹیاں ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اگر فرشتے بیٹیاں ہیں تو ان کی مائیں کون ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ کا سوال سن کر مشرکین چکرا گئے اور کہنے لگے کہ جن سرداروں کی بیٹیاں فرشتوں کی مائیں ہیں۔

عید کے دن انہیں چھوڑ دو:

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عید کے روز میرے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں اور وہ گیت گا رہی تھیں جبکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا اوڑھے میرے نزدیک ہی لیٹے ہوئے تھے۔ اس دوران حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے مجھے دیکھتے ہی ڈانٹا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد یہ کیسی محفل سجا رکھی ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) آج عید کا دن ہے انہیں چھوڑ دو۔

عوام الناس کو عدل و انصاف کی فراہمی:

حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عوام الناس کو عدل و انصاف کی فراہمی کے لئے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو قاضی القضاء کے عہدے پر فائز کیا جبکہ ان کی معاونت کے لئے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا تا کہ لوگوں کو انصاف کی فراہمی بروقت ممکن ہو۔

* * *

کشف و کرامت

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جامع الکمالات اور مجمع الفضائل ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سب سے بہترین ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ صاحب کشف و کرامت تھے اور آپ رضی اللہ عنہ سے بے شمار کرامات کا ظہور ہوا۔ ذیل میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کچھ کرامات کا تذکرہ کیا جا رہا ہے۔

خون میں پیشاب:

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: امیر المومنین! میں اکثر خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں خون میں پیشاب کر رہا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی بات سنی تو انتہائی غیظ و جلال کے عالم میں فرمایا: تو اپنی بیوی سے دورانِ حیض صحبت کرتا ہے۔ اس شخص نے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ عزوجل کے حضور سچے دل سے توبہ کر اور آئندہ کے لئے اس گناہ سے باز رہ۔ اس شخص نے سچے دل سے توبہ کر لی اور آئندہ اس کو اس قسم کا خواب کبھی نہ نظر آیا۔

کلمہ طیبہ کی فضیلت:

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جب قیصر روم سے جنگ کے لئے مسلمانوں کا لشکر روانہ ہونے لگا تو آپ رضی اللہ عنہ نے کلمہ طیبہ پڑھ کر جہاد کا علم حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا اور ان کو نصیحت کی کہ جب بھی کوئی مشکل در پیش ہو تو تم کلمہ طیبہ پڑھ کر نعرہ تکبیر بلند کرنا اللہ عزوجل تمہاری مشکل حل فرما دے گا۔ جب اسلامی لشکر نے قیصر روم کے قلعہ کا محاصرہ کیا اور کئی روز تک قلعہ فتح نہ ہوا تو حضرت ابوعبیدہ بن الجراح

رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نصیحت کے مطابق کلمہ طیبہ پڑھ کر نعرہ تکبیر بلند کیا تو قلعہ کے اندر زلزلہ آ گیا اور پورا قلعہ مسمار ہو گیا۔

کھانے میں برکت:

بخاری شریف میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بارگاہِ نبوی ﷺ سے تین مہمانوں کو لے کر گھر آئے اور خود دوبارہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس کسی مسئلہ پر گفتگو کے لئے تشریف لے گئے۔ رات گئے جب آپ رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے تو زوجہ نے دریافت فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ مہمانوں کو گھر چھوڑ کر کہاں چلے گئے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تھا اور تم نے مہمانوں کو کھانا کھلا دیا؟ انہوں نے جواباً فرمایا کہ مہمانوں نے صاحب خانہ کی غیر موجودگی میں کھانا کھانے سے انکار کر دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ مجھ پر سخت غصے ہوئے جس کی وجہ سے میں چھپ گیا۔ جب کچھ دیر کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے بیٹھے تو مہمانوں نے شکم سیر ہو کر کھانا کھایا۔ بعد میں وہ کھانا میں نے اور دیگر گھر والوں نے کھایا۔ پھر وہ کھانا حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں لے گئے جہاں بارہ قبیلوں کے سردار موجود تھے ان سرداروں کے ساتھ شتر سوار بھی تھے سب لوگوں نے وہ کھانا شکم سیر ہو کر کھایا۔

شکمِ مادر:

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے مرضِ وصال میں اپنی صاحبزادی اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میری بیٹی! میرے پاس جو میرا مال تھا وہ اب وارثوں کا ہو چکا، میری اولاد میں تمہارے دونوں بھائی عبدالرحمٰن و محمد اور تمہاری دونوں بہنیں ہیں لہٰذا تم لوگ میرے مال کو قرآن مجید کے حکم میں تقسیم فرما لینا۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے والد بزرگوار کی بات سن کر دریافت کیا: ابا جان! میری تو ایک ہی بہن اسماء (رضی اللہ عنہا) ہے میری دوسری بہن کون سی

ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری بیوی بنت خارجہ اس وقت حاملہ ہے اس کے شکم میں لڑکی ہے اور وہ تمہاری بہن ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد ایسا ہی ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ بنت خارجہ کے گھر بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام ’’اُم کلثوم (رضی اللہ عنہا)‘‘ رکھا گیا۔

مدفن کے بارے میں آگاہی دینا:

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ امیر المومنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد یہ سوال پیدا ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ کو کہاں دفن کیا جائے؟ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خیال تھا کہ جنت البقیع میں دفن کیا جائے۔ میری دلی خواہش تھی کہ میرے والد بزرگوار، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں میرے حجرے میں دفن ہوں۔ چنانچہ مجھ پر نیند کا غلبہ طاری ہو گیا اور مجھے خواب میں ایک منادی سنائی دی کہ کوئی اعلان کر رہا تھا: حبیب کو حبیب سے ملا دو۔ میں نے بیدار ہونے کے بعد اس کا ذکر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کیا تو بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس بات کا اقرار کیا کہ انہوں نے بھی یہ منادی سنی تھی۔ چنانچہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں مدفون کیا گیا۔

روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ کھلنا:

جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جنازہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کے سامنے جا کر رکھا گیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا: السلام علیک یا رسول اللہ ھذا ابوبکر۔ جیسے ہی یہ الفاظ ادا ہوئے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ خود بخود کھل گیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک سے آواز آئی: حبیب کو حبیب کے دربار میں داخل کر دو۔

* * *

فضائل صدیق اکبر قرآن و حدیث کی روشنی میں

حضرت سیّدنا امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) بوجہ کثرت صلوٰۃ و صیام تم سے افضل نہیں بلکہ اس طبعی محبت کی وجہ سے افضل ہیں جو ان کے قلب مبارک میں میرے لئے ہے۔

سورۂ توبہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

> "اگر تم نبی کی مدد نہ کرو تو کیا ہو جائے گا اس کا حامی اللہ ہے وہ پہلے بھی اس کی مدد کر چکا ہے جب کفار نے اسے گھر سے نکال دیا تھا غار میں وہ دو میں سے ایک تھا اور اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم مت کرو یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔"

اللہ عزوجل کے اس ارشاد میں واضح طور پر حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں ذکر ہے کیونکہ یارِ غار وہی تھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کے سفر میں رفیق وہی تھے۔

سورۃ اللیل میں اللہ عزوجل نے ایک اور موقع پر ارشاد فرمایا:

> "اس پر کسی کا احسان نہ تھا کہ بدلہ چکایا جا رہا ہو یہ فعل تو بس اللہ عزوجل کی خوشنودی کے لئے ہے اور وہ عنقریب راضی ہو جائے گا۔"

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی شانِ نزول کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو خرید کر آزاد فرمایا تو

مشرکین نے کہا کہ ضرور بلال (رضی اللہ عنہ) کا کوئی احسان ابوبکر (رضی اللہ عنہ) پر ہوگا جس کا بدلہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے بلال (رضی اللہ عنہ) کو آزاد کر کے چکایا ہے۔ اللہ عزوجل نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی کہ انہوں نے بغیر کسی احسان کے صرف اللہ عزوجل کی خوشنودی کے لئے حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو خرید کر آزاد فرمایا تھا۔

اللہ عزوجل نے سورۂ توبہ میں ارشاد فرمایا:

''اللہ نے اس پر طمانیت نازل فرمائی۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کے بارے میں بتایا کہ اللہ عزوجل کی جانب سے جو طمانیت نازل فرمائی گئی وہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے تھی کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تو اللہ عزوجل کی طمانیت ہمیشہ سے تھی۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت میں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اور عمر (رضی اللہ عنہ) سے زیادہ افضل، متقی، پرہیزگار اور عدل وانصاف والا کوئی شخص نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جہاں سے میری اُمت جنت میں داخل ہوگی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: کاش میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتا اور وہ دروازہ دیکھتا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! میری اُمت میں سب سے پہلے تم جنت میں جاؤ گے۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو اسلام جاتا رہتا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسندِ احمد میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کے پرندے......؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا جنت کے پرندے نرم و نازک ہوں گے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ کھانے اور ذائقے میں اس سے بھی نرم ہوں گے اور مجھے قوی اُمید ہے کہ ان کو کھانے والوں میں تم بھی شامل ہو گے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے افضل شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: بتائیے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے افضل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ عزوجل کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرے اسے جنت کے دروازوں سے آواز دی جاتی ہے۔ جو شخص نمازی ہوتا ہے اسے نماز والے دروازے سے پکارا جاتا ہے' جو مجاہد ہوتا ہے اسے جہاد والے دروازے سے پکارا جاتا ہے' جو روزہ دار ہوتا ہے اسے باب الصیام سے پکارا جاتا ہے' جو صدقات و خیرات کرتا ہے اسے باب الصدقات سے پکارا جاتا ہے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا کوئی ایسا شخص بھی ہو گا جسے تمام دروازوں سے پکارا جائے گا؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! مجھے یقین ہے وہ شخص تم ہو جسے تمام دروازوں سے پکارا جائے گا۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی علالت کے دوران حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امامت کے لئے بلایا حالانکہ اس وقت میں بالکل تندرست تھا اور وہاں موجود تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے اس فیصلے سے ہم تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمجھ گئے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے۔

مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ میں اسناد کے ساتھ منقول ہے کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ آپ ﷺ کے بعد کسے امیر بنایا جائے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو تم اسے دنیا میں امین اور زاہد اور آخرت کی جانب رغبت کرنے والا پاؤ گے۔

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند لوگوں نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ انصاف پسند اور حق بات کہنے والے اور منافقین کے لئے سب سے زیادہ سخت ہیں۔ ہم نے حضور نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی کو آپ رضی اللہ عنہ کی طرح نہیں دیکھا۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ جو کہ اس محفل میں موجود تھے ان لوگوں کی یہ بات سن کر کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم لوگ جھوٹ بولتے ہو۔ بلاشبہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے صحیح جانشین اور اس اُمت کے بہترین شخص تھے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کا کلام سنا تو فرمایا: بے شک! یہ درست ہے۔ اللہ کی قسم! حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ مہکدار تھے۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بن اکوع روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انبیاء کو مستثنیٰ کر کے دوسرے انسانوں میں سب سے بہترین ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ کچھ مہاجرین و انصار نبی کریم ﷺ کے حجرہ مبارک کے دروازے پر کھڑے ایک دوسرے کے فضائل کا ذکر کر رہے تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ ان کی آوازیں سن کر باہر آئے اور پوچھا کہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم فضائل کا ذکر کر رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) پر کسی کو ترجیح نہ دینا کیونکہ دنیا و آخرت میں وہ تم سے بہترین ہیں۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوالدرداء (رضی اللہ عنہ)! تم اس شخص کے آگے چل رہے ہو جو دنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے انبیاء و رسل کو چھوڑ کر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے بہتر کسی آدمی پر سورج طلوع ہوا ہے نہ غروب۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ دودھ‘ جلد اور گوشت کے درمیان میری رگوں میں جاری ہے پھر اس میں سے کچھ دودھ بچ گیا جو میں نے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو دے دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم ﷺ کی بات سن کر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ علم ہے جو آپ ﷺ کو اللہ عزوجل نے عطا کیا اور جب آپ ﷺ علم سے سیر ہو گئے تو آپ ﷺ نے باقی بچا ہوا حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بات سن کر فرمایا: تم نے درست کہا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک مرد جنت میں داخل ہوگا اور جتنے بھی بالا خانے اور گھروں میں رہنے والے ہیں اسے مرحبا مرحبا کہہ کر خوش آمدید کہیں گے اور اسے اپنی طرف بلائیں گے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس روز اس شخص پر کوئی نقصان نہ ہوگا؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اور وہ تم ہو گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ) غار میں بھی میرے ساتھی تھے اور حوضِ کوثر پر بھی میرے ساتھی ہوں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کر کوئی رحم دل نہیں ہے۔

حضرت جیش بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر‘ عمر‘ عثمان وعائشہ رضی اللہ عنہم اللہ عزوجل کی آل ہیں اور علی‘ حسن‘ حسین وفاطمہ رضی اللہ عنہم میری آل ہیں۔ عنقریب روزِ محشر اللہ عزوجل میری اور اپنی آل کو جنت کے باغات میں سے ایک باغ پر جمع فرمائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے مجھے اپنے نور سے پیدا فرمایا اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو

میرے نور سے پیدا فرمایا اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نور سے پیدا فرمایا اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نور سے کل کائنات کے مومنین پیدا فرمائے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل آسمان پر اس چیز کو ناپسندیدہ سمجھتا ہے کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کوئی خطا کریں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے آسمان پر اسی ہزار فرشتے ہیں جو اس شخص کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں جو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے اور دوسرے آسمان پر اسی ہزار فرشتے ایسے ہیں جو اس شخص پر لعنت بھیجتے ہیں جو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہے۔

اُم المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب روزِ محشر ہر شخص کے اعمال کا حساب لیا جائے گا سوائے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف فرما تھا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ آحاضر ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو دیکھتے ہوئے فرمایا: یہ دونوں اہل جنت کے بوڑھوں اور جوانوں کے سردار ہیں سوائے انبیاء علیہم السلام کے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں معراج کی رات فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گزرا میں نے فرشتوں کے پاس اپنے نام کے ساتھ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام کو لکھا دیکھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان قوموں کا کیا ہوگا جنہوں نے میرے عہد کو چھوڑ دیا اور میری حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے

بارے میں وصیت کو ضائع کر دیا حالانکہ وہ میرے نائب اور میرے غار کے ساتھی ہیں۔ اللہ عزوجل ایسی قوم کو میری شفاعت نصیب نہیں فرمائے گا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں کچھ لوگ خفیہ طور پر مقرر کر رکھے تھے جو لوگوں میں گھومتے اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اطلاع پہنچاتے۔ ایک مرتبہ ان لوگوں نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ ' حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ ان کی بات سن کر جلال میں آ گئے اور ان لوگوں کو بلا بھیجا۔ جب وہ لوگ حاضر ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا: اے شریر لوگو! تم مسلمانوں میں فساد پھیلانا چاہتے ہو اور میرے اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان تفریق پیدا کرتے ہو۔ جان لو اس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضہ میں عمر (رضی اللہ عنہ) کی جان ہے! میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ میرے لئے جنت میں وہ مقام ہوتا جہاں سے میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھتا کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری اُمت میں سب سے بہتر شخص ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہے۔

حضرت اُم موسیٰ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ ابن سبا ان کو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر فوقیت دیتا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کا ارادہ کیا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ اس کو قتل کیوں کرنا چاہتے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو قتل کرنا ضروری ہے کیونکہ وہ ایک ایسی بات کہتا ہے جس سے اُمت میں فساد کا خطرہ ہے اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر ہیں۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے ابن سبا کو شہر بدر کر دیا۔

حضرت زیاد بن علاقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو کہہ رہا تھا کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں

حضور نبی کریم ﷺ کے صحیح جانشین اور سب سے بہتر ہیں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو کوڑے سے مارنا شروع کر دیا اور فرمایا: تو جھوٹ کہتا ہے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ سے اور میرے باپ سے، تجھ سے اور تیرے باپ سے زیادہ بہتر ہیں۔

حضرت ابوزناد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ مہاجرین اور انصار کو کیا ہوا جو انہوں نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آپ رضی اللہ عنہ پر فوقیت دی اور ان کے دست حق پر بیعت کی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو قریشی ہے تو اللہ سے معافی مانگ اور اگر مومن اللہ کی پناہ میں نہ ہوتا تو میں تجھے قتل کر دیتا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مجھ پر چار باتوں کی وجہ سے فوقیت حاصل تھی۔ اول وہ امام بننے میں مجھ پر سبقت لے گئے، دوم ہجرت کے وقت یارِ غار بنائے گئے، سوم اسلام کی اشاعت انہی کی وجہ سے ہوئی اور چہارم اللہ عزوجل نے سوائے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تمام انسانوں کی مذمت فرمائی۔

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تنقیص کر رہی تھی۔ میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام ماجرا ان کے گوش گزار کیا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے میری بات سن کر فرمایا: اللہ عزوجل کی ان پر لعنت ہو، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کے بھائی اور آپ ﷺ کے وزیر تھے۔ اس کے بعد حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لے گئے اور ایک نہایت ہی فصیح و بلیغ خطبہ دیا:

> ”لوگوں کو کیا ہو گیا کہ وہ قریش کے دو سرداروں اور مسلمانوں کے دو والدوں کے بارے میں اس بات کا تذکرہ کرتے ہیں جس میں میرا دامن ملوث نہیں اور جو کچھ لوگ کہتے ہیں میں اس سے بری ہوں۔ یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں میں ان پر سزا نافذ کروں گا۔ قسم ہے اس ذات کی

جس نے بیج پھاڑ اور نفوس پیدا کیے' ان دونوں حضرات کو سوائے مومن پرہیزگار کے اور کوئی دوست نہیں رکھے گا اور ان دونوں حضرات سے سوائے فاجر ناکارہ کے اور کوئی عداوت نہیں برتے گا۔ یہ دونوں حضرات حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ سچائی اور وفاداری کے ساتھ رہے' امر بالمعروف کا حکم دیتے رہے اور نہی عن المنکر بھی کرتے رہے اور ان دونوں نے کبھی بھی حضور نبی کریم ﷺ کی بتائی ہوئی حدود سے تجاوز نہیں کیا اور یہی وجہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ان کے اخلاق واطوار کی بناء پر ان کو اپنا دوست رکھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امام بنایا اور حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد تمام مسلمانوں نے ان کی ولایت تسلیم کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان دونوں حضرات کے بارے میں فرمایا کہ جو ان سے بغض رکھے گا وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے بغض رکھے گا۔ چنانچہ جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بھی بغض رکھا اور یہ جان لو کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے بہتر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اللہ عزوجل تمہاری مغفرت فرمائے۔"

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زہد و تقویٰ اور بلند مراتب کے بارے میں بے شمار قرآنی آیات واحادیث موجود ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ذاتِ بابرکات حضور نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کا بہترین نمونہ تھی اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی تمام زندگی حضور نبی کریم ﷺ کے عشق میں بسر کی۔

* * *

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خطوط

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خطوط ۱۹۵۷ء میں برہان میں پہلی مرتبہ شائع ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے خطوط عربی میں تھے جن کا انگریزی، اردو اور دیگر زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ ذیل میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کچھ خطوط نمونے کے طور پر پیش کئے جا رہے ہیں جو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے سپہ سالاروں اور دیگر مسلمانوں کے نام لکھے۔

یمن کے مسلمانوں کے نام خط:

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب ملک شام کو فتح کرنے کے لئے لشکر بھیجا تو یمن کے مسلمانوں کو ملک شام کے جہاد میں دعوت دیتے ہوئے ذیل کا خط لکھا:

> ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یمنی مومنوں اور مسلمانوں کے نام جس کو میرا یہ خط سنایا جائے ان سب کو السلام علیکم! میں اس معبود کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ واضح رہے کہ اللہ عزوجل نے مومنوں پر جہاد لازم کیا ہے اور ان کو حکم دیا ہے کہ وہ جہاد کے لئے نکلیں چاہے پیادہ ہوں یا سوار ہوں اور اس حکم ہے کہ جہاد کرو اپنے مال اور جان سے۔ اللہ عزوجل کی نظر میں جہاد کا بہت ثواب ہے میں یہاں کے مسلمانوں کو ملک شام میں موجود رومیوں کے خلاف جہاد کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ ملک عرب میں موجود مسلمانوں کو ہم نے جہاد کی دعوت دی تو انہوں نے اس دعوت کو قبول فرمایا اور ہمارے ساتھ پیش قدمی کی۔

اللہ عزوجل آپ کے دین کی حفاظت کرے اور آپ کے دلوں کو ہدایت دے اور آپ کے اعمال کو برائیوں سے پاک فرمائے اور مجاہدین و صابرین کا اجر عطا فرمائے۔ والسلام علیکم۔"

مرتدین کے نام خط:

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدین کے نام خط لکھتے ہوئے فرمایا:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! خلیفہ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ہر اس شخص کے نام جو اگرچہ خواص میں سے ہو یا عوام میں سے اور خواہ وہ اسلام پر قائم ہو یا مرتد ہو چکا ہو۔

سلامتی ہو ان لوگوں کے لئے جو ہدایت کی پیروی کریں اور ہدایت کے بعد گمراہی کی طرف نہ پلٹیں۔ اللہ عزوجل کی حمد و ثنا جو وحدہ لاشریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ان کے رسول ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے ہمارے پاس حق دے کر بھیجا تا کہ آپ ﷺ لوگوں کو اللہ عزوجل کی وحدانیت کا درس دیں اور انہیں نیک کاموں کا اجر اور برائیوں کے انجام سے ڈرائیں۔ جس نے حق کو قبول کر لیا اللہ عزوجل نے اسے ہدایت سے نوازا اور جس نے حق سے روگردانی کی اور رسول اللہ ﷺ کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ انہوں نے طوعاً و کرہاً اسلام قبول کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اللہ عزوجل کے امر کو نافذ کیا اور آپ ﷺ نے اپنی اُمت کی خیر خواہی کا بھرپور حق ادا کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے ذمہ جو فرض تھا وہ انہوں نے بخوبی ادا کیا اور اُمت تک اللہ عزوجل کا پیغام پہنچایا۔

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل سے ڈرتے رہو اور اس کی

وحدت کی گواہی دیتے رہو۔ نبی کریم ﷺ پر پختہ ایمان رکھو اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرو۔ اللہ کے دین کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور جنہیں اللہ عزوجل نے ہدایت نہ دی وہ گمراہ ہوئے۔ جو لوگ گمراہ ہیں ان کا کوئی بھی عمل اللہ عزوجل کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوگا۔

مجھے معلوم ہوا کہ بعض لوگ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد شیطان کی چالوں میں آ کر مرتد ہو گئے ہیں حالانکہ اللہ عزوجل نے قرآنِ پاک میں متعدد مقامات پر اللہ عزوجل نے شیطان کے بارے میں خبردار کرتے ہوئے اسے ہمارا کھلا دشمن بتایا ہے اور شیطان ہمیں دوزخ کا ایندھن بنانا چاہتا ہے اس لئے ہمیں اس کی چالوں سے بچنا چاہئے اور اس کو اپنا دشمن سمجھنا چاہئے۔

میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مہاجرین و انصار کے ایک لشکر کے ہمراہ تمہاری طرف روانہ کیا ہے اور اسے حکم دیا ہے کہ وہ پہلے تمہیں دین حق کی دعوت دے اور اللہ عزوجل کی جانب دوبارہ بلائے۔ اگر تم نے اس کی دعوت قبول کر لی اور اللہ عزوجل کے حضور سچے دل سے توبہ کر لی اور دینِ اسلام پر استقامت اختیار کی تو وہ تمہیں کچھ نہ کہیں گے اور اگر تم نے انکار کیا تو پھر وہ تمہارے خلاف جہاد کریں گے اور تمہیں قتل کر دیں گے۔ تم میں سے جو بھی ایمان لے آئے اس کے لئے امن ہے اور جو ایمان نہ لائے گا وہ ہمارے نزدیک واجب القتل ہے۔"

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے نام خط:

مدینہ منورہ سے مسلمان سالاروں کو مدد بھیجنے کی خبر سارے شام میں پھیل چکی تھی۔ شاہِ روم نے لشکرِ اسلام کے سالار حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو قاصد کے ہاتھ پیغام

بھیجا کہ ہمارے ایک بڑے شہر کی آبادی تمہاری کل فوج سے زیادہ ہے اس لئے تم ہم سے نہ ہی لڑو تو بہتر ہے۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا:

> ”بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! السلام علیکم! تمہارا خط ملا تم نے لکھا کہ دشمن کی فوجیں تم سے لڑنے کے لئے روانہ کر دی گئی ہیں جن کا زمین پر سمانا مشکل ہے۔ اللہ عزوجل کی قسم! تمہاری وہاں موجودگی سے زمین ان دستوں پر تنگ کر دی گئی ہے اور بخدا مجھے یہ اُمید ہے کہ عنقریب تم شاہِ روم کو اس جگہ سے باہر نکال دو گے۔ بڑے شہروں کا محاصرہ نہ کرنا جب تک کہ میں تمہیں اگلا حکم نہ دے دوں اور اگر دشمن تم سے لڑنے کے لئے آگے بڑھے تو تم بھی ان سے لڑنا اور اللہ عزوجل سے دعا کرتے رہنا انشاء اللہ تم غالب رہو گے۔ دشمن جتنی تعداد میں تمہارے مقابلے میں آئے گا میں اتنی ہی تعداد تمہاری مدد کے لئے بھیجوں گا اور تم اپنے آپ کو کمزور نہ سمجھنا۔ اللہ عزوجل تم کو فتح عطا فرمائے۔ عمرو کے ساتھ اچھا طرزِ عمل رکھنا میں نے اس کو سمجھا دیا کہ صحیح مشورہ دینے میں دریغ نہ کرے وہ تجربہ کار اور صائب الرائے آدمی ہے۔ والسلام علیکم۔“

* * *

قرآن مجید کو جمع کرنا

صحیح بخاری میں حضرت زید رضی اللہ عنہ بن ثابت سے روایت ہے کہ جنگ یمامہ کے موقع پر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میری جانب ایک قاصد کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ میرے پاس اس وقت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ جنگ کے دوران بے شمار حفاظ شہید ہو گئے ہیں اور اگر اسی طرح جنگوں میں حفاظِ کرام شہید ہوتے رہے تو قرآن مجید کے ایک بہت بڑے حصے کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے اس لئے ان کی رائے یہ ہے کہ میں قرآن کریم کو جمع کروں۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: میں وہ کام نہیں کرسکتا جو حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں نہیں کیا۔ پھر اللہ عزوجل نے اس کارِ خیر کے لئے میرا سینہ کھول دیا اور میری رائے بھی حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ والی بن گئی۔ تم نوجوان ہو اور حضور نبی کریم ﷺ کے کاتب وحی بھی ہو اس لئے تم قرآن کو جمع کرو۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بن ثابت فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو میں اسے قرآن مجید جمع کرنے سے زیادہ آسان سمجھتا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ یہ کارِ خیر ہے اور پھر اللہ عزوجل نے میری رائے وہی کر دی جو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تھی۔ میں نے کھجور کے پتوں، کپڑے کے ٹکڑوں، پتھر کے ٹکڑوں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سینوں سے قرآن مجید اکٹھا کیا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد یہ صحیفے ان کے پاس محفوظ رہے جو بعد ازاں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوئے اور

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد یہ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے جنہوں نے اس کی نقلیں کروا کر مختلف علاقوں میں بھیجیں۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بن ثابت کو قرآن مجید جمع کرنے کا حکم حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس لئے دیا کہ وہ کاتب وحی تھے اور حضور نبی کریم ﷺ کی ہر وحی انہوں نے تحریر فرمائی تھی اس کے علاوہ وہ حافظ بھی تھے اور حضور نبی کریم ﷺ کو قرآن مجید سنایا کرتے تھے تاکہ اگر وہ کوئی غلطی کریں تو حضور نبی کریم ﷺ ان کی اصلاح فرما دیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال سے کچھ روز قبل ہی حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارث نے حضور نبی کریم ﷺ کو سارا قرآنِ پاک سنایا اور حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کی تعریف فرمائی۔

قرآن مجید کو جمع کرنا حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک عظیم الشان کارنامہ ہے جس کی وجہ سے رہتی دنیا تک ہر مسلمان کو قرآن مجید پڑھنے میں آسانی ہو گئی۔ قرآن مجید کو پہلی مرتبہ کتابی شکل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہی دی تھی۔

* * *

تدوین حدیث

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے مختصر دورِ خلافت میں قرآن مجید کو اکٹھا کرنے کے علاوہ تدوین حدیث کا کام بھی سرانجام دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے مختصر عرصہ میں حدیث کا ایک مجموعہ تیار کیا جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند پانچ سو احادیث موجود تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے احادیث کا یہ مجموعہ اپنی بیٹی اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کیا تھا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تدوین حدیث میں نہایت احتیاط سے کام لیا اور اس مجموعہ حدیث کو اپنی بیٹی اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کرتے ہوئے انہیں نہایت احتیاط سے رکھنے کا حکم دیا۔

روایات میں آتا ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہ نے احادیث کا یہ نسخہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دیا تو اس رات ان کے ہاں قیام فرمایا اور تمام رات کروٹیں اس خوف سے بدلتے رہے کہ کہیں کسی حدیث کے تحریر کرنے میں کوئی کوتاہی نہ رہ گئی ہو۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اس کیفیت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے اول یہ معلوم ہوتا تھا کہ شاید آپ رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہیں اور اسی بے چینی میں کروٹیں بدل رہے ہیں۔

◆ ◆ ◆

اہل بیت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسن سلوک

حضرت یزید بن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حصین بن سبرہ رضی اللہ عنہ اور عمرو بن مسلم رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان کے پاس بیٹھ گئے۔ حصین بن سبرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے زید (رضی اللہ عنہ)! آپ رضی اللہ عنہ نے بہت کچھ بھلائیاں دیکھی ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوئے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ ہم سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کریں۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

> ”اے لوگو! میں بشر ہوں اور قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد بلانے کے لئے آئے اور میں اس کا کہا مان لوں اور میں تم لوگوں میں دو بھاری بھرکم چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ان میں سے پہلی چیز کتاب اللہ ہے جس میں تم لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور اگر تم اللہ عزوجل کی اس کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لو گے تو تم فلاح پا جاؤ گے اور دوسری چیز میرے گھر والے ہیں میں تمہیں اہل بیت کے بارے میں اللہ عزوجل کی یاد دلاتا ہوں۔“

حصین بن سبرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ زید (رضی اللہ عنہ)! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات اہل بیت میں سے نہیں ہیں؟ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بھی اہل بیت میں سے ہیں اور اہل بیت وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ کا مال حرام کر دیا گیا۔ حصین بن سبرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ وہ

کون ہیں جن پر صدقہ کا مال حرام ہے تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت عقیل رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ان کی اولادیں ان سب پر صدقہ کا مال لینا حرام ہے۔

بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو میرے اہل بیت میں خیال کرو۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ اور اپنے دورِ خلافت میں اہل بیت حضور نبی کریم ﷺ کو ہمیشہ فوقیت دی اور آپ رضی اللہ عنہ نے خانوادۂ رسول ﷺ اور اہل بیت کے ساتھ اپنے تعلقات نہایت شائستہ اور ہمدردانہ رکھے۔ ذیل میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اہل بیت کے ساتھ سلوک کے کچھ واقعات مختصراً بیان کئے جارہے ہیں۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب میں تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کے پہلو میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ اس دوران حضور نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ محفل میں تشریف لائے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن کے لئے اپنی جگہ خالی کر دی اور وہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضور نبی کریم ﷺ کے درمیان بیٹھ گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس فعل کے متعلق فرمایا: اہل فضل کی فضیلت اہل فضل ہی جانتا ہے۔ پھر آپ ﷺ اپنے چچا حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہو گئے اور اس دوران آپ ﷺ کی آواز نہایت پست ہو گئی۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کو کیا کچھ تکلیف ہو گئی ہے جو آپ ﷺ کی آواز نہایت پست ہو گئی ہے؟ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نفی میں سر ہلا دیا۔ جب حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ چلے گئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! جس طرح تم لوگوں کو میرے سامنے آوازیں

پست کرنے کا حکم ہے اس طرح مجھے حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنی آواز پست کرنے کا حکم ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک نشست تھی جو ان کے لئے مخصوص تھی۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ نشست سوائے حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے لئے نہ چھوڑتے تھے اور حضور نبی کریم ﷺ کو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی یہ ادا بہت اچھی لگتی تھی۔ ایک روز حضور نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محفل میں موجود تھے کہ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے نشست خالی کر دی تو حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کے چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ تشریف لا رہے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ سفید لباس میں ہوں گے ان کے بعد ان کا لڑکا کالا لباس پہنے گا اور بارہ حبشی غلاموں کا مالک ہوگا۔ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہوں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے ابھی میرے متعلق ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے کچھ کہا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے بھلی بات کہی۔ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان آپ ﷺ ہمیشہ بھلی بات ہی کہتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے کہا کہ میرے چچا سفید لباس میں آ رہے ہیں اور عنقریب ان کا لڑکا کالے کپڑے پہنے گا اور بارہ کالے حبشی غلاموں کا مالک ہوگا۔

حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا کی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ میرے دادا نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ جب تشریف فرما ہوتے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے دائیں جانب اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بائیں جانب اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سامنے تشریف فرما ہوتے۔ جب محفل میں حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ تشریف لاتے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی نشست ان کے لئے خالی

کر دیتے اور حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ وہاں تشریف فرما ہوتے۔

ایک موقع پر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری و قرابت کا لحاظ مجھے اپنی قرابت داری سے زیادہ محبوب اور مقدم ہے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ کلام سنا تو فرمایا کہ بے شک حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت و شرافت ہم سب سے زیادہ ہے۔

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے کچھ عرصہ بعد میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نمازِ عصر پڑھ کر باہر نکلا تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے۔ اس دوران حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا گزر حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے نزدیک سے ہوا جو اس وقت چند لڑکوں کے ہمراہ کھیل رہے تھے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو گود میں اٹھالیا اور پیار کرتے ہوئے فرمایا: میرے باپ کی قسم! تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہے اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مشابہ نہیں ہے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کلام سنا تو مسکرا دیئے۔

روایات میں موجود ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں ان کا نکاح حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہو گیا تھا اور پھر ان کی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اولاد بھی ہوئی۔

* * *

اُمت کی نجات کا ذریعہ

ابن سعد میں مروی ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور کہا: اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ رضی اللہ عنہ کو اس پر تعجب نہیں کہ میرا گزر عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) کے پاس سے ہوا اور میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس تمہارے بھائی عمر (رضی اللہ عنہ) آئے اور تم نے انہیں ان کے سلام کا جواب نہیں دیا تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا ہے؟ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایسا نہیں کیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اللہ عزوجل کی تم نے ایسا ہی کیا ہے اور تم نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا کہ مجھے آپ رضی اللہ عنہ کے گزرنے کی ہرگز خبر نہ ہوئی اور نہ ہی مجھے یہ معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے سلام کیا ہے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔ اللہ عزوجل کی قسم! تمہارے متعلق میرا یہ خیال تھا کہ تم کسی سوچ میں گم تھے جس کی وجہ سے تم نے عمر (رضی اللہ عنہ) کے سلام کا جواب نہیں دیا۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا: امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ نے درست فرمایا میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی وجہ

سے پریشان ہوں اور اس سوچ میں گم تھا کہ اس اُمت کی نجات کے بارے میں میں حضور نبی کریم ﷺ سے کچھ نہ پوچھ سکا؟ اور یہی بات میں سوچ رہا تھا جس کی وجہ سے مجھے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے گزرنے اور ان کے سلام کرنے کے متعلق کچھ خبر نہ ہوئی۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں حضور نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کر چکا ہوں کہ ان کی اُمت کی نجات کا ذریعہ کیا ہے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا: جس نے مجھ سے وہ کلمہ قبول کر لیا جو کلمہ میں نے اپنے چچا کو پیش کیا تو اور انہوں نے اسے رد کر دیا پس وہی کلمہ میری اُمت کی نجات کا ذریعہ ہے۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ وہ کلمہ کون سا ہے؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گواہی دینا اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضور نبی کریم ﷺ اللہ عزوجل کے رسول اور بندے ہیں۔

* * *

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعا

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی دعا سکھایئے جو میں نماز میں پڑھا کروں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ) تم یہ دعا پڑھا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمِ۔

”اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بڑی زیادتی کی اور تیرے علاوہ کوئی قصور معاف نہیں کر سکتا پس مجھے اپنے فضل سے معاف کر دے اور مجھ پر رحم فرما بے شک تو ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب الارشاد دعا یاد کر لی اور اس دعا کو اپنی ہر نماز کے بعد کا وظیفہ بنا لیا۔

ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی دعا سکھائیں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ وہ صبح شام کے وقت ذیل کی دعا مانگا کریں:

”اے زمین و آسمان کے خالق اور غائب و ظاہر کو جاننے والے

تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور تو ہر چیز کا پروردگار اور مالک ہے میں اپنے نفس اور شیطان کے شر اور ابلیس کی شرک سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ اپنے نفس کے لئے یا اپنے کسی مسلم بھائی کے لئے شر کا کوئی کام کروں۔"

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی مناجات میں اللہ عزوجل کے حضور یوں عرض کرتے:

"اے اللہ! دنیا کو میرے لئے کشادہ فرما دے لیکن مجھے اس میں مبتلا ہونے سے محفوظ فرما۔"

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اس دعا میں ایک لطیف اشارہ یہ موجود ہے کہ اللہ عزوجل دنیا عطا فرمائیں اور وہ دنیا کو اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کر دیں تا کہ شکر اور انفاق فی سبیل اللہ کا ثواب پائیں اور مقامِ صبر حاصل کریں۔

* * *

حضور نبی کریم ﷺ سے قرابت داری

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رشتہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے خسر بھی تھے۔

اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کا نکاح جس وقت اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہوا اس وقت اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک صرف چھ برس تھی۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے والد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قیام مدینہ منورہ میں بنی حارث بن خزرج کے محلے میں تھا۔ ایک روز حضور نبی کریم ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو میں اپنی والدہ کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی۔ انہوں نے مجھے جھولے سے اُتارا اور میرے بالوں میں کنگھی کی۔ پھر میرے چہرے کو پانی سے پونچھا اور مجھے لے کر دروازہ پر کھڑی ہو گئیں۔ میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ ہمارے گھر چارپائی پر تشریف فرما ہیں اور آپ ﷺ کے ہمراہ انصاری مرد و زن جمع ہیں۔ میری والدہ نے مجھ سے کہا کہ یہ تمہارے اہل ہیں اور اللہ تعالیٰ تجھے ان کے بارے میں برکت عطا فرمائے۔ اس وقت میری عمر سات سال تھی۔

* * *

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خطبات

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بلند پایہ خطیب اور عالم دین بھی تھے۔ اللہ عزوجل نے آپ رضی اللہ عنہ کو تقریر کے فن سے نوازا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اور ان کے وصال کے بعد بھی کئی اہم مواقع پر تقاریر فرمائیں۔ ذیل میں آپ رضی اللہ عنہ کے چند مشہور خطبات نمونہ کے طور پر پیش کئے جا رہے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت خطبہ:

جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس وقت تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کیفیت عجیب تھی۔ ہر شخص صدمے سے حواس باختہ ہو چکا تھا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شدت غم میں نڈھال ہو چکے تھے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ شمشیر برہنہ لئے پھر رہے تھے اور اعلان کر رہے تھے کہ اگر کسی نے بھی کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے ہیں تو میں اس کا سر تن سے جدا کر دوں گا۔ اس موقع پر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بالخصوص حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے ذیل کا خطبہ دیا:

> ”اما بعد! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ قرآن اسی طرح ہے جس طرح نازل ہوا اور دین وہی ہے جو اللہ نے مقرر فرمایا۔ حق بات وہی ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی اور اللہ ہی حق ہے۔

اے لوگو! جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کرتا ہے وہ جان لے کہ محمد ﷺ وصال فرما گئے ہیں اور جو شخص اللہ عزوجل کی عبادت کرتا ہے وہ یقین رکھے اللہ عزوجل ہمیشہ رہنے والا ہے اور اس کے لئے موت نہیں۔ دیکھو اللہ عزوجل نے اپنا فیصلہ فرما دیا اب تم اس میں ردوبدل نہ کرو جو کچھ تمہارے پاس ہے اس پر اللہ نے اپنے نبی کے لئے اس چیز کو ترجیح دی ہے جو اس کے پاس ہے۔ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب کو اپنی بارگاہ میں واپس بلا لیا ہے اور تمہارے لئے اپنی کتاب اور اپنے محبوب کی سنت کو چھوڑ دیا ہے۔ پس جو شخص ان دونوں چیزوں کو مضبوطی سے تھام لے گا وہ فلاح پائے گا اور جو ان کا منکر ہو گا وہ تفرقہ پیدا کرنے والا ہو گا۔

اے لوگو! عدل قائم کرنے والے بنو، دیکھو شیطان ابلیس کہیں تمہارے نبی ﷺ کے وصال پر تمہارے لئے فتنہ بنا کر تمہیں دین سے باغی نہ کرے، شیطان کا مقابلہ ان ہتھیاروں سے کرو جن کے ذریعے تم اسے بے بس کرتے رہے ہو اور تم اسے ہرگز موقع نہ دو کہ وہ تم پر سوار ہو جائے۔"

خلیفہ بننے کے بعد پہلا خطبہ:

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ بننے کے بعد لوگوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"اما بعد! اے لوگو! مجھے تمہارا حاکم مقرر کیا گیا ہے حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر تم مجھے حق پر پاؤ تو میرے ساتھ تعاون کرنا اور اگر تم مجھے باطل پاؤ تو پھر میری اصلاح کرنا۔ جب تک میں اللہ عزوجل کی اطاعت کرتا رہوں گا تو میری اطاعت کرتے رہنا اور جس دن

میں اللہ عزوجل کے حکم کی نافرمانی کروں گا تم پر میری اطاعت واجب نہیں رہے گی۔ یادرکھو! میرے نزدیک تم میں قوی شخص ضعیف ہے جب تک کہ میں اس سے حق وصول نہ کرلوں اور ضعیف شخص اس وقت تک قوی ہے جب تک میں اسے اس کا حق نہ دلا دوں۔ میں اللہ عزوجل سے سب کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔“

امام حسن رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ منبر پر اس جگہ کھڑے ہوگئے جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تھے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

”لوگو! میں ایک بوڑھا آدمی ہوں اس لئے تم مجھ سے زیادہ صحت مند اور طاقتور آدمی کے سپرد یہ معاملہ کردو۔“

لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر کہا: آپ رضی اللہ عنہ ہر قسم کے حالات میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں اس لئے اس معاملے کے آپ رضی اللہ عنہ زیادہ حق دار ہیں۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی بات سن کر فرمایا:

”دیکھو اگر تمہارا اصرار ہے کہ میں اس امر کا زیادہ حق دار ہوں تو پھر میرے ساتھ تعاون کرنے میں بخل سے کام مت لینا اور یہ یاد رکھنا کہ میں بھی انسان ہوں اور میرے پیچھے بھی شیطان لگا ہوا ہے۔ اگر تم مجھے کبھی غصے کی حالت میں دیکھو تو اٹھ کر چلے جاؤ اور جب تک میں سیدھا رہوں میری اطاعت کرتے رہو اور جب میں ٹیڑھا ہو جاؤں تو تم مجھے سیدھا کردو۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ترکِ جہاد کے مشورہ پر خطبہ:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد منکرین زکوٰۃ کے خلاف چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ کو ترکِ جہاد کا مشورہ دیا کہ فی الحال یہ وقت جہاد کے لئے

موزوں نہیں ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

> ''لوگو! اگر تمہاری تعداد کم اور دشمن کی تعداد زیادہ ہے تو کیا شیطان تمہیں اس راستے پر لے چلے گا۔ اللہ کی قسم! اللہ اس دین کو سب ادیان پر غالب کر کے رہے گا اگرچہ مشرکوں کو یہ بات کتنی ہی ناپسند کیوں نہ ہو۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہم حق کو باطل پر دے مارتے ہیں تو وہ اسے پیس کر رکھ دیتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے باطل مٹ جاتا ہے۔ ایک اور جگہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: کئی موقعوں پر ایسا ہوا کہ ایک چھوٹا گروہ اللہ کے اذن سے بڑے گروہ پر غالب آ گیا۔
>
> لوگو! اگر میں تنہا رہ جاؤں تو بھی میں ان کے مقابلے میں اللہ عزوجل کی خاطر جہاد کا حق اس طرح ادا کروں گا کہ یا میں قتل ہو جاؤں یا میرا عذر قبول ہو جائے۔
>
> لوگو! خدا گواہ ہے کہ اگر یہ لوگ زکوٰۃ کے مال میں سے اونٹ کی ایک نکیل بھی دینے سے انکار کریں گے تو میں ان کے خلاف جہاد کروں گا اور وہ بہترین مدد کرنے والا ہے۔''

فتنہ ارتداد کے موقع پر خطبہ:

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجمع عام میں منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کا اعلان کرتے ہوئے ذیل کا خطبہ دیا:

> ''اللہ عزوجل کی حمد و ثناء اور حضور نبی کریم ﷺ پر بے حد درود و سلام! سب تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہی ہیں جس نے ہدایت کا انتظام فرمایا اور جو اپنی ساری مخلوق کے لئے کافی ہے اور جس نے ہر ضرورت کا سامان مہیا فرمایا۔ اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم ﷺ کو

نبی برحق بنا کر مبعوث فرمایا اور جس وقت حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی نبوت کا اعلان کیا اس وقت دین اسلام اجنبی تھا اور لوگ اسے قبول کرنے کو تیار نہ تھے۔ اہل کتاب گمراہ ہو چکے تھے اور اللہ عزوجل ان کی گمراہیوں اور بداعمالیوں پر غضبناک تھا۔ انہوں نے اللہ عزوجل کی کتابوں میں تحریف کی اور بہت سوں کو معبود بنا کر ان کی پرستش شروع کر دی۔ وہ تنگدست بھی تھے اور گمراہ بھی۔ اللہ عزوجل نے اپنے فضل سے انہیں حضور نبی کریم ﷺ کے ذریعے متحد کر کے بہترین اُمت بنایا اور دوسروں کے مقابلے میں ان کی مدد فرمائی۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ وصال فرما گئے اور شیطان ان پر سوار ہو گیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کے بارے میں ارشاد فرما دیا تھا: اور محمد ﷺ تو اللہ کے رسول ہیں ان سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں تو کیا آپ ﷺ وصال پا جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔

لوگو! تمہارے اردگرد جو عرب قبائل ہیں انہوں نے بھیڑ بکریاں اور اونٹ (یعنی زکوٰۃ کا مال) دینے سے انکار کر دیا ہے اور اگرچہ تمہارے نبی کریم ﷺ کی برکت اٹھا لی گئی ہے لیکن جتنے اپنے دین میں آج تم قوی ہو اس سے پہلے کبھی اتنے قوی نہ تھے۔ تم آگ کے گڑھے کے کنارے کھڑے ہو اور اللہ عزوجل نے اپنے رسول ﷺ کے ذریعے تمہیں اس سے نجات دی ہے۔ اللہ کی قسم! میں اللہ کے دین کے معاملے میں قتال جاری رکھوں گا یہاں تک کہ اللہ اپنا وعدہ پورا نہ فرما دے اور ہم شہید ہو کر جنت میں نہ چلے جائیں۔ یہ سعادت وہ حاصل کرے گا جو زمین پر اللہ کا خلیفہ اور اس کے دین کا وارث بن

کر رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فیصلے اٹل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: تم میں سے جو ایمان لانے والے اور نیک عمل کرنے والے ہیں ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ زمین کی خلافت عطا فرمائے گا۔"

ملک شام کے جہاد پر لوگوں کو اُبھارنے کے لئے خطبہ:

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ملک شام کے جہاد پر اُبھارتے ہوئے ذیل کی تقریر فرمائی:

"اللہ عزوجل کی حمد وثناء اور حضور نبی کریم ﷺ پر درود وسلام! یاد رکھو! ہر کام کا ایک مقصد ہوتا ہے جو اس مقصد کو پالیتا ہے وہ بامراد ہو جاتا ہے اور جو شخص اللہ عزوجل کی رضا کے لئے عمل کرتا ہے اس کے لئے اللہ کافی ہوتا ہے۔ تم پر پیہم جدوجہد لازم ہے کیونکہ آدمی منزل تک استقامات ہی کے ذریعے پہنچ سکتا ہے۔ جان لو جس کا ایمان نہیں اس کا دین بھی نہیں اور جو شخص اللہ عزوجل سے ثواب کی امید نہیں رکھتا اس کے لئے کوئی اجر نہیں اور جس کی نیت درست نہیں اس کا عمل بھی مقبول نہیں۔ دیکھو! اللہ عزوجل کی کتاب میں جہاد فی سبیل اللہ کا بہت اجر بیان کیا گیا ہے جس کو پڑھ کر مسلمان کا دل چاہتا ہے وہ اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کر دے۔ جہاد وہ تجارت ہے جس کی نشاندہی خود اللہ عزوجل نے فرمائی ہے اور جو شخص جہاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ذلت ورسوائی سے بچاتا ہے اور دنیا و آخرت میں اسے عزت وتوقیر سے نوازتا ہے۔"

انصار سے خطاب:

بحرین سے جب مال غنیمت آیا اور وہ مال آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں برابر تقسیم کیا تو انصار ناراض ہو گئے اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ انہیں ترجیح دی جائے۔ اس موقع پر آپ

رضی اللہ عنہ نے انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

> ''تمہارا مطالبہ درست ہے لیکن اگر میں تمہیں زیادہ حصہ دوں گا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تم نے دنیا کی خاطر یہ سب کچھ کیا تھا اور اگر تم صبر کرو گے تو تمہارا سارا عمل اللہ عزوجل کی خاطر ہوگا۔''

انصار نے کہا: اللہ گواہ ہے ہم نے سب کچھ اللہ عزوجل کے لئے کیا ہے۔ پھر انصار اپنے مطالبے سے دستبردار ہو گئے۔ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور انصار سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

> ''اللہ عزوجل کی حمد وثناء اور حضور نبی کریم ﷺ پر بے شمار درود وسلام! انصار کی جماعت! اگر تم یہ کہو کہ میں ہم نے تمہیں اپنے سائے میں پناہ دی اور اپنے مال میں حصہ دار بنایا اور اپنی جانوں کے ذریعے ہماری مدد کی تو تم حق بجانب ہو اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا تمہارا مقام ومرتبہ بہت بلند ہے اور اس مقام تک پہنچنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔''

دنیا کی بے ر و کے بارے میں خطاب:

دنیا کی بے ر و کے متعلق آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

> ''اللہ عزوجل کی حمد وثناء اور حضور نبی کریم ﷺ پر بے حد درود وسلام! دنیا اور آخرت میں حکمران سب سے زیادہ بدنصیب لوگ ہیں۔ لوگو! تم سطحی نگاہ سے دیکھتے ہو اور جلد بازی میں فیصلے کرتے ہو کیا تم حکمرانوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ اپنے مال سے زیادہ دوسروں کی دولت کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہیں ان کے دلوں پر ہر وقت خوف طاری رہتا ہے' ان کو حسد اور غیظ وغضب کی بیماری لگ جاتی ہے' وہ راحت ومسرت سے محروم ہوتے ہیں' وہ عبرت حاصل نہیں کرتے'

ان کو اعتماد اور سکون میسر نہیں آتا' وہ کھوٹے سکے اور فریب وسراب کی مانند ہوتے ہیں' دیکھنے میں تو وہ بظاہر بارعب نظر آتے ہیں لیکن اندر سے وہ غمگین ہوتے ہیں اور جب ان کی عمر ختم ہو جاتی ہے اور وہ اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے سخت حساب لیتا ہے اور انہیں کم معاف کرتا ہے اور ان کے مقابلے میں مفلوک الحال شخص خوش نصیب ہوتے ہیں۔ بہترین حکمران وہ ہے جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ میرے بعد وہ دور بھی عنقریب آنے والا ہے جب اس اُمت میں انتشار پیدا ہو جائے گا اور ناحق خون بہایا جانے لگے گا پھر اہل حق کو اقتدار حاصل بھی ہوا کرے گا تو اس کی مدت نہایت ہی مختصر ہو گی اور ان کی حکومت کے اثرات بہت کم ہوں گے۔ لوگ سنت نبوی ﷺ کو چھوڑ دیں گے۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں ان حالات میں مساجد سے علیحدہ نہ ہونا اور قرآن کریم سے راہنمائی حاصل کرتے رہنا۔"

وعظ و تلقین:

ایک مرتبہ لوگوں کو وعظ و تلقین کرتے ہوئے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"سب تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں اور میں اسی کی حمد وثناء بیان کرتا ہوں اور اسی سے مدد کا درخواست گزار ہوں اور اسی سے مغفرت کا طلب گار ہوں اور اسی سے ہدایت چاہتا ہوں اور اسی کی پناہ میں آتا ہوں۔ بے شک اللہ عزوجل جسے چاہے ہدایت نصیب فرمائے اور جسے گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں

گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ عزوجل کے بندے اور رسول ہیں اور بے شمار درود و سلام حضور نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکت پر۔ بے شک اللہ عزوجل ہی کی حمد و ثناء بڑی ہے اور وہ حی و قیوم ہے اور اس کے لئے موت نہیں۔ وہی زندگی اور موت دینے والا ہے اور جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔ اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم ﷺ کو نبی برحق بنا کر مبعوث فرمایا تا کہ آپ ﷺ اللہ عزوجل کے دین کو تمام باطل ادیان پر غالب کریں۔ حضور نبی کریم ﷺ تمام انسانوں کے لئے رحمت اور حجت بنا کر بھیجے گئے اور اللہ عزوجل نے جب آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا اس وقت لوگ جاہلیت کے اندھیروں میں ڈوبے ہوئے تھے اور ان کے ادیان خرافات کا مجموعہ تھے۔ اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم ﷺ کو دین حق کے ذریعے بلند مرتبہ عطا فرمایا۔ آپ ﷺ نے تمام انسانوں کو مساوات کا درس دیا اور انسانوں میں ہر قسم کی تفریق کو مٹا دیا۔ پس تم لوگ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو تا کہ تم فلاح پاؤ اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے درحقیقت میری اطاعت کی۔

لوگو! میں تمہیں ہر معاملے میں تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہوں اور ہر قسم کے حالات میں حق کا ساتھ دینے کی نصیحت کرتا ہوں۔ جس بات میں کوئی سچائی نہیں اس میں کسی قسم کی خیر بھی نہیں۔ جھوٹ بولنا فسق و فجور ہے اور فسق و فجور میں مبتلا ہونے والا شخص ہلاک ہو جاتا ہے۔ دیکھو! فخر سے بچتے رہنا' اس شخص کے فخر کی کیا حیثیت جو مٹی

سے پیدا ہوا ہو اور مٹی میں ہی جا ملتا ہو۔ جو آج زندہ ہے اس نے کل مرنا بھی ہے اور جب تم اس دنیا سے جانے لگو تو تمہارا نامۂ اعمال نیک ہو اور خود کو دنیا سے جانے والا سمجھو۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: قیامت کا دن ایسا ہوگا کہ جس نے دنیا میں کوئی بھلائی کی ہوگی وہ اسے اس روز اپنے سامنے موجود پائے گا اور جس نے برائیاں کی ہوں گی وہ چاہے گا کہ اس کے اور اس کی برائیوں کے درمیان طویل مسافت حائل ہوتی۔

لوگو! اللہ سے ڈرو اور تم سے پہلے جو گزر چکے ہیں ان سے عبرت حاصل کرو اور اس حقیقت کو جان لو کہ عنقریب تم اپنے رب سے ملنے والے ہو اور تمہیں تمہارے اعمال کا حساب دینا ہے۔ ہاں! اگر اللہ کسی سے درگزر فرمادے اور وہ غفور رحیم ہے۔ پس اپنے آپ کو بچاؤ اور اللہ عزوجل سے ہی مدد مانگتے رہو کیونکہ اس کی توفیق کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔

اے اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر بے شمار رحمتیں نازل فرما اور ان پر درود و سلام کے ذریعے ہمارا بھی تزکیہ فرما۔ قیامت کے دن ہمیں ان کے ساتھ اٹھانا اور آپ ﷺ کے حوض سے ہمیں بھی سیراب فرمانا۔ اے اللہ! ہمیں اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرما اور دشمن کے مقابلے میں ہماری حوصلہ افزائی فرما۔ آمین۔"

ایک اور موقع پر لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اللہ عزوجل کی حمد و ثناء اور حضور نبی کریم ﷺ پر بے شمار درود و سلام! وہ خوبرو کہاں گئے جنہیں اپنی جوانیوں پر ناز تھا۔ وہ بادشاہ کہاں گئے

جنہوں نے بڑے بڑے محلات تعمیر کروائے۔ وہ سورما کہاں گئے جو میدانِ جنگ میں دادِ شجاعت پاتے تھے۔ جان لو! وہ قبر کی تاریکیوں میں ہیں اس لئے تم بھی اپنی نجات کی فکر کرو۔

لوگو! اللہ تعالیٰ سے حیا کیا کرو جس کے قبضے میں میری جان ہے اور میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جب میں رفع حاجت کے لئے بھی جاتا ہوں تو اپنے رب سے حیا کی وجہ سے خود کو زیادہ سے زیادہ کپڑے میں لپیٹ کر رکھتا ہوں۔

لوگو! اللہ عزوجل سے عافیت کی درخواست کیا کرو کیونکہ ایمان کے بعد عافیت سے بڑی کوئی نعمت نہیں اور کفر کے بعد شک سے بڑی کوئی مصیبت نہیں۔ ہمیشہ سچائی کا دامن تھامے رکھو کہ وہ نیکی کی طرف لے جاتی ہے جس سے جنت ملتی ہے اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور آدمی کو دوزخ میں لے جاتا ہے۔"

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ لوگوں کو وعظ و تلقین کرتے ہوئے ذیل کا خطبہ ارشاد فرمایا:

"اللہ عزوجل کی حمد و ثناء کہ وہی حمد و ثناء کے لائق ہے اور میں بھی اسی کی حمد بیان کرتا ہوں اور اس سے ہی مدد کا طالب ہوں۔ میرا اور تمہارا وقت مقررہ نزدیک ہے اور میری اللہ عزوجل سے التجا ہے کہ وہ موت کے بعد ہمیں اپنے ہاں عزت عطا فرمائے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک ہے اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کو نبی برحق بنا کر مبعوث فرمایا تاکہ آپ ﷺ غافلوں کو متنبہ کریں اور نیک لوگوں کو خوشخبری سنائیں۔

اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم ﷺ کو روشنی پھیلانے والا بنا کر مبعوث فرمایا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا وہ ہدایت یافتہ ہے اور جو ان کی نافرمانی کرے گا وہ گمراہی میں مبتلا ہے۔

لوگو! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اندر تقویٰ پیدا کرو اور اللہ عزوجل کے احکامات پر مضبوطی سے کاربند رہو۔ کلمہ طیبہ کے بعد اسلامی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے جسے تمہارا ذمہ دار بنائے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو کیونکہ جو شخص اللہ کی اور صاحب امر لوگوں کی اطاعت کرتا ہے وہ اپنے اوپر واجب حق کو ادا کرتا ہے اور کامیاب و کامران ہو جاتا ہے۔ جو شخص خواہشاتِ نفس کی پیروی سے خود کو محفوظ رکھتا ہے وہ فلاح پاتا ہے۔ جو آج زندہ ہے اس نے کل مرنا ہے اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہو اور اپنے آپ کو مرنے والوں میں شمار کرتے رہو۔

لوگو! صبر اور استقامت سے کام لیتے رہو۔ احتیاط کی روش اختیار کرو کہ احتیاط مفید ہے۔ اچھا عمل کرو کہ وہی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول ہے۔ اللہ عزوجل سے ڈرتے رہو اور اس کی رحمت کے طالب رہو جس کا اس نے تم سے وعدہ کیا ہے۔ عقل و فکر، تقویٰ و طہارت سے کام لو اور اس بات پر نظر رکھو کہ تم سے پہلے لوگ کیوں ہلاک ہوئے اور نجات پانے والوں نے کیا اعمال کیے؟ اللہ عزوجل سے مدد مانگتے رہا کرو کیونکہ تمام قوتوں کا مالک وہی ہے۔

لوگو! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرو اور اس کے شایانِ شان حمد و ثناء بیان کیا کرو۔ اللہ عزوجل سے مغفرت کے طلب گار

رہو کیونکہ وہ غفور الرحیم ہے۔ یہ جان لو کہ جو اعمال اخلاص کے ساتھ اللہ کے لئے کرو گے وہ اللہ کی اطاعت میں شمار ہوں گے اور جو اعمال تم اپنے نفس کی اطاعت میں کرو گے وہ گناہ شمار ہوں گے۔ اپنے سے پہلے لوگوں کے بارے میں سوچو کہ وہ کل کہاں تھے اور آج کہاں ہیں؟ وہ بادشاہ اور حکمران کہاں گئے جنہوں نے اس زمین پر فتوحات کے جھنڈے گاڑے ان کا کوئی وجود بھی باقی نہیں رہا۔ ان کو بھلا دیا گیا اور ان کا ذکر بھی باقی نہیں رہا جن کے ظلم سے بستیاں اجڑ گئیں اور وہ خود قبروں میں پہنچ گئے۔ تم اپنے جن بھائیوں اور دوستوں کو جانتے تھے وہ کہاں گئے؟ تم بھی جانے والے ہو اور جو اعمال تم کرو گے اس کا خمیازہ بھگت لو گے۔ تمہارے نیک اعمال تمہاری خوش بختی ہیں اور تمہارے برے اعمال تمہارے لئے بدبختی کی علامت ہیں۔ جان لو کہ اللہ عزوجل کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی اس کا ہم نسب ہے کہ وہ اس کے ساتھ امتیازی سلوک کرے۔ میں تمہارے لئے اور اپنے لئے اللہ عزوجل سے مغفرت طلب کرتا ہوں کیونکہ وہ رحم فرمانے والا مہربان ہے۔"

* * *

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نصیحتیں

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نصیحت:

حضرت اغربی مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرضِ وصال میں ارادہ فرمایا کہ وہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی بھیجا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

> ”عمر (رضی اللہ عنہ)! میں تم کو ایسے امر کی دعوت دیتا ہوں جو ہر اُس آدمی کو تھکا دیتا ہے جو اس کو سنبھالے۔ عمر (رضی اللہ عنہ)! اللہ کی فرمانبرداری کرتے رہنا اور اللہ سے ڈرتے رہنا، اس کی اطاعت کرنا اور اس کی اطاعت کرنے میں تقویٰ سے کام لینا۔ یاد رکھو کہ تقویٰ قابل حفاظت امر ہے اور میں تم کو خلافت پیش کرتا ہوں اور اس کو وہی آدمی اپنے ذمے لیتا ہے جو اس پر عمل کر سکے۔ پس جس نے حق بات کا حکم دیا اور خود باطل کام کیا اور بھلی بات کا حکم کیا اور خود منکرات پر عمل پیرا رہا۔ وہ دن دور نہیں کہ اس کی آرزو ختم ہو جائے اور اس کا عمل ضائع ہو جائے۔ پس اگر تم لوگوں کے امور کے لئے ان کے خلیفہ ہوئے ہو تو تم سے جہاں تک ہو سکے اپنے ہاتھوں کو لوگوں کے خون سے روکنا

اور اپنے پیٹ کو ان کے مالوں سے خالی رکھنا اور اپنی زبان کو ان کی آبروریزی سے بچانا۔ اگر تم سے ایسا ہو سکے تو کر لینا اور اللہ عزوجل کے بغیر کسی کام پر قدرت حاصل نہیں ہوتی۔"

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! امابعد! یہ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کی جانب سے وہ عہد ہے جو ایسے وقت میں دیا جب کہ اس کی دنیا کا زمانہ اختتام پذیر ہے اور وہ دنیا سے جا رہا ہے۔ اس کے آخرت کا دورِ اول شروع ہونے والا ہے اور دارِ آخرت میں قدم رکھ رہا ہے جہاں کافر بھی ایمان لے آئے گا اور م ر بھی متقی بن جائے گا اور جھوٹا شخص بھی سچ بولے گا۔ میں اپنے بعد عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ مقرر کرتا ہوں۔ اگر انہوں نے انصاف سے کام لیا تو میرا گمان بھی ان کے متعلق یہی ہے اور اگر انہوں نے ظلم کیا تو وہ جانیں۔ میں نے بھلائی کا ارادہ کیا ہے اور غیب کا علم مجھے نہیں۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے: جن لوگوں نے ظلم ڈھائے ہیں ان کو بہت جلد پتہ چل جائے گا کہ کس کروٹ پر وہ پلٹا کھائیں گے۔"

اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"اے عمر (رضی اللہ عنہ)! بغض رکھنے والے سے تم نے بغض رکھا اور محبت کرنے والے سے تم نے محبت کی اور یہ پرانے زمانے سے چلتا آرہا ہے کہ بھلائی سے عداوت اور شرارت سے محبت کی جاتی ہے۔"

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے خلافت کی کچھ حاجت نہیں۔ حضرت

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”عمر (رضی اللہ عنہ)! منصب خلافت کو تمہاری ضرورت ہے تم نے سرکار دوعالم ﷺ کو دیکھا ہے اور تم ان کی صحبتوں میں رہے ہو اور تم نے دیکھا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ہمارے نفسوں کو اپنے نفس پر ترجیح دی اور یہاں تک کہ ہم لوگ آپ ﷺ ہی کے دیئے ہوئے ان عطیات میں سے ہیں جو آپ ﷺ نے ہم لوگوں کو عطا فرمائے اور بچا ہوا اپنے اہل کو ہدیہ دیا کرتے تھے اور تم نے مجھے دیکھا اور میرے ساتھ رہے۔ میں نے تو اسی ذات گرامی کے نقش قدم کی پیروی کی جو مجھ سے پہلے تھے۔ اللہ کی قسم! یہ باتیں میں سوتے میں نہیں کر رہا ہوں اور نہ ہی خواب دیکھ رہا ہوں اور میں کسی وہم کے طور پر یہ شہادت نہیں دے رہا اور بے شک میں ایک ایسے راستے پر ہوں جس میں کجی نہیں۔

اے عمر (رضی اللہ عنہ)! تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ بے شک اللہ عزوجل کے لئے کچھ حقوق ہیں رات میں جن کو وہ دن میں نہیں قبول فرماتا اور کچھ حقوق ہیں دن میں جن کو وہ رات میں قبول نہیں فرماتا اور بروزِ قیامت جس کسی کی بھی ترازوئے اعمال وزنی ہوگی اور ترازوئے اعمال کے لئے حق بھی یہی ہے کہ وہ وزنی اس وقت ہوگی جب اس میں حق کے سوا کچھ نہ ہوگا اور بروزِ قیامت جن لوگوں کے اعمال کا پلہ ہلکا ہوگا وہ وہی ہوں گے جنہوں نے باطل کی پیروی کی ہوگی اور میزانِ عمل کے لئے حق ہے کہ بجز باطل کے اور کسی چیز سے اس کا پلہ ہلکا نہ ہو۔ بے شک سب سے پہلی وہ چیز جس سے میں تمہیں ڈراتا ہوں وہ تمہارا نفس ہے اور میں تم کو لوگوں سے بھی پرہیزگاری کا حکم

دیتا ہوں۔ لوگوں کی نظریں بہت بلند و بالا دیکھنے لگی ہیں اور ان کی خواہشات کا مشکیزہ پھونکوں سے بھر گیا ہے اور لوگوں کے لئے لغزش سے خیریت ہو جائے گی پس تم لوگوں کو لغزشات میں پڑنے سے بچاؤ گے اس لئے کہ لوگوں کو ہمیشہ تمہاری جانب سے خوف رہے گا اور تم سے ڈرتے رہیں گے جب تک کہ تم اللہ سے ڈرتے رہو گے اور یہ میری وصیت ہے اور میں تمہیں سلام کرتا ہوں۔"

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا آخری وقت آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے فرمایا:

"اے عمر (رضی اللہ عنہ)! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کے لئے جو اعمال دن میں کرنے کے ہیں وہ رات میں قبول نہیں ہوتے اور جو اعمال رات میں کرنے کے ہیں وہ دن میں قبول نہیں ہوتا اور بے شک نوافل اس وقت تک قبول نہیں ہوتے جب تک کہ فرائض ادا نہ کئے جائیں اور جس کسی کے اعمال کا پلہ بروزِ قیامت وزنی ہوگا وہ دنیا میں حق کی پیروی کرنے والا ہوگا اور ترازوئے اعمال کے لئے جس میں کل حق رکھا جائے گا یہ حق ہے کہ وہ وزنی ہو اور بروزِ قیامت جن لوگوں کے اعمال کا پلہ ہلکا ہوگا وہ ان کے دنیا میں باطل اعمال کی وجہ سے ہوگا۔ بے شک اللہ عزوجل نے اہل جنت کا تذکرہ فرمایا ہے اور ان کا تذکرہ ان کے اچھے اعمال کی وجہ سے ہے۔ جب میں اہل جنت کو یاد کرتا ہوں تو میں کہتا ہوں کہ مجھے خطرہ ہے کہ میں ان سے نہ مل سکوں گا اور اللہ عزوجل نے اہل دوزخ کا بھی تذکرہ فرمایا ہے اور ان کا تذکرہ ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے ہے اور جب میں اہل دوزخ کو یاد کرتا ہوں تو کہتا ہوں کہ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں

میں ان کے ساتھ نہ ہوں۔ اگر تم نے میری اس نصیحت کی حفاظت کی تو کوئی چیز تمہیں موت سے زیادہ محبوب نہ ہوگی اور موت آنے والی ہے اور تم کسی بھی طرح موت سے عاجز نہیں ہو۔"

حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو نصیحت:

حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے خرید کر آزاد فرمایا اور اب آپ رضی اللہ عنہ ہی مجھے اجازت دیجئے کہ میں اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کروں کیونکہ مجھے اب مدینہ منورہ میں قیام سے زیادہ جہاد محبوب ہے۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اے بلال (رضی اللہ عنہ)! اللہ گواہ ہے کہ میں نے تمہیں صرف اللہ کے لئے آزاد کیا اور مجھے تم سے کوئی بدلہ یا شکریہ درکار نہیں۔ اللہ عزوجل کی زمین وسیع ہے تم جہاں جانا چاہو جا سکتے ہو۔"

حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے لگتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے میری بات کا برا منایا ہے۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"نہیں بلال (رضی اللہ عنہ)! اللہ کی قسم! میں نے برا نہیں منایا بلکہ میری خواہش ہے کہ تم اپنی خواہش کو میری خواہش پر قربان کر دو کیونکہ میں تمہاری جدائی کا تصور بھی نہیں کر سکتا ہے حالانکہ ایک دن یہ ہونا ہی ہے اور جدائی کی وہ گھڑی عنقریب آنے والی ہے اور ہماری ملاقات پھر روزِ محشر ہوگی اور اگر تم جہاد پر جانا چاہتے ہو تو میں تمہیں نہیں روکوں گا۔

بلال (رضی اللہ عنہ)! میں تمہیں بھلائی کے کاموں کی نصیحت کرتا ہوں وہ کام جو تمہیں اللہ عزوجل کی یاد دلاتے رہیں اور جب تم اس دنیا سے رخصت ہو تو تمہیں ان کا بہترین اجر ملے۔"

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو نصیحت:

حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ملک شام کی طرف لشکر اسلام کو بھیجنا کا ارادہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ابلہ سے ہوتے ہوئے فلسطین پہنچیں۔ جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا لشکر مدینہ منورہ سے روانہ ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ اس لشکر کے ہمراہ مدینہ منورہ کی سرحد تک گئے اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

> اے عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہ)! اپنی خلوت وجلوت میں اللہ عزوجل سے ڈرتے رہنا اور اس سے حیا کرنا کیونکہ وہ تمہارے نیک اور بد تمام اعمال کو جانتا ہے اور تم نے دیکھ لیا ہے کہ جو حضرات تم سے آگے نیک اعمال کر کے گئے ان کا اللہ عزوجل کے ہاں کیا مقام ہے؟ تم بھی آخرت کے لئے عمل کرنے والے بن جاؤ اور تمہارا مقصد صرف رضائے الٰہی ہو اور تم لوگوں کے چھپے ہوئے بھید ہرگز جاننے کی کوشش نہ کرنا۔ دشمن سے جب بھی مقابلہ کرنا سچائی کے ساتھ کرنا اور دورانِ جنگ بزدلی نہ دکھانا۔ میں تمہیں امانت میں خیانت نہ کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اگر تم اپنی اصلاح کرو گے تو تمہاری رعایا خود بخود تمہارے لئے بھلی ہو جائے گی۔''

ابن عساکر کی روایت ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو شام کے محاذ پر نصیحت کرتے ہوئے خط لکھا:

> ''میں نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو خط بھیج دیا ہے اور وہ عنقریب تمہارے پاس پہنچ جائیں گے جب وہ تمہارے پاس پہنچیں تو ان سے حسن سلوک سے پیش آنا اور ان سے مشورہ کرنا اور ان کی مخالفت نہ کرنا۔ میں نے تمہیں اس کام کا عامل بنایا ہے کہ جن لوگوں پر تمہارا

> گزرو یعنی مسلمان قبائل تو انہیں جہاد فی سبیل اللہ کی دعوت دو۔ پس جو ان میں سے تمہارے ساتھ ہو اس کے لئے سواری کا انتظام کرو اور لشکر میں اتفاق و اتحاد برقرار رکھو۔"

حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو نصیحت:

محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا تو ان کے بارے میں حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو یوں وصیت فرمائی:

> "خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور جو کچھ ان کا حق تمہارے اوپر ہے اس کا لحاظ رکھنا جیسا کہ تمہیں اس زمانہ میں یہ بات پسند تھی کہ یہ والی ہو کر تمہارے سامنے آتے اور جو تمہارا حق ان کے اوپر ہے اسے پہچانتے۔ تم نے ان کا مرتبہ اسلام میں جان رکھا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا اور یہ آپ ﷺ کی طرف سے والی تھے اور میں نے بھی انہیں والی بنا رکھا تھا۔ اب میں نے مناسب خیال کیا کہ انہیں معزول کر دوں اور قریب ہے کہ ان کے لئے معزولی ان کے دین کے بارے میں بہتر ثابت ہو اور مجھے کسی کی امارت سے حسد نہیں اور میں نے لشکروں کی امارت کے بارے میں خالد رضی اللہ عنہ کو اختیار دیا تھا کہ جس کو چاہیں منتخب کر لیں اور انہوں نے تمہارے غیر کو چھوڑ کر تمہارا چناؤ کیا اور اپنے چچیرے بھائی کے مقابلے میں تم کو ترجیح دی۔ جب تمہیں کوئی امر درپیش ہو جس کے لئے تمہیں کسی کی نصیحت کی ضرورت ہو تو تم حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کے پاس نصیحت اور بھلائی پاؤ گے۔"

حضرت زید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو نصیحت:

حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے ملک شام کی جانب روانہ کیا تو فرمایا:

> "اے یزید (رضی اللہ عنہ)! تمہاری رشتہ داریاں بہت ہیں اور ممکن ہے کہ تم ان رشتہ داریوں کو امارت میں ترجیح دو اور اس کا مجھے تمہاری جانب سے بڑا خطرہ ہے۔ بے شک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مسلمانوں کے امور میں سے کسی امر کا والی ہو اور وہ مسلمانوں پر کسی کو ناحق تخصیص کی بناء پر امیر بنا دے ایسے امیر بنانے والے پر اللہ کی لعنت، اللہ پاک ہے ایسے امیر بنانے والے کی کسی خرچہ اور کسی کوشش کو قبول نہیں کرے گا یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کر دے گا اور جس نے اپنے بھائی کے مال میں سے کسی کی کچھ مدد کی اس پر اللہ کی لعنت ہو گی۔ لوگوں کو اس بات کی دعوت دو کہ وہ اللہ پر ایمان لائیں۔"

حضرت حارث بن فضیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو شام کا حاکم بنانے کے بعد فرمایا:

> "اے یزید (رضی اللہ عنہ)! تم جوان ہو تمہارا تذکرہ ان بھلائیوں کے ساتھ کیا جاتا ہے جو تم سے دیکھی گئیں اور میں نے یہ اتنی بات جو تم سے تنہائی میں بلا کر کی ایک کام کے لئے کی ہے۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں تم سے ایک کام لوں اور میں تم کو تمہارے گھر سے باہر نکالوں تا کہ مجھے پتہ چلے کہ تم اور تمہاری امارت کیسی رہتی ہے؟ اور میں تمہیں بتائے دیتا ہوں کہ اگر نے حسن وخوبی سے فرائض انجام دیئے تو میں تمہارے منصب میں ترقی کروں گا اور اگر تم نے اپنے فرائض صحیح طریقے سے انجام نہ دیئے تو میں تمہیں معزول کر دوں گا

> اور میں نے تمہیں حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کے عمل کا والی بنایا ہے۔ میں تمہیں ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ تمہیں معلوم ہے کہ ان کا اسلام میں کیا مرتبہ ہے۔ میں تمہیں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ان کی عزت وتوقیر میں کوئی کمی نہ رہنے دینے اور تم کوئی بات حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کے مشورہ کے بغیر نہ کرنا۔"

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو وصیت:

جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرض الموت میں گرفتار ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بہت مغموم تھیں انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے نصیحت کرنے کی درخواست کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

> "بیٹی! وہ وقت آ گیا ہے جب تمام پردے ہٹا دیئے جاتے ہیں اور میں اپنا انجام دیکھ رہا ہوں۔ اب اگر مجھے کوئی خوشی ہے تو وہ دائمی خوشی ہے اور اگر کوئی پریشانی ہے تو وہ بھی دائمی پریشانی ہے۔ میں نے خلافت کا بوجھ اس وقت اٹھایا جب حالات ناسازگار تھے اور اگر میں اس وقت یہ ذمہ داری قبول نہ کرتا تو اُمت کا شیرازہ بکھر جاتا۔ میرا اللہ گواہ ہے کہ میں نے اسی وجہ سے یہ بوجھ اٹھایا کہ اس کے بعد میرے اندر غرور پیدا نہ ہوا اور نہ ہی میں نے کبھی اپنے اس عہدے پر فخر کیا۔ میں نے کبھی بیت المال سے اپنی ضرورت سے زیادہ مال حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی اور بس اتنا ہی لیا جتنی مجھے حاجت تھی۔ جب میرا وصال ہو جائے تو میری یہ چکی اور غلام میری چادر

اور میرا بستر یہ سب بیت المال میں واپس کر دینا۔ "

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو نصیحت:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے نصیحت کی درخواست کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"سلمان (رضی اللہ عنہ)! تقویٰ اختیار کیے رکھنا اور دیکھو فتوحات کا زمانہ آنے والا ہے تم مالِ غنیمت میں سے اتنا ہی لینا جتنی تمہیں حاجت ہو۔ یہ بات یاد رکھو کہ جو شخص پانچوں وقت کی نمازیں ادا کرتا ہے وہ اللہ کی پناہ میں آ جاتا ہے اور وہ اللہ عزوجل کے غضب سے دور ہو جاتا ہے اور جو اللہ عزوجل کے غضب کا شکار ہوگا وہ منہ کے بل آگ میں جھونکا جائے گا۔ "

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کو نصیحت:

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کو عمان بھیجتے وقت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"اللہ عزوجل کے بھروسے پر سفر کرنا، امن چاہنے والوں سے لڑائی نہ کرنا، کسی مسلمان کا حق نہ مارنا، جو بات کہو حق کہو اور حق بات پر عمل کرنا، کسی کے ڈرانے سے خوفزدہ نہ ہونا، اللہ عزوجل سے ڈرتے رہنا اور دشمن سے جب بھی مقابلہ ہو استقامت سے لڑنا یہاں تک کہ تم شہید ہو جاؤ۔ "

* * *

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خاندان

ذیل میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خاندان کا مختصراً احوال بیان کیا جارہا ہے۔

حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کی اولاد:

حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کے تین بچے تھے۔

۱۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
۲۔ حضرت اُم فروہ رضی اللہ عنہا
۳۔ حضرت قریبہ رضی اللہ عنہا

حضرت اُم فروہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح قبیلہ ازد کے ایک شخص سے ہوا جس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح اشعث بن قیس سے ہوا۔ ان سے محمد، اسحاق، حبابہ اور قریبہ پیدا ہوئے۔ ابن سعد کی روایت ہے کہ اُم فروہ رضی اللہ عنہا کی ماں ہند بنت عتیک تھی۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اُم فروہ رضی اللہ عنہا کو اس وقت درے مارے تھے جب انہوں نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال پر نوحہ شروع کیا۔

حضرت قریبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت قیس رضی اللہ عنہ بن عبادہ سے ہوا اور آپ رضی اللہ عنہا حضرت اُم فروہ رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہن تھیں۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیویاں:

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیویوں کی تعداد چار ہے۔

۱۔ حضرت قتلہ رضی اللہ عنہا

۲۔ حضرت اُم رومان رضی اللہ عنہا
۳۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا
۴۔ حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پہلی زوجہ کا نام حضرت قتلہ رضی اللہ عنہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا پیدا ہوئے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دوسری زوجہ کا نام حضرت اُم رومان رضی اللہ عنہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تولد ہوئیں۔ حضرت اُم رومان رضی اللہ عنہا ابتدائے اسلام میں ہی مسلمان ہو گئی تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کو لحد میں اتارنے کے بعد دعا کرتے ہوئے فرمایا تھا:

> ”اے اللہ! اُم رومان (رضی اللہ عنہا) نے تیرے لئے اور تیرے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے جو تکلیفیں برداشت کی ہیں وہ تجھ سے پوشیدہ نہیں۔“

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت اُمِ رومان رضی اللہ عنہا کے بارے میں فرمان تھا کہ جس نے حوروں میں سے کسی عورت کو دیکھنا ہو تو وہ اُم رومان رضی اللہ عنہا کو دیکھ لے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تیسری زوجہ کا نام حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ہے۔ غزوۂ حنین کے موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا نکاح پڑھوایا تھا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا اور آپ رضی اللہ عنہا ان کے ہمراہ حبشہ کی جانب ہجرت کر کے بھی گئی تھیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تھے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غسل حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ہی دیا تھا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی چوتھی زوجہ کا نام حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا ہے۔

حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا تولد ہوئیں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت حبیب بن اساف رضی اللہ عنہ سے نکاح کرلیا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد:

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے چھ بچے تھے جن میں سے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ
۲۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ
۳۔ حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ
۴۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا
۵۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
۶۔ حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے صاحبزدے کا نام حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام حضرت قتیلہ رضی اللہ عنہا ہے۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا شمار ذہین نوجوانوں میں ہوتا تھا۔ ہجرت کے وقت آپ رضی اللہ عنہ ہی حضور نبی کریم ﷺ اور اپنے والد بزرگوار حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ کی خبریں پہنچایا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ ہی بعد میں تمام اہل وعیال کو لے کر مدینہ منورہ ہجرت کر کے گئے تھے۔ فتح مکہ کے وقت آپ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا وصال حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہی آپ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا سے ہوا جن کے بطن سے اسماعیل پیدا ہوئے جو کم سنی میں ہی انتقال کر گئے اور حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی نسل آگے نہ چل سکی۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دوسرے صاحبزادے کا نام عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ حضرت اُمِ رومان رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ جنگ بدر اور احد میں مشرکین کے ہمراہ تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ ماہر تیر انداز تھے اور زمانہ جاہلیت اور قبولِ اسلام کے بعد بھی بے شمار معرکوں میں اپنے جوہر دکھائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے صلح حدیبیہ کے زمانہ میں اسلام قبول کیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کا نام عبدالکعبہ سے تبدیل کر کے عبدالرحمٰن رکھ دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے ہاں تین بچے محمد، عبداللہ اور حفصہ تولد ہوئے۔ حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسل چلی اور یہ نسل آگے چل کر عتیقی کہلائی۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تیسرے صاحبزادے کا نام حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ ۱۰ ہجری میں پیدا ہوئے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہوا تو حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ بھی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے زیرِ تربیت چلے گئے۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں آپ رضی اللہ عنہ کو مصر کا گورنر بنایا۔ حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ کا شمار نامور فقیہہ حضرات میں ہوا۔ حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو ۳۷ھ میں صرف ۲۷ برس کی عمر میں شہید کر دیا گیا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سب سے بڑی صاحبزادی کا نام حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا ہجرت مکہ سے ستائیس برس پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے ہوا جن سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تولد ہوئے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو پیدائش کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں لا کر رکھ دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور منگوا کر اسے چبایا اور پھر وہ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے منہ میں ڈال دی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ دین اسلام میں تولد ہونے والے پہلے مسلمان بچے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ جب ہجرت مکہ کے لئے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کے گھر سے روانہ ہوئے تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے اپنا ازار باندھ دو حصے کر کے اس سے سامانِ سفر باندھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی اس خدمت کے عوض ان کو ''ذات النطاقین'' کا خطاب تھا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا وصال اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بیس روز بعد قریباً سو برس کی عمر میں ہوا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ، حضرت منذر رضی اللہ عنہ، حضرت عاصم رضی اللہ عنہ، حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، حضرت اُم الحسن رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تولد ہوئے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دوسری صاحبزادی اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی کنیت اُم عبداللہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا بعثت نبوی ﷺ کے پانچ سال بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام اُم رومان رضی اللہ عنہا ہے۔ اُم المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ حضور نبی کریم ﷺ سے نکاح کے وقت اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک چھ سال تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی رخصتی نو سال کی عمر میں ہوئی۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا شمار حضور نبی کریم ﷺ کی لاڈلی بیویوں میں ہوتا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ کا وصال بھی آپ رضی اللہ عنہا کی گود میں ہوا اور حضور نبی کریم ﷺ، آپ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک میں ہی مدفون ہوئے۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

مجھے دس باتوں کی وجہ سے حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج پر برتری حاصل ہے۔

۱۔ حضور نبی کریم ﷺ نے میرے علاوہ کسی کنواری سے شادی نہیں کی۔

۲۔ میرے علاوہ کسی اور زوجہ کے ماں باپ دونوں مہاجر نہیں۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے میری برأت کا اعلان بذریعہ وحی کیا۔

۴۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام ریشم کا لباس پہنے میری شکل میں آئے۔

۵۔ میں نے اور حضور نبی کریم ﷺ نے ایک ہی برتن کے پانی سے غسل کیا۔

۶۔ میں اگر سامنے لیٹی ہوتی تو حضور نبی کریم ﷺ نماز ادا کر لیا کرتے۔

۷۔ حضور نبی کریم ﷺ پر کبھی میرے علاوہ کسی کے سامنے وحی نازل نہیں ہوئی۔

۸۔ آپ ﷺ کا وصال اس حالت میں ہوا کہ سر مبارک میری گود میں تھا۔

۹۔ آپ ﷺ کا وصال اس رات ہوا جب میری باری تھی۔

۱۰۔ آپ ﷺ میرے حجرے میں مدفون ہوئے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے وقت اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک صرف اٹھارہ برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے ۱۷ رمضان المبارک ۵۹ ہجری میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا اور آپ رضی اللہ عنہا کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تیسری صاحبزادی کا نام حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا' حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے کچھ عرصہ بعد پیدا ہوئیں۔ حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی پرورش اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے زیرِ سایہ ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

* * *

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان غلاموں کو بھی خرید کر آزاد فرماتے تھے جو اسلام قبول کر چکے تھے اور ان کے مشرک آقا ان پر ظلم و ستم ڈھاتے تھے۔ ذیل میں چند غلاموں کو مختصراً تذکرہ بیان کیا جا رہا ہے۔

حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ:

حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کا تفصیلی احوال میں اپنی کتاب ''سیرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ'' میں کر چکا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو آپ رضی اللہ عنہ کے مشرک آقا امیہ بن خلف نے آپ رضی اللہ عنہ پر ظلم و ستم کی انتہاء کر دی۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو خرید کر آزاد کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو اسلام میں پہلے مؤذن کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ غزوات میں بھی شرکت کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اذان دینا بند کر دی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ملک شام چلے گئے جہاں آپ رضی اللہ عنہ نے قریباً ساٹھ برس کی عمر میں وصال پایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا مزارِ پاک دمشق (شام) میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت عامر رضی اللہ عنہ بن فہیرہ:

حضرت عامر رضی اللہ عنہ بن فہیرہ بھی ابتدائے اسلام میں مسلمان ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے مشرک آقا نے بھی آپ رضی اللہ عنہ پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ دیئے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو خرید کر آزاد کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ آزاد ہونے کے بعد بھی حضرت سیّدنا

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہے اور جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہجرت کی تو آپ رضی اللہ عنہ کے ذمے اونٹنیاں اور سامانِ سفر لے کر غارِ ثور پہنچنا تھا جو آپ رضی اللہ عنہ نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدینہ منورہ میں قدم رکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا شمار اصحابِ بدر میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ بئرِ معونہ کے موقع پر شہید ہوئے۔

حضرت ابونافع رضی اللہ عنہ:

حضرت ابونافع رضی اللہ عنہ بھی جب دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ دیئے گئے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابونافع رضی اللہ عنہ کو خرید کر آزاد فرمایا۔

حضرت مرہ رضی اللہ عنہ بن ابوعثمان:

حضرت مرہ رضی اللہ عنہ بن ابوعثمان کو بھی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو عراق کی فتح کے بعد بصرہ کے قریب ایک جریب کی جاگیر عطا کی گئی جہاں آپ رضی اللہ عنہ کی نسل آج بھی موجود ہے۔

حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ بن بلال:

آپ رضی اللہ عنہ نہایت حسین و جمیل تھے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو خرید کر آزاد کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ سے بہت سی احادیث مروی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا وصال مدینہ منورہ میں ہوا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر انہیں آزاد کیا۔ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور [illegible] رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت شدید رضی اللہ عنہ:

حضرت شدید رضی اللہ عنہ کو بھی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد فرمایا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کی ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک ٹہنی تھی جس کے ذریعے وہ لوگوں کو بٹھا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کی وصیت سنو۔ تب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام شدید رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ہاتھ میں ایک صحیفہ تھا جو انہوں نے لوگوں کو پڑھ کر سنایا۔ اس صحیفے میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک قول تھا جس میں کہا گیا تھا کہ اللہ گواہ ہے میں نے تمہارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی اور میں تمہیں اللہ عزوجل کی اطاعت کا حکم دیتا ہوں۔

حضرت کثیر بن عبید التیمی رضی اللہ عنہ:

حضرت کثیر بن عبید التیمی رضی اللہ عنہ کا شمار بھی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلاموں میں ہوتا ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رضی اللہ عنہ کا شمار ثقہ راویوں میں کیا ہے اور ان سے ایک حدیث بھی روایت کی جو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنی تھی۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھ سے امیدیں وابستہ رکھے گا اور مجھے پکارتا رہے گا میں تجھے بخشتا رہوں گا۔

* * *

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ۲۱ جمادی الثانی ۱۳ ہجری میں ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیماری کے دنوں میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نام بطورِ خلیفہ پیش کیا۔ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اعتراض کیا کہ وہ سخت مزاج ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ان پر خلافت کا بوجھ آن پڑے گا تو وہ خود بخود نرم ہو جائیں گے اور میرے بعد ان سے بہتر جانشین کوئی نہیں ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وصال سے پہلے اپنے کفن دفن، غسل اور جنازہ کے بارے میں بھی وصیتیں فرمائیں۔ بوقت وصال حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک تریسٹھ برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سپردِ خاک کیا گیا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مرض الموت کی ابتداء سات جمادی الثانی کو ہوئی۔ اس روز سوموار کا دن تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نہائے تو آپ رضی اللہ عنہ کو بخار ہو گیا جو پندرہ دن تک رہا۔ اس دوران حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، آپ رضی اللہ عنہ کے حکم پر امامت فرماتے رہے۔ بالآخر ۲۱ جمادی الثانی ۱۳ ہجری کو آپ رضی اللہ عنہ اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی موت کا سبب یہ تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ ہمہ وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں گریہ کرتے رہتے تھے جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کی صحت دن بدن خراب ہوتی چلی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سب سے زیادہ تیمارداری کی اور باقی تمام لوگوں سے زیادہ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہے۔ بوقت وصال آپ رضی اللہ عنہ کا قیام حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان کے سامنے والے مکان میں تھا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کے

لیئے وقف فرمایا تھا۔

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب بہت زیادہ بیمار ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں اختیار دیتا ہوں کہ تم اپنے لئے خلیفہ چن لو۔ لوگوں نے کہا: ہمیں اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کی رائے میں کوئی اعتراض نہیں۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قدرے خاموش رہنے کے بعد فرمایا کہ میرے نزدیک عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) سے بہتر کوئی نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت فرمایا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر عمر (رضی اللہ عنہ) کو جانتے ہیں۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جتنی میری معلومات ہیں عمر (رضی اللہ عنہ) کا باطن اس کے ظاہر سے زیادہ بہتر ہے اور ہم میں اس وقت ان جیسا کوئی نہیں۔ اس کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیگر احباب سے مشورہ کیا اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلافت کے لئے نامزد کر دیا اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تم تحریر کرو کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) بن ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے عمر ابن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ نامزد کیا۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تحریر لکھی اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہو گئی۔ جب طبیعت قدرے بہتر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بلا کر کچھ نصیحتیں فرمائیں جن کا ذکر ہم گذشتہ صفحات میں کر آئے ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی علالت کے دنوں میں ان کی عیادت کے لئے گیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ سر نیچا کئے بیٹھے ہیں۔ میں نے کہا: الحمدللہ! آج آپ رضی اللہ عنہ کی طبیعت قدرے بہتر ہے؟

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہتری اسی کو کہتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہاں۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج مجھے سخت تکلیف ہے اور مہاجرین کے گروہ! بیماری کی اس تکلیف سے زیادہ تکلیف مجھے اس بات کی ہے کہ میں نے تم میں سے بہتر آدمی کو خلیفہ مقرر کیا اور تم اس بات پر ناراض ہو کہ مجھے خلافت کیوں نہ ملی؟ تم دنیا کو دیکھ رہے ہو کہ تمہاری طرف بڑھ رہی ہے اور جب یہ آئے گی تو تم ریشم کے پردے اور تکیے استعمال کرو گے تب تمہاری یہ حالت ہو جائے گی کہ تمہیں آذربائیجان کی اون پر لیٹنے سے اتنی تکلیف ہو گی جتنی خاردار جھاڑیوں میں لیٹنے سے ہوتی ہے۔ خدا گواہ ہے کہ بغیر کسی قصور اور جرم کے تمہاری گردنیں کاٹ دی جائیں تو یہ زیادہ بہتر ہے اس چیز سے کہ تم دنیا میں الجھ جاؤ۔ کل تم ہی سب سے پہلے لوگوں کو بھٹکاؤ گے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ تکلیف میں ہیں اُس لئے ذرا نرمی سے کام لیں اللہ عزوجل آپ رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، ہمیں عمر (رضی اللہ عنہ) کی نامزدگی پر کوئی اعتراض نہیں۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وصیت:

ابن سعد میں اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب مرض الموت میں گرفتار ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے دورِ خلافت میں مسلمانوں کے مال میں سے ایک درہم اور دینار نہیں لیا سوائے اپنی گزراوقات کے لئے۔ اب تم میرے مال کا جائزہ لے لینا اور دیکھنا کہ میرے خلیفہ بننے کے بعد میرے مال میں اضافہ ہوا ہے یا نہیں اور جو میرا سامان ہے وہ تم نئے خلیفہ کو بھیج دینا تاکہ میں بری الذمہ ہو جاؤں۔ چنانچہ جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک حبشی غلام تھا جو بچوں کو کھانا کھلاتا تھا، ایک اونٹ تھا جس پر پانی ڈھویا جاتا تھا اور ایک پھٹی پرانی چادر تھی۔ ہم نے یہ تمام چیزیں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھیج دیں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب یہ دیکھا تو زاروقطار رو پڑے اور فرمانے

لگے کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے اپنے بعد آنے والوں کو تھکا دیا ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آج کون سا دن ہے؟ ہم نے بتایا کہ آج سوموار ہے۔ پوچھا: حضور نبی کریم ﷺ کا وصال کس روز ہوا تھا؟ ہم نے بتایا کہ اسی روز ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ہماری بات سن کر فرمایا تو مجھے بھی آج رات ہی کی توقع ہے۔ پھر پوچھا کہ حضور نبی کریم ﷺ کو کفن کن کپڑوں میں دیا گیا؟ ہم نے بتایا کہ تین اکہرے یمنی سفید رنگ کے کپڑے تھے جن میں قمیض اور پگڑی نہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس دو چھوٹی چھوٹی چادریں ہیں انہیں دھو کر مجھے کفن دے دینا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: والد محترم! اللہ نے اپنے احسان سے بہت کچھ دیا ہے ہم آپ رضی اللہ عنہ کو نیا کفن پہنائیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا: کپڑے کی ضرورت میت سے زیادہ زندہ آدمی کو ہے مردہ تو انجام کار کی طرف جارہا ہوتا ہے۔

ابن سعد نے حضرت زید رضی اللہ عنہ بن اسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کپڑے کے معروف تاجر تھے اور حضور نبی کریم ﷺ نے جب نبوت کا اعلان کیا تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس چالیس ہزار درہم تھے جو آپ رضی اللہ عنہ نے راہِ خدا میں خرچ کر دیئے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ ہجرت کر کے آئے تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پانچ ہزار درہم تھے جن سے آپ رضی اللہ عنہ نے یہاں کپڑے کا کاروبار شروع کیا۔ جب وصال فرمانے لگے تو بیت المال کے چھ ہزار درہم آپ رضی اللہ عنہ کے ذمہ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر (رضی اللہ عنہ) نے مجھ پر چھ ہزار درہم بنا ہی دیئے۔ پھر وصیت فرمائی کہ میرا فلاں باغ بیچ کر بیت المال کے چھ ہزار درہم ادا کر دینا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا: اللہ عزوجل ابوبکر (رضی اللہ عنہ) پر رحم فرمائے وہ چاہتے ہیں کہ اپنے بعد کسی کے لئے کوئی بات نہ چھوڑ جائیں۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہ اٹھ کر بیٹھ گئے اور تشہد پڑھا اور پھر مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: بیٹی! میرے وصال کے بعد تیری تونگری مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے اور تیری مفلسی سب سے زیادہ گراں ہے۔ میں نے تجھے ایک زمین دی تھی جو بیس وسق کھجوریں پیدا کرتی تھی اگر ایک سال تو نے کھجوریں لے لیں تو ٹھیک ہے مگر اب وہ مال ورثاء کا ہے۔ تیرے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں انہیں ان کا حصہ دے دینا۔ میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ میری تو ایک ہی بہن (اسماء رضی اللہ عنہا) ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تیری دوسری بہن بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے اور میں تجھے اس سے حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔

وصال:

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ۲۱ جمادی الثانی ۱۳ ہجری بروز سوموار کو تریسٹھ برس کی عمر میں ہوا۔ ابن سعد کی روایت ہے کہ بوقت وصال حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک اتنی ہی تھی جتنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ معمر تھے اور جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بال سفید اور سیاہ تھے جبکہ باقی تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بال سیاہ تھے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غسل آپ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس نے حسب وصیت دیا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اکثر روزہ سے ہوتی تھیں اور جس دن حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں قسم دے کر روزہ رکھنے سے منع فرمایا تاکہ بوقت غسل کہیں نقاہت نہ ہو جائے۔

ابن سعد کی روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس اسلام میں پہلی خاتون

ہیں جنہوں نے اپنے خاوند کو غسل دیا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور قبر مبارک حضور نبی کریم ﷺ کے پہلو میں کھودی گئی۔ قبر مبارک میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ' حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اتارا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی لحد میں اترنا چاہا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بس کافی ہیں۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ انہیں حضور نبی کریم ﷺ کے پہلو میں دفن کیا جائے۔ چنانچہ جب قبر مبارک کھودی گئی تو اس طریقے سے کھودی گئی کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سر مبارک حضور نبی کریم ﷺ کے شانوں کے برابر تھا اور جب بعد میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں کھودی گئی تو ان کا سر مبارک حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے شانوں کے برابر تھا۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جس رات حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وصال پایا اسی دن انہیں دفن کر دیا گیا اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تدفین کے بعد مسجد نبوی ﷺ میں جا کر تین وتر پڑھے۔

ابن حطب کی روایت ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک حضور نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کی طرح ہموار رکھی گئی اور اس پر پانی چھڑکا گیا۔

روایات میں موجود ہے کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کی خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ روتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ ایمان میں سب سے زیادہ مخلص اور یقین میں پختہ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس وقت حضور نبی کریم ﷺ کی تصدیق کی جب کہ کوئی ان پر ایمان نہ لایا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کی سرپرستی فرمانے

والے تھے اور سیرت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم سب سے زیادہ مشابہ تھے۔ اللہ عزوجل آپ رضی اللہ عنہ کو جزائے خیر دے۔ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں آپ رضی اللہ عنہ کو "صدیق" کے لقب سے یاد فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ اسلام کا قلعہ تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کی دلیل قوی تھی۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک پر کھڑے ہو کر یوں دعا فرمائی: اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کو رونق اور تازگی بخشے اور آپ رضی اللہ عنہ کی نیک کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دنیا سے منہ موڑ کر اسے خوار کر دیا اور آخرت کی طرف متوجہ ہو کر اس کی عزت افزائی فرمائی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کا وصال اُمت مسلمہ کے لئے سب سے بڑا حادثہ ہے۔ کتاب اللہ کا وعدہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی مصیبت پر صبر کرنے سے اجر ملے گا پس میں صبر کرتی ہوں اور اللہ عزوجل سے ایفائے عہد کی توقع رکھتی ہوں اور آپ رضی اللہ عنہ کے لئے دعا گو ہوں اور ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ عزوجل کی سلامتی اور رحمت ہو آپ رضی اللہ عنہ پر۔

* * *

کتابیات

۱۔ بخاری شریف از امام اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ مسلم شریف از امام محمد مسلم رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ تفسیر ابن کثیر از حافظ ابوالفد اعمادالدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ مشکوٰۃ شریف
۵۔ ترمذی شریف
۶۔ تفسیر روح المعانی
۷۔ مسند امام احمد
۸۔ تاریخ طبری
۹۔ حیاتِ الصدیق رضی اللہ عنہ
۱۰۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سرکاری خطوط
۱۱۔ شرح فقہ اکبر
۱۲۔ کنز العمال
۱۳۔ شعب الایمان
۱۴۔ تفسیر کبیر
۱۵۔ تفسیر خازن
۱۷۔ کراماتِ صحابہ

* * *

ہماری چند دیگر مطبوعات

سیرت
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق

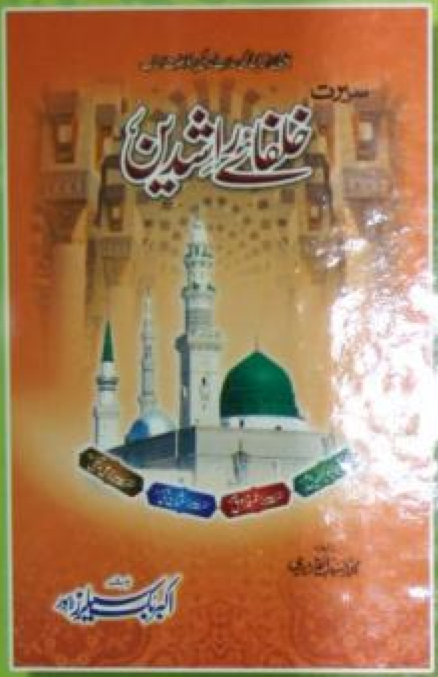
سیرت
خلفائے راشدین

سیرت
حضرت سیدنا عمر فاروق

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

سیرت
حضرت سیدنا عثمان غنی

سیرت
حضرت سیدنا علی المرتضیٰ

Designed by: Sakhawat 0321-8440620